کی

غیر معمولی اہمیت

مولانا دوست محمد شاہد
مؤرخ احمدیت

چودھویں صدی
کی
غیر معمولی اہمیت

مولانا دوست محمد شاہد
مؤرخ احمدیت

چودھویں صدی کی غیر معمولی اہمیت

مولانا دوست محمد شاہد مؤرخ احمدیت

احمد اکیڈمی ربوہ

باجازت نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف - ربوہ

نام کتاب ـــــ چودھویں صدی کی غیر معمولی اہمیت

مصنّف ـــــ مولٰنا دوست محمدؐ شاہد

ناشران ـــــ جمال الدّین انجم، غلام مرتضٰے ظفر

ادارہ ـــــ احمد اکیڈمی ربوہ

مطبع ـــــ محمد محسن، لاہور آرٹ پریس، لاہور

تاریخِ اشاعت ـــــ مارچ سنہ ۱۹۸۱ء

کتابت ـــــ نور الدّین خوشنویس - ربوہ

نگرانِ اشاعت ـــــ سلطان احمد مبشر

فہرستِ مضامین

ضمیمہ

پندرھویں صدی کے نام

وہ روحِ جہاں وقت کا مقسوم کہاں ہے؟
اے گردشِ دوراں تجھے معلوم کہاں ہے؟
چودہ سو برس ڈھونڈ کے آئی ہے تو بتلا
اس وقت میرا چودھواں معصوم کہاں ہے؟

سیّد محسن نقوی
(امامیہ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن۔ پاکستان)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
وَالسَّلَامُ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ ج
فَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ○ (آل عمران: ۱۲۴)

؎ کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلاوے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
مصطفےٰؐ پر ترا بیحد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے
(دُرِّثمین)

تین مبارک صدیاں

اے حق کے طالبو! شمعِ اسلام کے پروانو!! اور جان سے زیادہ عزیز بزرگو اور بھائیو اور بہنو!!! اسلامی زاویۂ نگاہ سے تین صدیاں یا زمانے نہایت درجہ مبارک ہیں:۔

اوّل وہ زمانہ جس میں حضرت خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ سَیِّدُ الْوَرٰی مُحَمَّد مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِدَاہُ اُمِّیْ وَاَبِیْ کے نورِ کی تخلیق ہوئی۔ چنانچہ مشہور صحابی حضرت جابر بن عبداللہ

انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے یہ بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے کونسی چیز پیدا کی ؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اُسے جابر! اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا پھر وہ نور قدرتِ الٰہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر روحانی کرتا رہا۔ اُس وقت نہ لوح تھی نہ قلم، نہ بہشت نہ دوزخ نہ فرشتے نہ آسمان، نہ زمین نہ سورج اور نہ چاند۔ (مسند عبدالرزاق)

دُوم طلوعِ آفتابِ محمدی کی صدی، جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جلالی اور جمالی انوار و برکات اور تاثیرات براہِ راست مکہ معظمہ اور مدینۂ منورہ کی مقدس سرزمین سے جلوہ گر ہوئے۔

سُوم وہ صدی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے طفیل قرآنی اصطلاح کے مطابق بَدْر یعنی چودھویں کے چاند کا ظہور مقدر تھا۔ اور قرآن مجید کا یہ حیرت انگیز معجزہ ہے کہ مؤخر الذکر دونوں صدیوں کا ذکر خدائے عزّ وجلّ نے اس ایک آیت میں ہی کمال جامعیت کے ساتھ کیا ہے جو میں نے ابھی پڑھی ہے اور جس کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ :-

'اللہ تعالیٰ بدر میں جب کہ تم حقیر تھے یقیناً تمہیں مدد دے چکا ہے۔ سو تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم شکر گزار بنو'

"بَدر" کی لُغوی اور معنوی تحقیق

عربی کی مُستند لُغت "لِسانُ العَرَب" کی رُو سے بَدْر چودھویں رات کے چاند اور قوم کے سردار کو بھی کہتے ہیں اور اَلْغُلَامُ الْمُبَادِرُ (بھرپور جوان) کو بھی۔ اور لُغت کی مشہور کتاب "اَقْرَبُ الْمَوَارِد" اور حضرت امام رازیؒ کی "تفسیرِ کبیر" میں ہے کہ بَدْر (مکّہ اور مدینہ کے درمیان واقع) ایک چشمہ والے مقام کا نام بھی ہے جو بَدْر نامی ایک شخص نے آباد کیا اور جو اُسی کی طرف منسوب ہے۔ اور "اَذِلَّۃ" کے معنی حقیر اور بے سروسامان کے ہیں۔

معرکۂ بَدر (۲ھ)

اِس تحقیق کی رُو سے جہاں تک گزشتہ زمانہ اور دورِ اوّلین کا تعلق ہے، یہ عظیم الشان آیت بلاشبہ عہدِ نبویؐ کے بے مثال معرکۂ بدر کے نشانِ نصرت پر دلالت کرتی ہے جو ممتاز بدری صحابی اور محدّث اور فقیہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور کاتبِ وحی حضرت زید بن ثابتؓ اور سیدالشہداء

حضرت امام حسین علیہ السلام کے قول کے مطابق ۱۷ رمضان ۲ سنہ ہجری کو ("طبری" جلد ۱ صـ۲۶۶) اور شمسی کیلنڈر کی رُو سے ٹھیک ۱۴ مارچ ۶۲۴ سنہ ع کو ظاہر ہوا جس کے نتیجے میں عُتبہ، شَیبہ، ابُوجہل اور دوسرے بہت سے رؤسائے مکّہ اور دشمنانِ اسلام مارے گئے اور قبائلِ عرب پر مسلمانوں کا زبردست رُعب بیٹھ گیا اور قبائل اوس و خزرج کے بہت سے لوگ اسلام کی اِس خارق عادت فتح کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر ایمان لے آئے۔ کفر و اسلام کی یہ جنگ ظاہری سامانوں سے نہیں، آسمانی نشانوں اور فرشتوں کے نزول اور سب سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پُرسوز دُعاؤں سے جیتی گئی تھی کیونکہ کفارِ مکّہ کا لشکرِ جرّار ایک ہزار جہاں دیدہ اور آزمودہ کار سپاہیوں پر مشتمل اور رائج الوقت سامانِ حرب سے خوب آراستہ تھا، چنانچہ اُن کی فوج میں سواری کے سات سَو اونٹ اور ایک سَو گھوڑے تھے اور سب سوار اور اکثر پیادہ زرہ پوش اور نیزوں، تلواروں اور تیر کمانوں سے مسلّح تھے مگر عُشّاقِ محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی کُل تعداد صرف ۳۱۳ تھی اور بے سروسامانی کا یہ عالَم تھا کہ تمام اسلامی فوج میں صرف ستّر اونٹ اور دو گھوڑے تھے اور اُنہیں پر مسلمان باری باری سوار ہوتے تھے حتّیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی کوئی الگ سواری نہ تھی اور حضورؐ کو بھی دوسروں کے ساتھ

باری باری چڑھنا اور اُترنا پڑتا تھا۔ اسلامی فوج میں زِرہ پوش صرف چھ سات تھے، چند گنتی کی تلواریں تھیں اور باقی سامانِ جنگ بھی بہت تھوڑا اور ناقص تھا۔ یہی وہ تاریخی جنگ ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت رِقّت اور اِضطراب سے یہ دُعا کی :۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اُنْشِدُكَ عَھْدَكَ وَ وَعْدَكَ اَللّٰھُمَّ اِنْ تَھْلِكْ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃُ مِنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِی الْاَرْضِ ۔" (بخاری ومسلم)

"اے میرے خدا اپنے وعدوں کو پُورا فرما۔ اے میرے مالک اگر مسلمانوں کی یہ جماعت آج اِس میدان میں ہلاک ہوگئی تو پھر دُنیا میں تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے گا۔"

عرش کو ہلا دینے والی اِس دُعا کے بعد ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الرسل حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سنگریزوں کی مُٹھی اپنی روحانی طاقت سے چلائی جس نے یکایک خوفناک آندھی کی شکل اختیار کرلی اور مخالفینِ اسلام کی فوج پر اس کا ایسا خارق عادت اثر پڑا کہ وہ سب اندھوں کی طرح ہوگئے اور ایسی سراسیمگی اور پریشانی اُن میں پیدا ہوگئی کہ وہ مدہوشوں کی طرح بھاگنے لگے۔ اِسی معجزہ کی طرف اللہ جلّشانہٗ اِس آیت میں اشارہ فرماتا ہے وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔ یارسُول اللہ

جب تُونے اُس مُٹھی کو پھینکا وہ تُونے نہیں پھینکا بلکہ خدا تعالیٰ نے پھینکا۔ یعنی اگرچہ اس وقت سنگریزوں کی مُٹھی چلانے والا ہاتھ بظاہر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس ہاتھ تھا مگر درپردہ خالقِ ارض وسما کا دستِ قدرت کارفرما تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک چھُپی ہوئی الٰہی طاقت مخلوط تھی۔ یہ ہے وہ خدائی نصرت جس کا ذکرِ مبارک لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ کے رُوح پرور اور وجد آفریں الفاظ میں کیا گیا ہے۔

آخَرِیْن کے لیے تجلّئ عظیم کا وعدہ

مگر جیسا کہ مَیں ابھی اشارہ کر چکا ہوں اِس آیت کی تفسیر کا یہ صرف ایک رُخ ہے جس کا تعلق اوّلین اور اسلام کی پہلی صدی کے ساتھ ہے حالانکہ سورۃ جُمعہ کی آیت "وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ" میں صاف طور پر یہ خبر دی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نشانات اور آیاتِ بیّنات کی تجلّئ عظیم اوّلین کی طرح پُوری شاہانہ سطوت و شوکت کے ساتھ "آخَرِیْن" پر بھی ہوگی اور حضورؐ کے مُزکّئ اعظم اور مُعلّمِ کتاب وحکمت ہونے کے جلوے پہلوں کی طرح پچھلے بھی مشاہدہ کریں گے۔ اِسی لئے آنحضورؐ نے موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کو نصیحت فرمائی "کِتَابَ اللّٰہِ

فِیْهِ نَبَأُ مَا قَبْلَکُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَکُمْ" کتاب اللہ پر خوب غور کرنا اس میں تم سے قبل کی سرگزشت اور تمہارے بعد کی خبریں موجود ہیں۔ دسویں صدی ہجری کے شہرۂ آفاق مجدد حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ (متوفیٰ ۹۱۱ھ) نے اپنی کتاب اتقان[۱] (نوع ۶۵) میں یہ حدیث درج کرنے کے بعد حضرت ابن مسعودؓ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ جو شخص علم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اُسے چاہیئے کہ قرآن سے وابستہ ہو جائے وجہ یہ کہ اس میں اگلوں اور پچھلوں کے واقعات پائے جاتے ہیں۔ حضرت علامہ الشیخ سلیمان ابن ابراہیمؒ "ینابیع المودّۃ" میں تحریر فرماتے ہیں:-

"وَقَدْ بَیَّنَ اللّٰهُ فِیْ کِتَابِهٖ مَاجَرٰی لِلْاَوَّلِیْنَ وَمَا یَجْرِیْ لِلْاٰخِرِیْنَ اِذْ مَامِنْ سِرٍّ مِّنَ الْاَسْرَارِ اِلَّا وَهُوَ مَخْبُوْءٌ فِیْهِ قَالَ تَعَالٰی لَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ ○ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتَابِ مِنْ شَیْءٍ قَالَ الْاِمَامُ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا مِنْ شَیْءٍ اِلَّا وَعِلْمُهٗ فِی الْقُرْاٰنِ وَلٰکِنَّ عُقُوْلَ الرِّجَالِ

---

[۱] جزء ثانی ص۱۲۶ شائع کردہ سہیل اکیڈمی لاہور ۱۹۷۴ء۔

تَعْجِزُ عَنْهُ قَالَ اَیْضًا اِنَّ لِکُلِّ کِتَابٍ صَفْوَۃً وَ صَفْوَۃُ هٰذَا الْکِتَابِ حُرُوْفُ التَّهَجِّیْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَوْضَاعَ لِاَحَدِکُمْ عِقَالُ بَعِیْرٍ لَوَجَدَهٗ فِی الْقُرْاٰنِ حَتّٰی اَنَّ ابْنَ بُرْجَانَ قَدِ اسْتَخْرَجَ فَتْحَ بَیْتِ الْمَقْدِسِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّ ثَمَانِیْنَ وَخَمْسِ مِائَۃٍ مِّنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی الٓمّٓ ۝ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ فَکَانَ کَمَا قَالَ"

("ینابیع المودۃ" الجزء الثالث ص۶۴-۶۵۔ للعلامۃ الفاضل الشیخ سلیمان ابن الشیخ ابراهیم المتوفی ۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء الطبعۃ الثانیۃ مطبع العرفان۔ صیدا بیروت)

ترجمہ:۔ اور جو کچھ پہلوں کے ساتھ گزر چکا ہے اور جو کچھ بعد میں آنے والوں کو پیش آئے گا اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنی کتاب پاک قرآن شریف میں کھول کھول کر بیان فرما دیا ہے کیونکہ اسرار الٰهیہ میں سے کوئی بھید ایسا نہیں ہے جو اس میں پوشیدہ نہ ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ (قرآن کریم میں) فرماتا ہے: لَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝ (الانعام:۵۹) یعنی نہ تو کوئی تر چیز ہے اور

نہ کوئی خشک چیز مگر وہ ایک کھلی کھلی کتاب میں موجود ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ (الانعام: ۳۹) یعنی ہم نے اِس کتاب میں کچھ بھی کمی نہیں کی۔ سیّدنا حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جس کا علم قرآن مجید میں موجود نہ ہو لیکن لوگوں کی عقلیں اور فہم اس کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اِسی طرح آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ہر ایک کتاب کا ایک خالص اور بہترین حصّہ ہوتا ہے اور قرآن کریم کا خالص اور بہترین حصّہ اس کے حروفِ تہجّی ہیں۔ اور حضرت ابن عبّاس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ اگر تم میں سے کسی شخص کی اُونٹ باندھنے کی رسّی گم ہو جائے تو وہ ضرور اُسے بھی قرآن کریم میں پالے گا۔ حتیٰ کہ مشہور مفسّرِ قرآن و متکلّمِ اسلام حضرت علّامہ ابُو الحکم عبد الرحمان ابن بُرجان رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّی ۵۳۶ھ / ۱۱۳۶ء) نے تو قرآنی آیت الٓمّٓ ۝ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ سے استنباط کر کے (نصف صدی سے بھی زائد عرصہ قبل) کہہ دیا تھا کہ ۵۸۳ سنہ ہجری میں بیت المقدس دوبارہ فتح ہو جائے گا۔ سو جیسا انہوں نے فرمایا تھا ویسا ہی وقوع میں آیا۔

الغرض قرآن مجید ذوالوجوہ، ذوالمعارف اور غیر محدود حقائق و معارف پر مشتمل وہ عظیم کتاب ہے جس کی ہر آیت کے نیچے اوّلین اور آخرین دونوں کے لئے بے شمار اسرار کا نہ ختم ہونیوالا خزانہ ہے مگر اس پر اطلاع ربّ جلیل کے مطہّر اور برگزیدہ بندوں کو حسب استعداد و مرتبہ دی جاتی ہے (لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ) اس حقیقت کو خانوادۂ نبوّت کے عالی گہر حضرت امام باقرؑ کے جگر گوشے اور شیخ طریقت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے معرفت سے لبریز چند لفظوں میں بیان کر دیا ہے۔ فرماتے ہیں:-

"کِتَابُ اللّٰہِ عَلٰی اَرْبَعَۃِ اَشْیَآءَ۔ اَلْعِبَارَۃُ وَالْاِشَارَۃُ وَاللَّطَآئِفُ وَالْحَقَآئِقُ۔ فَالْعِبَارَۃُ لِلْعَوَآمِّ، وَالْاِشَارَۃُ لِلْخَوَآصِّ وَاللَّطَآئِفُ لِلْاَوْلِیَآءِ وَالْحَقَآئِقُ لِلْاَنْبِیَآءِ"

(جلد چہارم کتاب خلاصہ مطالب اردین اسلام تالیف سیّد محمدؐ باقر نجفی صفحہ ۲۲۴ و عرائس البیان جلد ا صفحہ ۳-۴ از حضرت الشیخ الکامل ابو محمد روزبہان ابن ابی النصر البقلی المتوفّیٰ ۶۰۶ھ)

ترجمہ:- کتاب اللہ چار چیزوں پر مشتمل ہے: عبارت پر[۱]، اشارات پر[۲]، لطائف پر[۳] اور حقائق پر[۴]۔ عبارت عوام کیلئے، اشارات

درگاہِ الٰہی کے خاص مقرّبوں کے لیئے، لطیف نکات اولیاء کے لیئے اور قرآنی حقائق نبیوں کے لیئے مخصوص ہیں۔

تفسیر کا دوسرا رُخ

معزّز سامعین! اب آیئے اوّلین و آخرین کے سردار، رسولوں کے فخر اور رُسلوں کے سرتاج، حبیبِ کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی زبانِ مبارک سے آیت وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ کی تفسیر کا دوسرا رُخ معلوم کریں۔ حضورؐ نے فرمایا:۔

"كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا كُنْتُمْ مِنْ دِيْنِكُمْ فِىْ مِثْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يُبْصِرُهٗ مِنْكُمْ اِلَّا الْبَصِيْرُ۔"

ابن عساکر عن ابی هريرة (رض)

("الجامع الصغیر" ص۹۶ للامام جلال الدّین عبدالرحمان السیوطی ؒ ۸۴۹ھ - ۹۱۱ھ۔ المکتبۃ الاسلامیة سمندری ضلع فیصل آباد)

یعنی اے مسلمانو! تمہارا کیا حال ہوگا جب تم اپنے دین کے اعتبار سے چاند کی مانند ہوگے۔ یہ چاند اگرچہ بدر یعنی چودھویں رات کا ہوگا مگر اس کو صاحبِ بصیرت ہی دیکھ سکیں گے۔

یہ حدیث آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی اور کشفی قوت کا شاہکار ہے کیونکہ اس میں آیت لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ کی روشنی میں یہ خبر دی گئی تھی کہ ایک ایسے زمانہ میں جب کہ اُمتِ مسلمہ کا دینی زوال انتہا تک پہنچ جائے گا خدا تعالیٰ اُن کی نصرت و اعانت کا آسمان سے سامان کرے گا۔ چودھویں کا چاند طلوع ہوگا مگر اس کی زیارت صرف اربابِ بصیرت ہی کو نصیب ہوگی

چودھویں کا چاند کون ؟

اب سوال یہ ہے کہ آفتابِ محمدیت سے نُور حاصل کرنے والا

یہ چودھویں کا چاند

کون ہے ؟ ؟ ؟

سو عرض ہے کہ مُخبرِ صادق علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی احادیث اِس کی تفصیلات سے بھری پڑی ہیں جن میں سے اِس وقت بطورِ نمونہ مَیں صرف چند احادیث پیش کرتا ہوں :۔

۱۔ نَبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَخْبَرَنِیْ جِبْرَئِیْلُ اَنَّھُمْ یَظْلِمُوْنَہٗ بَعْدِیْ .... حِیْنَ تَغَیَّرَتِ الْبِلَادُ وَضَعُفَ الْعِبَادُ وَالْیَأْسُ مِنَ

الْفَرَجِ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَظْهَرُ الْقَائِمُ الْمَهْدِيُّ مِنْ وُّلْدِیْ بِقَوْمٍ يُّظْهِرُ اللهُ الْحَقَّ بِهِمْ۔"

("ینابیع المودۃ" جلد۳ ص۹۵ طبع ثانی تالیف السیّد السند الشیخ سلیمان الحسینی البلخی المعروف بخواجہ کلاں۔ المتوفیٰ ۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء۔ ناشر: مکتبۃ العرفان بیروت)

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آبدیدہ ہوگئے اور ارشاد فرمایا کہ مجھے جبریلؑ نے اطلاع دی ہے کہ لوگ میرے بعد آلِ محمدؐ پر ظلم کریں گے ... حتیٰ کہ جب دنیا کے حالات بدل جائیں گے۔ خدا کے بندے کمزوری کا شکار ہو کر مشکلات سے رہائی کے بارہ میں ناامید ہو جائیں گے تب میرا فرزندِ جلیل القائم المہدی ایسے لوگوں میں ظاہر ہوگا جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ حق کو غالب کرے گا۔

۲۔ "وَيَأْتِیْ عَلٰى اُمَّتِیْ زَمَنٌ لَّا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ فَحِيْنَئِذٍ يَأْذَنُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَهٗ بِالْخُرُوْجِ فَيُظْهِرُ اللهُ الْاِسْلَامَ بِهٖ وَيُجَدِّدُهٗ۔"

("ینابیع المودۃ" جلد۳ ص۱۰۰ تالیف السیّد السند الشیخ سلیمان الحسینی البلخی المعروف بخواجہ کلاں المتوفیٰ ۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء طبع ثانی۔ مکتبۃ العرفان بیروت)

ترجمہ :۔ میری اُمّت پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا جب اسلام کا صرف نام اور قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے تب اللہ تعالیٰ مہدی موعود کو ظاہر ہونے کا ارشاد فرمائے گا اور اس کے ذریعہ سے اسلام کو غلبہ بخشے گا اور اس کی تجدید فرمائیگا۔

۳۔ "قَالَ اِذَا تَظَاهَرَتِ الْفِتَنُ وَ اَغَارَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا يَبْعَثُ اللّٰهُ الْمَهْدِيَّ يَفْتَحُ حُصُوْنَ الضَّلَالَةِ وَقُلُوْبًا غُلْفًا يَقُوْمُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ وَيَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَّظُلْمًا۔"

("ینابیع المودّۃ" الجزء الثالث (طبع ثانی) ص۹۳ از شیخ سلیمان ابن شیخ ابراہیم المتوفی ۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء ناشر "مکتبۃ العرفان" بیروت)

ترجمہ :۔ فرمایا جب فتنے زوروں پر ہوں گے اور لوگ ایک دوسرے پر حملے کریں گے تب اللہ تعالیٰ مہدیؑ کو مبعوث فرمائے گا جو گمراہی کے قلعوں اور بند دلوں کو فتح کرے گا۔ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا اور جس طرح زمین ظلم و جوَر سے بھری ہوئی تھی اُسی طرح وہ اُسے عدل و انصاف سے بھر دیگا۔

۴۔ "اِنَّ اللّٰهَ فَتَحَ هٰذَا الدِّيْنَ بِعَلِيٍّ وَ اِذَا قُتِلَ فَسَدَ الدِّيْنُ وَلَا يُصْلِحُهٗ اِلَّا الْمَهْدِيُّ۔" (ینابیع المودّۃ جلد۳ ص۱۰۵

طبع ثانی۔ تالیف السید السند شیخ سلیمان الحسینی البلخی المعروف بخواجہ کلاں۔ المتوفی ۱۲۹۴ھ ناشر مکتبۃ العرفان بیروت)

ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ نے اس دین کو علیؓ کے ذریعہ فتح سے ہمکنار کیا۔ مگر شہادتِ علیؓ کے بعد دین فساد کا شکار ہو جائے گا اور سوائے مہدی کے کوئی اس کی اصلاح نہ کر سکے گا۔"

۵۔ "یُوْشِكُ مَنْ عَاشَ مِنْكُمْ اَنْ یَّلْقٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اِمَامًا مَّھْدِیًّا" (مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص ۴۱۱ بروایت ابوہریرہؓ)

یعنی (اے مسلمانو!) تم میں سے جو زندہ ہوگا وہ عیسیٰ بن مریم سے اس حال میں ملے گا کہ وہ امام مہدی ہوں گے۔

یہاں یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ یہ کوئی منفرد مثال نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے مہدی موعود علیہ السلام کو عیسےٰ ابن مریم قرار دیا گیا ہو بلکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنے زمانہ کے ایک شامی بزرگ کو بھی جو حضرت سلمان فارسیؓ کے اسلام لانے کا موجب بنے عیسیٰ ابن مریم ہی کے نام سے موسوم فرمایا۔ "لَئِنْ كُنْتَ صَدَقْتَنِیْ یَا سَلْمَانُ لَقَدْ لَقِیْتَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ" یعنی اے سلمان! اگر تم نے مجھ سے سچ کہا ہے تو تم نے عیسیٰؑ ابن مریم سے ملاقات کی ہے۔ یہ روایت اس درجہ ثقہ ہے کہ اسلام کے

مجددِ اوّل حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے یہ بیان فرمائی ہے اور ابن ہشامؒ جیسے قدیم ترین اور مستند مؤرخ اسلام نے اپنی تاریخ میں اس کو درج فرمایا ہے۔ (ملاحظہ ہو "السِّیْرَۃُ النَّبَوِیَّۃُ لِابْنِ ھِشَامٍ" جلد اوّل ص۲۲۲ مطبوعہ مصر ۱۳۷۵ھ حالات حضرت سلمان فارسیؓ)

۶۔ "لَیَکُوْنَنَّ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ فِیْ اُمَّتِیْ حَکَمًا عَدْلًا وَّ اِمَامًا مُّقْسِطًا" ("البدایۃ والنھایۃ" جلد ۱ ص۱۱۴ از ابو الفداء الحافظ ابن کثیر الدمشقی المتوفی ۷۷۴ھ طبع اولیٰ ۱۹۶۸ء۔ ناشر: مکتبۃ النصر الحدیثۃ الریاض)

ترجمہ:۔ میری اُمّت میں عیسیٰ ابن مریم حَکم عدل اور انصاف کرنے والے امام کی حیثیت میں پیدا ہوں گے۔

۷۔ "خَیْرُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَوَّلُھَا وَ اٰخِرُھَا اَوَّلُھَا فِیْھِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَ اٰخِرُھَا فِیْھِمْ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ وَ بَیْنَ ذٰلِکَ نَھْجٌ اَعْوَجُ لَیْسَ مِنْکَ وَلَسْتَ مِنْھُمْ"

("الجامع الصغیر" للسیوطی جلد ۲ ص۱۰ ناشر مکتبہ اسلامیہ سمندری)

ترجمہ:۔ اس اُمّت کا پہلا اور آخری حصّہ بہترین ہے۔ اس کے پہلے حصّہ میں رسول اللہؐ کا وجود ہے اور آخری حصّہ میں عیسیٰ ابن مریم کا وجود ہوگا اور ان کے درمیان ٹیڑھے راستہ

پر چلنے والے لوگ ہوں گے جن کا تجھ سے ہرگز کوئی تعلق نہیں اور نہ تیرا اُن سے کوئی سروکار ہوگا۔

۸۔ "كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ فَاَمَّكُمْ مِنْكُمْ۔" ("صحیح مسلم" مصری الجزء الاول صـ۹۴)

ترجمہ:۔ تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں اُتریں گے وہ تمہارے ہی امام ہونگے ور تم ہی میں سے پیدا ہوں گے۔

۹۔ "لَا الْمَهْدِيُّ اِلَّا عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ۔" ("ابن ماجہ" صـ۳۰۲ باب شدۃ الزمان۔ و"المستدرك مع التلخيص" كتاب الفتن والملاحم جلد۴ صـ۴۴۱۔ مکتبہ ومطابع النصر الحدیثہ الریاض)

یعنی بجز اُس شخص کے جو عیسیٰؑ کی خو اور طبیعت پر آئے گا اور کوئی بھی مہدیٔ معہود نہیں ہوگا۔

۱۰۔ "يُهْلِكُ اللّٰهُ فِيْ زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا غَيْرَ الْاِسْلَامِ" ("مسند احمد بن حنبل" جزء ثانی صـ۴۳۶)

"اللہ تعالیٰ اس کے زمانہ میں اسلام کے سوا باقی ہر دین کو مٹا دے گا۔"

۱۱۔ "تَكُوْنُ الدَّعْوَةُ وَاحِدَةً فَاقْرَءُوْهُ اَوِ اقْرَئْهُ

السَّلَامَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

("مُسند احمد بن حنبل" جلد ثانی ص ۳۹۴)

"مہدی موعودؑ کی منادی ایک ہو گی لہذا اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچا تا"

۱۲۔ "اِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَبَايِعُوْهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ فَإِنَّهُ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ"

("المُستدرك مع التلخیص" جلد ۴ کتاب الفتن والملاحم ص ۴۶۴

الناشر: مکتبة النصر الحديثية - الرياض)

جب تم اُسے دیکھو تو اُس کی ضرور بیعت کرنا خواہ تمہیں برف کے تودوں پر گھٹنوں کے بل بھی جانا پڑے کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہوگا۔

مہدیٔ اُمّت اور اُس کا پُر اسرار خطاب

اِن چند حدیثوں پر باریک نظر ڈالنے سے آیت لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ کی تفسیر کے دوسرے رُخ کی جزئیات تک بے نقاب ہو جاتی ہیں اور ان سے یہ نتیجہ بر آمد ہوتا ہے کہ چودھویں کے چاند (بَدْر) سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ترین فرزند جلیل مہدیٔ موعود ہے۔ اِسی مہدیٔ

اُمّت کو "عیسیٰ ابنِ مریم" کے پُر اسرار خطاب سے سرفراز کیا گیا جو دراصل درگاہِ محمدیؐ کی طرف سے پوری اُمتِ مسلمہ کے لئے یہ شاہی اعلان تھا کہ مہدی موعودؑ کو حضرت مسیح ابن مریمؑ کی ذات، اُن کی زندگی، اُن کے ماحول اور اُن کے اصلاحی و تبلیغی کارناموں کے ساتھ اِس درجہ بے شمار مشابہتیں اور مماثلتیں حاصل ہوں گی کہ خلقت پکار اُٹھے گی کہ گویا پہلا مسیح ابن مریمؑ ہی دوبارہ آگیا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اُسی طرح آنحضرتؐ کے بعد چودھویں صدی میں نمودار ہو گا جس طرح حضرت مسیح علیہ السلام حضرت موسیٰؑ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوئے تھے۔ یہ محض ذوقی نظریہ نہیں بلکہ ایک ایسی تاریخی صداقت ہے جس کا اقرار مغربی مفکرین بھی کئے بغیر نہیں رہ سکے اور انسائیکلو پیڈیا آف برٹینیکا (ENCYCLO-PAEDIA OF BRITANNICA) کا جدید ایڈیشن ۱۹۷۲ء اس پر گواہ ہے (ملاحظہ ہو زیر لفظ موسس 'MOSES' جلد ۱۵ صفحہ ۸۳) پاکستان کے فاضل و محقق جناب محمد جمیل احمد ایم اے نے بھی اپنی کتاب "انبیائے قرآن" جلد ۲ صفحہ ۹۷ میں اپنی یہ تحقیق پیش کی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سنہ وفات ۱۴۰۰ قبل مسیح ہے۔ بالفاظِ دیگر حضرت مسیح ابن مریمؑ کا ظہور ٹھیک چودھویں صدی میں ہوا اور قرآن شریف کی آیت كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ (النور: ۵۶) بھی یہ تقاضا کرتی ہے

کہ مسیحِ محمدی چودھویں صدی میں ہی ظہور پذیر ہو تا موسیٰؑ اور مثیلِ موسیٰؐ کے
اوّل و آخر میں اکمل ترین مشابہت ہو اور چونکہ چاند چودھویں رات میں
اپنے نور میں کمال تک پہنچا ہوا ہوتا ہے اس لئے آیت لَقَدْ نَصَرَكُمُ
اللّٰهُ بِبَدْرٍ میں اشارہ تھا کہ اُس کے وقت میں اسلامی معارف اور
برکات کمال تک پہنچ جائیں گی جیسا کہ آیت لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ
(سورۃ توبہ۔ صف۔ فتح) میں اسی کمالِ تام کا ذکر ہے اور یہی وہ معرکہ آراء
آیت ہے جس کی نسبت جلیل القدر صحابہؓ، تابعین، ائمہؒ اطہار، مجدّدین،
مفسّرین، مؤرخین اور متکلّمین غرضکہ بزرگانِ اُمّت کے ہر طبقہ کا اجماع ہے
کہ اس میں اسلام کے جس عالمی غلبہ کی پیشگوئی ہے اُس کا تعلق مسیح موعود و
مہدی مسعود کی شخصیت کے ساتھ ہے اور اسلامی حُجّت کی وہ بلند آواز جس
کے نیچے سب آوازیں دب جائیں وہ ازل سے مسیح موعود کے لئے خاص کی گئی
ہے۔ اس سلسلہ میں قرونِ اُولیٰ کے بزرگوں میں جہاں یہ نظریہ قائم تھا کہ "نزولِ
مسیح ابن مریمؑ" سے مراد مثیلِ مسیح کا ظہور ہے وہاں بعض علمائے ربّانی یہ خیال
بھی مدّتوں سے پیش کرتے چلے آرہے تھے کہ اسلام کو مسیح موعودؑ کے زمانہ میں
دلائل اور نشانات سے غلبہ نصیب ہوگا۔ چنانچہ حضرت امام ابو القاسم محمود بن
عمر زمخشری خوارزمیؒ (المتوفیٰ ۵۲۸ ھ) فرماتے ہیں:۔

"وَقِيْلَ هُوَ اِظْهَارُهٗ بِالْحُجَجِ وَالْاٰيَاتِ"

بہرکیف کیا ہی مبارک ہیں ہمارے سیّد و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم جنہوں نے قرآنی وحی کی روشنی میں مہدی موعودؑ کو چودھویں کا چاند قرار دیا اور کیا ہی مبارک ہے اسلام کی چودھویں صدی جس کے ساتھ خود سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چاند کا طلوع وابستہ کرکے اس کی عظمتوں کو غیر فانی بنا دیا اور اسے شہرتِ دوام بخشی۔ مَا اَعْظَمَ شَانَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

احادیث اور زمانۂ ظہورِ مہدیؑ

پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلّم مظہرِ اَتم الوہیّت تھے اور آپؐ کا نُطق خدا کا نطق اور آپؐ کی زبان خدائے ذوالعرش کی زبان تھی (وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ۝ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝) آنحضرتؐ نے خدائے علیم وخبیر سے علم پاکر یہ اطلاع بھی دی کہ تیرھویں صدی کے ابتدا میں ظہورِ مہدیؑ کی علاماتِ کبریٰ شروع ہو جائیں گی مگر مہدیٔ موعودؑ ۱۲۴۰ ہجری سے پہلے نہیں بلکہ بعد میں رونق افروزِ عالَم ہوں گے۔

اِس سلسلہ میں حضرت ابُوقتادہؓ اور حضرت حذیفہ بن یمانؓ جیسے اکابر صحابہ اور بعض دیگر بزرگوں سے مروی تینؐ واضح احادیث بگوشِ ہوش سماعت فرمائیے !!

پہلی حدیث

۱۔ مشہور صحابیِ رسول حضرت ابُو قتادہ انصاریؓ (متوفیٰ ۵۴ھ) کی روایت ہے:۔

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ" (ابن ماجہ کتاب الفتن بحوالہ مشکوٰۃ)

رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی کی علامات دو سَو سال بعد رونما ہونگی۔

برِّصغیر پاک و ہند کے نامور محدّث حضرت علّامہ امام علی القاریؒ (متوفی ۱۰۱۴ھ ہجری) اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:۔

"وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ اللَّامُ فِی الْمِائَتَیْنِ لِلْعَھْدِ اَیْ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ بَعْدَ الْاَلْفِ وَھُوَ وَقْتُ ظُھُوْرِ الْمَھْدِیِّ"

("مِرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح" صفحہ ۱۸۲ الجزء العاشر للمحدث الشہیر علی بن محمد القاری المتوفیٰ ۱۰۱۴ ہجری۔ ناشر: مکتبہ امدادیہ ملتان)

"یہ بھی ممکن ہے کہ المِائتین میں لام عہد کا ہو اور مراد یہ ہو کہ ہزار سال کے بعد دوسَو سال یعنی بارہ سَو سال کے

بعد علامات مکمّل طور پر ظاہر ہوں گی اور وہی زمانہ مہدی کے ظہور کا ہے۔"

حضرت امام علی القاری ؒ کی یہ تشریح حرف بحرف صحیح نکلی کیونکہ کچھ شک نہیں کہ بڑے بڑے فتنے تیرھویں صدی میں ہی ظہور میں آئے۔ نصاریٰ نے خوب بلندی حاصل کی اور دجّالیت کے طوفان نے اِس صدی میں پُورے کرۂ ارض کو اپنی لپیٹ میں لے لیا (مِنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ) اور "مسلماں درگور و مسلمانی درکتاب" کا دردناک نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا اور صدہا اسلامی ریاستیں خاک میں مل گئیں جیسا کہ علامہ الطاف حسین حالی نے ۱۲۹۶ ہجری میں فرمایا ؎

وہ دین ہوئی بزمِ جہاں جس سے چراغاں
اب اُس کی مجالس میں نہ بتّی نہ دیا ہے
بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی
ہے اس سے یہ ظاہر کہ یہی حکمِ قضا ہے
فریاد ہے اے کشتیٔ اُمّت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

یہی وہ زمانہ تھا جبکہ ریورنڈ پادری عماد الدّین نے نہایت طمطراق سے اپنے "خطِ تسکا گو" میں لکھا:-

"محمدی وغیرہ اس قدر شکست خوردہ ہیں کہ قیامت تک سر
نہ اُٹھا سکیں گے ۔" ("خط شکاگو" ص ۱۹-۲۰ مطبوعہ نیشنل پریس امرتسر
۱۸۹۳ء از "ریورنڈ مولوی عماد الدین لاہز")

اور یورپ کے ایک سکالر ڈاکٹر لوتھر اَپ اسٹاڈرڈ (Dr. LUTHER-UP-ISTADARD) نے آمدِ مہدی کی پیشگوئی کا مذاق اڑاتے ہوئے لکھا :-

"مہدویت فطرتاً کوئی عملی یا مستقل نتیجہ نہ پیدا کرسکی ۔ یہ صرف
گھاس کی آگ تھی جو جا بجا بہت زور سے شعلہ زن ہوئی اور
پھر بجھ گئی اور عوام اس طلسم کے باطل ہونے سے پہلے سے
بھی زیادہ پست ہمت اور مردہ دل ہو گئے ۔"
(جدید دنیائے اسلام" ص ۴۲ مصنفہ ڈاکٹر لوتھر اَپ اسٹاڈرڈ ،
اے ۔ ایم ۔ پی ۔ ایچ ۔ ڈی مترجمہ محمد جمیل الدین بدایونی مطبوعہ عثمانی پریس
بدایوں ۔ نومبر ۱۹۲۳ء)

دردمند مسلم مفکرین اور زعماء اور صحافی اس اندوہناک صورتِ حال کو دیکھ کر تڑپ اُٹھے ۔ بنگلور کے ایک مشہور اسلامی جریدہ "منشورِ محمدی" نے لکھا :-

"... غرض سارے مذہب اور تمام دین والے یہی چاہتے
ہیں کہ کسی طرح دینِ اسلام کا چراغ گُل ہو اور صرصرِ حوادث کا

ایسا زور ہے کہ فی الحقیقت اگر اس چراغ ہدایت کو تُند بادِ دہریّت اور کُفر سے نہ بچایا جاوے تو کوئی عرصہ میں قیامت نمودار ہوگی۔" ("منشور محمدی" بنگلور ص۲۱۵ کالم ۱ بابت ۵ رجب ۱۳۰۰ھ)

فرقۂ اہلحدیث کے ممتاز بزرگ نواب صدیق حسن خان صاحب قنوجی نے تیرھویں صدی کے اختتام اور چودھویں صدی کے آغاز میں جو تصانیف کیں اُن میں واضح لفظوں میں اقرار کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسلمانوں کا زوال اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے اور مہدی موعودؑ کے بغیر اس کی اصلاح قطعی طور پر ناممکن ہے چنانچہ انہوں نے فرمایا:۔

"حضرتؐ کو پورے تیرہ سَو برس کچھ اُوپر گزر گئے اور اب قیامت سر پر آگئی ہے، اسلام کی غربت غایت درجے کو پہنچ گئی، اسباب ضلالت کے ہر طرف سے مہیّا ہیں اور مسلمانی فقط کتاب میں رہ گئی ہے۔" (ترجمان القرآن جلد ۳ ص۵۶ تالیف نواب صدیق حسن خان صاحب۔ رجب ۱۳۰۶ھ مطبوعہ مطبع صدیقی لاہور)

"اگرچہ بحسب وعدۂ نبویؐ ایک نہ ایک گروہ اہل اسلام کا کسی نہ کسی قُطر میں ہمیشہ غالب رہتا ہے۔ مخالف اِس کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے مگر یہ عموم بلوئی غربتِ اسلام کا بدون ظہور مہدی موعود فاطمی و نزولِ عیسیٰ رُوح اللہ علیہما السلام دُور ہوتا نظر

نہیں آتا۔" (ترجمان القرآن جلد اوّل صفحہ ۱۴۵ تالیف نواب صدیق حسن خان صاحب (جمادی الآخر ۱۳۰۳ھ) مطبوعہ مطبع احمدی لاہور)

"بڑی علامت قربِ ساعت کی یہی غلبۂ غفلت ہے طرف سے دین وعمل کے اور انہماک حُبِّ دُنیا و درستی امورِ خانہ داری و معاش وزمین و باغ و مرکب و منکح ولباس و آراستگی مکانات ونحوہا میں جس کا نمونہ آغاز چودھویں صدی سال ہجرت سے روزافزوں ہو رہا ہے۔" (ترجمان القرآن جلد ۱۳ صفحہ ۱۵ از نواب سیّد صدیق حسن خان صاحب۔ ۱۳۰۵ھ)

اسی طرح ہندوستان کے ایک مشہور اہلِ قلم اور عالم دین منشی سیّد شکیل احمد صاحب نے بارگاہِ ایزدی میں یہ استغاثہ کیا کہ:۔

ع

دِین احمدؐ کا زمانہ سے مٹا جاتا ہے
قہر ہے اے مرے اللہ یہ ہوتا کیا ہے
کس لئے مہدئ برحق نہیں ظاہر ہوتے
دیرِ عیسیٰ کے اُترنے میں خدایا کیا ہے
رات دن فتنوں کی بوچھاڑ ہے بارش کی طرح
گر نہ ہو تیری صیانت تو ٹھکانا کیا ہے

مضمحل ملّتِ بیضا ہے مسلمان ضعیف
مُلحدوں کی جو بَن آئے تو اچنبا کیا ہے
("الحقّ الصریح فی اثبات حیٰوۃ المسیح" صفحہ ۱۳۳ درمطبع
انصاری واقع دہلی ۱۳۰۹ھ۔ تالیف مولانا محمد بشیر سہسوانی۔ نظم از
سیّد منشی شکیل احمد صاحب)

دوسری حدیث

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت قابلِ اعتماد اور ہمراز صحابی حضرت حذیفہ بن الیمان رضؓ (متوفی ۳۶ھ) کی روایت ہے کہ:۔

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَضَتْ اَلْفٌ وَّ مِائَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ سَنَۃً یَبْعَثُ اللّٰہُ الْمَھْدِیَّ۔" ("النجم الثاقب" حصہ دوم صفحہ ۲۰۹ مطبوعہ پٹنہ تالیف ۱۳۰۷ھ زیر اہتمام مولانا ابو الحسنات محمد عبدالغفور)

یعنی پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ بارہ سو چالیس (۱۲۴۰) سال کے بعد مہدی موعودؑ کو بھیجے گا۔"

جیسا کہ "النّجمُ الثّاقِب" سے پتہ چلتا ہے یہ حدیث اوائلِ اسلام میں اس درجہ مشہور تھی کہ دوسری صدی کے محدّثین میں سے حضرت امام بخاریؒ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے استاد اور تاریخ اسماء الرجال کے سب سے

پہلے مؤلف حضرت یحییٰ بن سعید فروخ القطانؒ (ولادت ۱۲۰ ہجری۔ وفات ۱۹۸ ہجری) نے اِس کا ذکر اپنے بیش بہا مجموعۂ احادیث میں فرمایا۔ حضرت ابن القطانؒ اِس شان کے محدّث تھے کہ اُن کے ہمعصر اربابِ کمالِ علم نے اعتراف کیا کہ "وَاللہِ مَا اَدْرَکْنَا مِثْلَہٗ"۔ بخدا آپ بے نظیر انسان تھے۔ ہم نے آپ جیسا کوئی نہیں پایا۔

شیخ الاسلام حضرت ابن حجر عسقلانیؒ (متوفیٰ ۸۵۴ھ / ۱۴۵۱ء) نے "تہذیب التہذیب" جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۶ تا صفحہ ۲۲۰ میں اُن کے مفصّل حالات میں اُن سب آراء کا بڑی شرح و بسط سے ذکر فرمایا ہے۔

حضرت ابن القطانؒ کے بعد تیسری صدی کے مشہور محدّثین میں سے حضرت عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہؒ (ولادت ۱۵۹ھ، وفات محرم ۲۳۵ھ) اور حضرت عبد بن حمید صاحبِ "مُسندِ کبیر و تفسیر" (متوفیٰ ۲۴۹ھ) نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ حدیث نقل کی ہے۔

حضرت ابن ابی شیبہؒ کا مقام بھی محدّثین میں بہت بلند ہے۔ چنانچہ حضرت امام ابن حجر العسقلانیؒ (متوفیٰ ۸۵۴ھ) فرماتے ہیں کہ وہ اپنے زمانہ میں حدیث کے سب سے بڑے حافظ تھے۔ ابن حبانؒ اور ابن قانعؒ نے بھی ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔ حضرت امام بخاریؒ نے اُن سے تیس ۳۰ اور حضرت امام مسلمؒ نے ایک ہزار پانچ سو چالیس ۱۵۴۰ احادیث روایت کی ہیں۔

اِس جگہ یہ آسمانی اُصُولِ حدیث بھی ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جو حدیث غیب کی کسی خبر پر مشتمل ہو اور وہ پُوری ہو جائے تو اُس سے بڑھ کر مُستند اور صحیح اور قوی حدیث اَور کوئی نہیں ہو سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی فعلی شہادت سے ثابت کر دیا ہے کہ یہ حدیث واقعی شہنشاہِ نبوّتؐ ہی کے مُبارک ہونٹوں سے نکلی ہے۔

تیسری حدیث

۳۔ رِوایاتِ مہدیؑ کے پاسبانوں میں ائمہؑ اہل بیت نبویؐ اور قدیم شیعہ بزرگوں کو ایک منفرد اور مثالی شان حاصل ہے۔ عہدِ اکبری کے مؤلّف موبد شاہ نے اپنی کتاب "دبستانِ مذاہب" میں اسماعیلی فرقے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اِس فرقہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ روایت چلی آ رہی ہے کہ :۔

"عَلٰی رَأْسِ اَلْفٍ وَّثَلٰثِمِائَةٍ تَطْلُعُ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا۔" (ص۲۸۵ مطبوعہ مطبع نامی نولکشور لکھنؤ)

حضرت علی کرّم اللہ وجہہٗ اور بعض علمائے اُمّت کے نزدیک اِس حدیث میں طلوعِ آفتاب سے مُراد ظہورِ قائم آلِ محمدؐ مہدی موعود ہے۔

("بحار الانوار" جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۲ مطبوعہ ایران و "نور الانوار" صفحہ ۹۹ تالیف السیّد علی اصغر بروجردی سنہ ۱۲۷۴ھ)

اور معنی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہدی موعودؑ تیرھویں صدی کے سر پر آئیں گے۔

عُشّاقِ نبویؐ اور تصوّرِ مہدیؑ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اِس آسمانی بشارت نے کہ آخری زمانہ میں مہدی موعود کے ذریعہ اسلام کو عالمگیر سطوت و شوکت نصیب ہوگی اُمّتِ مُسلمہ میں زبردست انقلابی رُوح پھونک دی۔ اور خصوصاً عُشّاقِ نبویؐ اور علمائے ربّانی پر تصوّرِ مہدیؑ نے متعدّد گہرے اثرات ڈالے۔ ایک تو یہ کہ اسلام کے دَورِ اوّل ہی سے ظہورِ مہدیؑ کے عقیدہ کو بالاتفاق ضروریاتِ دین میں سے شمار کیا جانے لگا۔ دوسرے یہ کہ اولیائے اُمّت لاکھوں کی تعداد میں ظہورِ مہدیؑ کے لئے دُعاؤں میں مصروف رہے۔ تیسرے وہ نہایت بے تابی اور بے قراری سے مہدیؑ کا انتظار کرنے لگے اور اُن کے اندر ہمیشہ ہی یہ دِلی تمنّا اور آرزو رہی کہ مہدیؑ ظاہر ہوں تو سب سے پہلے رسول اللہ کا پیارا اسلام پہنچانے کی اُن کو توفیق ملے۔ اِس حقیقت کے ثبوت میں چند اقتباسات ہدیۂ سامعین کرتا ہوں :-

ا۔ پانچویں صدی ہجری کے متکلّم و فقیہ حضرت الامام الحافظ عبد الجبّار ابن علی الاسکاف رحؒ (متوفی ۴۵۲ھ مطابق ۱۰۶۰ء) حضرت جابرؓ بن عبد اللہ کی یہ مرفوع

روایت بیان فرمایا کرتے تھے کہ مَنْ کَذَّبَ بِالْمَهْدِيِّ فَقَدْ كَفَرَ یعنی جو کہے کہ مہدی نہ آویں گے وہ کافر ہے۔ (کتاب لوائح الانوار البهية و سواطع الاسرار الاثرية جلد ۲ صفحہ۔ تالیف الشیخ محمد بن احمد الفارینی۔ الطبعة الاولیٰ بمطبعة مجلة المنار الاسلامية بمصر۔ سنة ۱۳۲۳ھ)

۲۔ ابتدائے زمانہ سے بارہ صدیوں تک علمائے اہلسنت آمد مہدی کی روایات پر کس درجہ پختہ ایمان رکھتے تھے اس کا اندازہ حضرت علامہ السّفارینی (ولادت ۱۱۱۴ھ ۱۷۰۲ء وفات ۱۱۸۸ھ ۱۷۷۴ء) کے درج ذیل قول سے بآسانی لگ سکتا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"قَدْ كَثُرَتْ بِخُرُوْجِهِ الرِّوَايَاتُ حَتّٰى بَلَغَتْ حَدَّ التَّوَاتُرِ الْمَعْنَوِيِّ وَشَاعَ ذٰلِكَ بَيْنَ عُلَمَاءِ السُّنَّةِ حَتّٰى عُدَّ مِنْ مُعْتَقَدَاتِهِمْ ... وَقَدْ رُوِيَ مِنَ ... الصَّحَابَةِ ... بِرِوَايَاتٍ مُتَعَدِّدَةٍ وَعَنِ التَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مَا يُفِيْدُ مَجْمُوْعُهُ الْعِلْمَ الْقَطْعِيَّ فَالْاِيْمَانُ بِخُرُوْجِ الْمَهْدِيِّ وَاجِبٌ كَمَا هُوَ مُقَرَّرٌ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَمُدَوَّنٌ فِيْ عَقَائِدِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ" (کتاب

لوائح الانوار البھیة و سواطع الاسرار الاثریة ۔
الجزء الثانی ص۸ للشیخ محمّد بن احمد السّفارینی
الطبعة الاُولیٰ مطبعة مجلّة المنار بمصر ۱۳۲۴ھ)
یعنی خروجِ مہدی کی روایات اِس کثرت سے مروی ہیں کہ
تواترِ معنوی کی حد تک جا پہنچی ہیں اور علمائے سُنّت میں اُنہیں
اِس قدر شہرت حاصل ہے کہ خرُوجِ مہدی کا عقیدہ اُن کے
مسلّمات میں شامل ہے ۔ چنانچہ صحابہؓ تابعین اور تبع تابعین
سے اِس بارہ میں اِس قدر روایات مروی ہیں کہ ان کا مجموعہ
(مفیدِ ظن ہونے کی بجائے) علمِ قطعی کا فائدہ دے رہا ہے پس
ظہورِ مہدی پر ایمان واجب ہے جیساکہ یہ امر علمائے دین کے ہاں
تسلیم شدہ ہے اور اہل السُنّة والجماعت کی کُتبِ عقائد میں
درج ہے ۔

حق یہ ہے کہ اگر تواتر کچھ چیز ہے تو ہم پُورے یقین اور بصیرت
سے بلا تامّل کہہ سکتے ہیں کہ اسلامی پیشگوئیوں میں سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی لسانِ صدق سے نکلیں کوئی ایسی پیشگوئی نہیں جو اِس درجہ تواتر پر ہو جیساکہ
اِس پیشگوئی میں پایا جاتا ہے ۔ جو شخص بھی اسلامی تاریخ سے باخبر ہے وہ
خوب جانتا ہے کہ اسلامی پیشگوئیوں میں سے کوئی ایسی پیشگوئی نہیں جو تواتر کی

رُو سے اس پیشگوئی سے بڑھ کر ہو۔ اسی لئے اِن اکابرِ اُمّت نے لکھا ہے کہ جو شخص اِس پیشگوئی کا انکار کرے اُس کے کُفر کا اندیشہ ہے کیونکہ متواترات سے انکار کرنا گویا اسلام کا انکار ہے۔

۳۔ ظہورِ مہدی کے لئے لاکھوں اولیاءِ اُمّت کا حضرتِ احدیت کی جناب میں دست بدُعا رہنا حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ (ولادت ۵۱۳ھ وفات ۶۲۷ھ) کے اِن دو اشعار سے خوب واضح ہے ؎

صد ہزاراں اولیا روئے زمین ؞ از خدا خواہند مہدی را یقین

یا الٰہی مہدیم از غیب آر ؞ تا جہانِ عدل گردد آشکار

("ینابیع المودّۃ" الجزء الثالث ص۱۴۱ للعلامۃ الفاضل الشیخ سلیمان بن شیخ ابراھیم المتوفی ۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء — ناشر: مکتبۃ العرفان بیروت)

یعنی رُوئے زمین پر لاکھوں اولیا رخدا تعالیٰ سے یقیناً مہدی کے خواستگار رہیں۔ اے خدا میرے مہدی کو غیب سے لے آ، تا عدل کی دُنیا نمایاں ہو جائے۔

۴۔ مہدی موعود کو رسول اللہؐ کا سلام پہنچانے کا ولولۂ ذوق اگرچہ صحابہؓ و تابعین کے پاک گروہ میں موجود تھا مگر جوں جوں زمانۂ مہدی قریب آتا گیا اس کے جوش و خروش میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ چنانچہ امام الہند

حکیم الامّت حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ (ولادت ۱۱۱۴ھ / ۱۷۰۳ء وفات ۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۲ء) نے وصیّت فرمائی :-

"اس فقیر (شاہ ولی اللہ دہلویؒ) کی بڑی آرزو ہے کہ اگر حضرت رُوح اللہ (علیہ السلام) کا زمانہ پاوے تو پہلا شخص جو سلام پہنچا وے وہ مَیں ہوں۔ اور اگر وہ زمانہ مجھے نہ ملے تو میری اولاد یا متّبعین میں سے جو کوئی اِس مبارک زمانہ کو پاوے وہ (رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا) سلام پہنچانے کی بہت آرزو کرے کیونکہ ہم لشکرِ محمدیّہ کے آخری لشکریں سے ہوں گے۔" (مجموعہ وصایا اربعہ ص۴۸ مطبوعہ شاہ ولی اللہ اکیڈیمی۔ صدر۔ حیدر آباد پاکستان)

اسی طرح تیرھویں صدی کے مجدّد اور شہید بالاکوٹ حضرت امیر المؤمنین سیّد احمد صاحب بریلویؒ (شہادت ۲۴ر ذیقعدہ ۱۲۴۶ھ مطابق ۶ر مئی ۱۸۳۱ء) کے درباری شاعر حضرت مومن دہلوی نے اپنی دلی آرزو کا اظہار اپنے اِس شعر میں کتنے رُوح پرور انداز میں کیا ہے کہ :-

؎

زمانہ مہدئ موعود کا پایا اگر مومن
تو سب سے پہلے تو کہیو سلامِ پاک حضرتؐ کا

اولیاءِ اسلام پر ظہورِ مہدیؑ سے متعلق انکشافات

سامعینِ کرام! پہلی تیرہ صدیوں کے ائمۂ دین، اولیاء و ابرارِ اُمّت، مشائخ طریقت اور علمائے حق چونکہ دل و جان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والہ و شیدا اور آپؐ کے ایک ایک لفظ پر فریفتہ تھے اور بکمال خلوص، قلبی جوش، ایمانی قوت اور للّٰہیت کے متلاطم جذبات کے ساتھ ہمیشہ ہی آمد مہدیٔ برحق کے لئے چشم براہ رہے اس لئے فیاضِ ازل نے بھی اُن پر مہدیٔ موعود کے زمانہ ولادت و بعثت اور اس کی آفاقی اور انفسی علامات کے بارہ میں قبل از وقت متعدد انکشافات فرمائے۔ ہاں یہ علیحدہ امر ہے کہ ان غیبی اطلاعات کا حقیقی سرچشمہ اگرچہ آستانۂ الوہیت ہی تھا مگر یہ بزرگ اپنی ذاتی کشفی قوت، رُوحانی استعداد اور خدا داد عقل و فراست کے مطابق ہی ان تک رسائی پا سکتے تھے کیونکہ خدائے حکیم و خبیر کی ازلی سُنّت ہر زمانہ میں یہی رہی ہے کہ پیشگوئی کی حقیقی تفسیر کا وہ وقت ہوتا ہے جب وقت وہ پیشگوئی ظاہر ہو۔

جب پیشگوئی ظہور میں آکر اپنے معنی آپ کھول دے اور ان معنوں کو پیشگوئی کے الفاظ کے آگے رکھ کر بدیہی طور پر معلوم ہو کہ وہی سچے ہیں تو پھر اس پیشگوئی کی صداقت پر سرِ تسلیم خم کر دینا ہی خدا ترس مومنوں

کا طریق و شعار ہے ؎

جب کھل گئی سچائی پھر اُس کو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت راہِ حیا یہی ہے

کشوف و الہامات اور پیشگوئیاں ہمیشہ چونکہ لطیف استعارات و تشبیہات سے لبریز ہوتی ہیں اِس لیئے اُن کے اسرار و رموز سمجھنے کے لیئے اِس پُر معرفت نکتہ کو ذہن نشین کر لینا ضروری ہے۔ چونکہ میرے اِس مضمون میں اب آگے آنے والے حقائق کی اساس اِسی اہم نکتے پر ہے اِس لیئے مَیں ضروری سمجھتا ہوں کہ اِس کی تائید میں امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (ولادت سنہ ۱۱۱۴ھ / ۱۷۰۳ء وفات سنہ ۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۴ء) کا ایک نہایت بصیرت افروز تاریخی واقعہ آپ کی خدمت میں عرض کر دوں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدّثِ دہلویؒ کا ایک واقعہ

"دِلّی کی جنگوں کا زمانہ تھا۔ ایک دفعہ مرہٹوں کی فوجوں نے دِلّی پر حملہ کرنے کے لیئے شہر سے باہر آ کر ڈیرے ڈال دیئے۔ بادشاہ نے فتح کے لیئے اولیاء سے دُعائیں کرانا شروع کیں وہ زمانہ شاہ ولی اللہ صاحبؒ کا تھا مگر شاہ ولی اللہ صاحبؒ سے بادشاہ کی دشمنی تھی اِس لیئے کہ شاہ ولی اللہ صاحبؒ اہلحدیث

تھے اور وہ بادشاہ کی زیادہ پروا نہ کرتے تھے۔ چنانچہ اُن کی خودداری کی وجہ سے بادشاہ اُن سے نفرت کرتا تھا۔ غرض بادشاہ نے اپنے وقت کے اولیاء و فقراء سے کہا کہ مرہٹوں نے ہم پر حملہ کر دیا ہے دُعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ ہمیں فتح نصیب کرے۔ ایک نے دُعا کی اور بادشاہ سے کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ فتح ہمارے لئے مقدّر نہیں ہے۔ دوسرے نے دُعا کی اور بتایا کہ فتح ہمارے لئے مقدّر نہیں ہے۔ اِسی طرح تیسرے چوتھے اور پانچویں نے بھی یہی کہا۔ جب آٹھ دس اولیاء فقراء نے یہی کہہ بھیجا کہ ہماری فتح نہیں ہو گی تو بادشاہ کو سخت فکر ہُوا۔ آخر اُس کے وزیر نے اُسے کہا بادشاہ سلامت! شاہ ولی اللہ صاحبؒ سے بھی دُعا کروا کر دیکھیں۔ بادشاہ نے کہا مَیں اُس سے کبھی دُعا نہیں کراؤں گا کیونکہ مَیں اُسے باخدا نہیں سمجھتا۔ مگر جب وزیر نے اصرار کیا تو بادشاہ مان گیا اور اپنا ایک درباری شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی طرف بھیجا کہ ہماری فتح کے لئے دُعا کی جائے۔ اُنہوں نے دُعا کی اور بادشاہ کو کہلا بھیجا کہ آپ کو مبارک ہو فتح آپ کی ہی ہو گی۔ جب یہ پیغام بادشاہ کے پاس پہنچا تو اُس کو وسوسہ ہُوا کہ شاید یہ بات میرا دل خوش کرنے کے لئے کہی گئی

ہے اور یہی بات بادشاہ نے وزیر سے بھی کہہ دی کہ شاہ ولی اللہؒ صاحب نے محض میرا دل خوش کرنے کے لئے کہہ دیا ہے کہ فتح ہماری ہوگی لیکن ابھی دو چار دن نہ گزرے تھے کہ شاہی فوجوں کو فتح ہوئی اور مرہٹوں کی فوجیں شکست کھا کر بھاگ گئیں۔ یہ دیکھ کر بادشاہ نہایت اخلاص اور احترام کے ساتھ شاہ ولی اللہؒ صاحب کے پاس گیا اور اُن سے کہنے لگا۔ آپ کے سوا باقی سب نے جھوٹ بولا ہے۔ اُن کی خوابیں یا الہام خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ تھے بلکہ شیطانی تھے کیونکہ وہ پُورے نہیں ہوئے۔ شاہ ولی اللہؒ صاحب نے یہ سُن کر کہا بادشاہ سلامت یہ بات نہیں وہ بھی بزرگ ہیں اور اُن کی خوابیں یا الہام شیطانی نہ تھے بلکہ رحمانی تھے فرق صرف اِتنا ہے کہ جب مَیں نے دُعا کی تو الہام ہُوا کہ فتح باہر والوں کی ہوگی مگر مَیں نے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کی کہ خدایا اِس باہر والوں کی فتح سے کچھ پتہ نہیں چلتا اِس کے متعلق تصریح کی جائے کہ اِس سے کیا مراد ہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ باہر والوں کی فتح سے مراد یہ ہے کہ جب شاہی فوجیں باہر نکل کر دشمن کا مقابلہ کریں گی تو انہیں فتح نصیب ہوگی۔ یہی الہام دوسروں کو بھی ہُوا تھا کہ فتح باہر والوں کی ہوگی مگر اُنہوں نے اِن الفاظ

کو ظاہر پر محمول کیا اور اللہ تعالیٰ سے اس کی تفہیم نہ چاہی۔
اب جو واقعہ ہوا وہ یہ تھا کہ شاہی فوج کا ایک دستہ گشت
لگاتا ہوا قلعہ سے باہر نکلا تاکہ دشمن کی پوزیشن معلوم کرے۔ اس
دستہ کے لوگوں کو کچھ سوار دشمن کے آتے دکھائی دیئے جو تعداد
میں آٹھ یا دس تھے۔ اس دستہ کے سپاہیوں کی تعداد بھی اتنی ہی
تھی۔ ان دونوں دستوں کا مقابلہ ہوا۔ جب مرہٹوں کے تین چار
آدمی مارے گئے تو اُن میں سے جو باقی بچے وہ بھاگ گئے۔ اتفاق
کی بات ہے کہ اُن مارے جانے والوں میں مرہٹہ فوج کا کمانڈر
انچیف بھی تھا۔ جب مرہٹہ فوج نے دیکھا کہ ہمارا کمانڈر انچیف
مارا گیا ہے تو وہ بھاگ کھڑی ہوئی۔ گویا شاہ ولی اللہ صاحبؒ
نے نہ صرف دُعا کی بلکہ خدا تعالیٰ سے باہر والوں کی فتح کی تفہیم
بھی معلوم کرلی کہ اس سے مراد شاہی فوجیں ہیں یعنی جب شاہی
فوجیں قلعہ سے باہر نکل کر دشمن کا مقابلہ کریں گی تو اُن کی فتح
ہوگی۔" (روزنامہ "الفضل" لاہور ۔ ۵ فروری ۱۹۴۸ء صفحہ ۵)

قابلِ صد احترام بزرگو! اس واقعہ سے یہ بات بالبداہت نمایاں
ہو جاتی ہے کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جاتے ہیں، دریا خشک ہو سکتے ہیں، موسم
بدل جاتے ہیں مگر خدا کا کلام نہیں بدلتا جب تک پُورا نہ ہولے۔ ہاں یہ

جائز نہیں کہ خدائی کلام کسی صاحبِ کشف والہام کے تابعِ فرمان ہو اور نہ یہ ضروری ہے کہ اُن کے ذاتی خیال، قیاس اور اجتہاد کے مطابق وقوع میں آئے۔ بعینہٖ یہی صورت اہل اللہ کے اُن کشوف والہامات میں نظر آتی ہے جن میں مہدی موعود کے زمانہ یا علامات کا تذکرہ ہے کیونکہ اگر بنظرِ غائر دیکھا جائے تو ہم بآسانی اِس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ اِن سب کا اصل منبع یقینی طور پر خدا تعالیٰ کی ذات ہی ہے جس نے اپنی حکمتِ کاملہ سے مختلف زاویہ ہائے نگاہ سے ظہورِ مہدیؑ کی تفصیلات کا مشاہدہ کرایا۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحؒ کے مندرجہ بالا واقعہ سے یہ عقدہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ مختلف بزرگوں کو آمدِ مہدیؑ سے متعلق جو بظاہر مختلف سنہ بتائے گئے اُن میں حقیقتاً کوئی تضاد نہیں کیونکہ اُن میں حضرت مہدی موعودؑ کے حالاتِ زندگی کے مختلف پہلو بیان کئے گئے ہیں۔ اِس انقلاب آفرین نظریہ سے بزرگانِ اسلام کے تیرہ سَو سالہ لٹریچر کی حقّانیت روزِ روشن کی طرح نمایاں ہو جاتی ہے اور اِس کو نظر انداز کر دینے کے نتیجہ میں اسلام کی پُوری عمارت متزلزل ہو جاتی ہے اور گزشتہ تمام صلحائے اُمّت کی تکذیب لازم آتی ہے اور اُن کو غلط کار یا فریب خوردہ ماننا پڑتا ہے اور اُن کی عبائے تقدّس داغدار ہو جاتی ہے اور ظاہر ہے کہ ایسا ناپاک خیال اسلام کا کوئی پوشیدہ اور چھپا ہوا دشمن ہی رکھ سکتا ہے والعیاذ باللہ۔

پیشگوئیوں کے اِس بنیادی اُصُول کی طرف اشارہ کرنے کے بعد سب سے پہلے مَیں زمانۂ ظہورِ مہدیؑ کی نسبت اہل اللہ کی بعض پیشگوئیاں بتلاتا ہوں اور پھر اُن کی بیان فرمودہ علاماتِ مہدیؑ پر پُوری شرح وبسط کے ساتھ روشنی ڈالوں گا وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

۱۔ **حضرت ابو قبیل ھانی بن ناصر المصریؒ** مسلّمہ طور پر نہایت ثقہ تابعی اور "عِلمُ المَلاحِم والفِتَن" کے ماہر تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عمروؓ بن العاص فاتح مصر کی کئی روایات انہی کے واسطہ سے اُمّت تک پہنچی ہیں۔ ۱۲۸ھ ہجری میں انتقال کیا۔ آپ کا مشہور قول ہے :-

"اِجْتِمَاعُ النَّاسِ عَلَی الْمَھْدِیِّ سَنَۃَ اَرْبَعٍ وَّمِائَتَیْنِ"

(حجج الکرامہ از نواب صدیق حسن خان ص۳۹۴ مطبوعہ بھوپال ۱۲۹۱ھ)

فرمایا سب لوگوں کا اجماع ہے کہ تیرھویں صدی کے چوتھے سال مہدی کا ظہور ہوگا۔ یہی معنے پچھلی صدی تک علمائے حق کرتے چلے آرہے ہیں۔ چنانچہ عالم اہلحدیث مولانا نواب صدیق حسن خان نے "حجج الکرامہ" مطبوعہ ۱۲۹۱ھ میں اور مولانا ابو الخیر نور الحسن نے ۱۳۰۱ھ کی تصنیف "اقتراب الساعۃ" میں یہی معنے مراد لئے ہیں۔

حضرت ابو قبیلؒ کی یہ روایت حضرت نعیم بن حمادؒ (متوفی ۲۲۸ھ) جیسے مشہور محدّث نے لکھی ہے جو حفظ وضبط میں ممتاز اور حضرت علّامہ

ذہبیؒ (۶۷۳ھ-۷۴۸ھ) کے الفاظ میں یکتائے روزگار اور گنجینۂ علم تھے۔
("تہذیب التہذیب و میزان الاعتدال" بحوالہ "تذکرۃ المحدثین" ص۱۰۸ از مولوی ضیاء الدین اصلاحی اعظم گڑھ)

۲- حضرت امام باقر علیہ السلام کے خلفِ اکبر حضرت ابُو عبد اللہ امام جعفر صادقؑ (ولادت ۸۰ھ- وفات ۱۴۸ھ) سے مروی ہے کہ:-
"مہدی ۲۰۰ھ میں نکل کھڑے ہوں گے" (یعنی بعد ہزار ہجری کے)
("اقتراب الساعۃ" ص۱۲۲ مؤلفہ ابو الخیر نور الحسن صاحب۔ مطبع سعید المطابع بنارس۔ ۱۳۰۱ھ)

۳- نواحِ دہلی میں چھٹی صدی ہجری کے ممتاز اہلِ کشف حضرت نعمت اللہ ولیؒ نے اپنے الہامی کشف میں خبر دی کہ بارھویں صدی گزرنے کے بعد عظیم انقلابات آئیں گے اور پھر مہدی ظاہر ہوں گے۔ فرماتے ہیں:-

۵

"غین و رے سال چوں گذشت از سال
بوالعجب کاروبار مے بینم"
"جنگ و آشوب و فتنہ و بیداد
درمیان و کنار مے بینم"

"بندہ را خواجہ وشش ہمی یابم
خواجہ را بندہ وارسے بنیم"
"سکۂ نو زنند بر رُخِ زر
درہمش کم عیارسے بنیم"
"چوں زِمستانِ بےچمن بگذشت
شمسِ خوش بہارسے بنیم"

("الاربعین فی احوال المهدیین" —— از حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ
مطبوعہ مصری گنج کلکتہ۔ ۲۵ محرم الحرام ۱۲۶۸ ہجری مطابق ۲۱ نومبر ۱۸۵۱ء)

ترجمہ:۔ • بارہ سو سال کے گزرتے ہی عجیب عجیب کام مجھ کو نظر آتے ہیں۔

• (ہندوستان کے) درمیان میں اور اس کے کناروں میں بڑے بڑے فتنے اُٹھیں گے اور جنگ ہوگا اور ظلم ہوگا

• ایسے انقلاب ظہور میں آئیں گے کہ خواجہ بندہ اور بندہ خواجہ ہوجائے گا یعنی امیر سے فقیر اور فقیر سے امیر بن جائے گا۔

• (ہندوستان کی) پہلی بادشاہی جاتی رہے گی اور نیا سکہ چلے گا جو کم عیار ہوگا یعنی قدر و قیمت میں کم ہوگا (اور یہ سب کچھ تیرھویں صدی میں سلسلہ وار ظہور میں آئے گا)

• جب (تیرھویں صدی کا) موسم خزاں گزر جائے گا تو پھر

(چودھویں صدی کے سر پر) آفتاب بہار نکلے گا (یعنی مجدّدِ وقت ظہور کرے گا)۔

۴۔ مشہور عالم اور صوفی اور مصنّف حضرت امام عبدالوہاب شعرانیؒ (متوفیٰ ۹۷۶ھ) نے مہدی کے بارہ میں پیشگوئی فرمائی کہ مہدی کی ولادت شعبان ۱۲۵۵ھ میں ہوگی:۔

"لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّ خَمْسِيْنَ وَمِائَتَيْنِ بَعْدَ الْاَلْفِ۔"

(کتاب "نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار" صفحہ ۱۷۰ للعالم الفاضل الشیخ السیّد الشبلنجی المدعو بمؤمن رحمہ اللہ طبع ثانی ۱۳۷۰ھ (۱۹۵۱م) مکتبۃ الجمھوریۃ المصریۃ مطبعۃ یوسفیۃ بمصر)

۵۔ السیّد حضرت محمد بن عبدالرسول بن عبدالسیّد الحسینی البرزنجیؒ ثمّ المدنی الشافعی (المتوفی ۱۱۲۳ھ) مصنّف کتاب "اَلْاِشَاعَةُ فِیْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ" نے روایات سے یہ نتیجہ اخذ فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا ظہور اوّل بارھویں صدی یا تیرھویں صدی میں ہوگا۔ ("اقتراب الساعۃ" صفحہ ۲۲۱ مؤلفہ ابوالخیر سیّد نور الحسن خان ابن نواب سیّد صدیق حسن خان مطبع سعید المطابع بنارس ۱۳۰۱ھ)

۶۔ اسی صدی کے ایک اور پارسا اور ملہم بزرگ حضرت حافظ برخوردار صاحبؒ (متوفی ۱۱۴۰ھ) ساکن چیچی ڈشیخاں ضلع سیالکوٹ تھے۔ آپ اپنے زمانہ میں پنجاب میں اوّل درجہ کے فقیہ اور محدّث اور صاحب التصانیف تھے اور اہل اللہ میں شمار ہوتے تھے اور علماء میں خاص عزّت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ حضرت حافظ صاحب نے اپنی پنجابی کتاب "انواع شریف" میں پیشگوئی فرمائی ؎

پچھے اِک ہزار تھیں تریسی گزرن سال
حضرت مہدی ظاہر ہوسی کرسی عدل کمال
حضرت مہدی دی جد عمر ہوسی چالی سال
تدوں خروج کریسی اپنا شاہی دا فی الحال

(قلمی نسخہ "انواع شریف" صفحہ ۱۴۱۔ کاتب شیخ عبد اللہ قادری نوشہرہ شریف مملوکہ جناب عبد المجید صاحب آصف ایم اے فیصل آباد)

۷۔ بارھویں صدی ہجری کے جلیل القدر مجدّد، مفسّر، محدّث اور فقیہ حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ (ولادت ۱۱۱۴ھ وفات ۱۱۷۶ھ) نے ظہورِ مہدی کی تاریخ لفظ "چراغ دین" میں بتلائی جو بحساب جملِ عددی ۱۲۶۸ھ بنتی ہے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خان نے سنہ ۱۲۹۱ھ میں لکھا:۔

"وگویند شاہ ولی اللہ محدث دہلوے تاریخ ظہورِ اُو در لفظِ چراغِ دین یافتہ و بحسابِ جمل عددِ وی یکہزار و دوصد و شصت و ہشت میشود۔" (حجج الکرامہ فی آثار القیامہ ص ۳۹۴ مطبوعہ مطبع شاہجہانی بھوپال سنہ تالیف ۱۲۹۱ ہجری)

"کہتے ہیں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اس کی تاریخ لفظ "چراغ دین" میں پائی۔ اور جمل کے حساب سے اس کا عدد ایک ہزار دوسو اڑسٹھ (۱۲۶۸) بنتا ہے۔"

چونکہ آپ کی کشفی آنکھ مہدی معہود کو قریب آتے دیکھ رہی تھی اس لئے آپ نے اپنے معاصرین کو واضح لفظوں میں بتایا:۔

"عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ جَلَّ جَلَالُہٗ اَنَّ الْقِیٰمَۃَ قَدِ اقْتَرَبَتْ وَالْمَھْدِیُّ تَھَیَّأَ لِلْخُرُوْجِ۔"

(کتاب "التفہیمات الالٰہیۃ" ص ۱۱۱ جلد ۲ طبع فی مدینہ برقی پریس بجنور۔ یوپی۔ ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء)

"مجھے میرے رب جلّ جلالہٗ نے بتایا ہے کہ قیامت قریب آگئی ہے اور مہدی کا ظہور ہوا چاہتا ہے۔"

۸۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اور حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی کے ہمعصر صوفیاء میں سے سندھ کے باکمال بزرگ "قدوۃ المجتہدین"

زبدۃ الشہداء، قبلۃ العارفین حضرت صوفی عبدالرحیم صاحب گروڑیؒ (شہادت ۱۱۹۲ھ) کا مقام بہت بلند ہے۔ آپ کو کشفی طور پر بتایا گیا کہ مہدی موعود علیہ السلام کا ظہور تیرھویں صدی کے پہلے حصّہ میں ہوگا چنانچہ آپ اپنے منظوم سندھی کلام میں فرماتے ہیں

سَچِي آهي دُنيا سَٽ هَزار وَرِها
ڇه سوُ پنج هزار (تيا) اڳي احمد کان
باقي چوڏه سوُ تيا سي تنه پڇاڻا
ايندا آخِرَت جا، اُن ۾ اُهڃاڻا
ڇِڪاڙِي ناه کو مَنَع نه مَدِيَ کان
آهي اُهڃ قِيَامَ جو مَهْدِي اِمَامَا
کشف کتاب ۾، اهڙي پڇارا
تيرهين سَوَجي اَوَّلَ ۾ تَنِه جو ظُهُورا

(”کلام گرھوڑیؒ“ صفحہ ۱۰۷ تا صفحہ ۱۰۹ طبع اوّل ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۹۵۶ء شائع کردہ سندھی ادبی سوسائٹی)

ترجمہ:۔ • دُنیا کی عمر سات ہزار سال ہے حضرت احمد مدنی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل پانچ ہزار چھ سَو سال گزر چکے تھے۔

• باقی چودہ سَو سال پورے ہونے والے ہیں اور وہی دورِ

آخرت ہوگا۔

• اس دَور میں نیکی مفقود ہو جائے گی، بُرائی سے روکنے والے بھی معدوم ہو جائیں گے اور وہی امام مہدی کا وقت ہوگا۔

• خدا نے ہمارے لئے جو کشوف کی کتاب کھولی ہے اس میں یہی لکھا ہے کہ تیرھویں صدی کے اوّل حصّہ میں اس کا ظہور ہوگا۔

۹۔ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ (ولادت ۱۱۵۹ھ۔ وفات ۱۲۳۹ھ) حضرت شاہ ولی اللہؒ کے صاحبزادے تھے۔ سرزمینِ ہند میں تفسیر، حدیث اور اِتباعِ سُنّت کی اشاعت کا بیج اُن کے والد نے بویا اور آبیاری اُنہوں نے کی۔ مجدّد صدی سیزدہم حضرت سیّد احمد بریلویؒ شہید بالاکوٹ کو فیضِ باطنی آپ ہی کی مصاحبت سے ہوُا۔ بہت سی علمی اور گرانقدر تصانیف آپ کی یادگار ہیں۔ آپ نے اپنی کتاب "تحفہ اثنا عشریہ" میں لکھا:۔

"ظہور الآیات بعد المائتین یکہزار و دو صد از ہجرت می باید بگذرد و بعد ازاں علاماتِ قیامت شروع خواہند شد۔"

(صفحہ ۲۷۵۔ مطبوعہ مطبع نامی نولکشور لکھنؤ)

ترجمہ:۔ "دو سَو سال بعد کی نشانیوں کا ظہور ایک ہزار دو سَو ہجری میں ہونا چاہیئے اور اس کے بعد قیامت کی نشانیاں شروع

ہو جائیں گی۔"

۱۰۔ حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ بالاکوٹ (۱۲۴۶ھ / ۱۸۳۱ء) نے "الاربعین فی احوال المھدیّین" کے آخر میں حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت لکھا ہے کہ آپ کے نزدیک "بعد بارہ سو ہجری کے حضرت مہدی کا انتظار چاہیئے اور شروع میں صدی کے پیدائش ہے۔"

("الاربعین فی احوال المھدیّین" ص۴ مطبوعہ مصری گنج کلکتہ ۲۵ محرم الحرام ۱۲۶۸ھ مطابق ۲۱ نومبر ۱۸۵۱ء)

۱۱۔ بارھویں صدی کے مجدد نائیجیریا حضرت عثمان ڈان فوڈیو (ولادت ۱۱۶۷ھ۔ وفات ۱۲۳۲-۳۳ھ) پر بھی کھلا کہ مہدی عنقریب ظاہر ہونے والا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"وَ سَیَظْھَرُ (الْمَھْدِیُّ) عَنْ قَرِیْبٍ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ"

("انفاق المیسور" ص۱۰۵ از سلطان محمد بیلو ۱۲۲۷ھ / ۱۸۱۲ء یونیورسٹی آف گھانا لیگون ۱۹۶۴ء)

ترجمہ:۔ "انشاء اللہ مہدی جلد ظاہر ہونے والا ہے۔"

تیرھویں صدی کے علمائے حق کی پیشگوئیاں

اب ہم پہلی صدی سے لے کر تیرھویں صدی ہجری تک پہنچ گئے ہیں

اِس صدی کی یہ خصوصیت ہے کہ اِس صدی کے اربابِ کشف و طریقت اور علمائے ظواہر و بواطن پر بکثرت منکشف ہوا کہ یہی صدی مہدی موعود کی پیدائش اور آمد کی صدی ہے۔ اِس سلسلہ میں مختلف ممالکِ اسلامیہ کی نو ۹ اہم شخصیات خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں :۔

(۱) علومِ عقلیہ و نقلیہ کے متبحر عالم، فقہ و اصول کے مجتہد اور کثیر التصانیف بزرگ حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی (متوفیٰ ۱۲۲۵ھ)

(۲) حضرت الشیخ علی اصغر البروجردی ایران (ولادت ۱۲۳۱ھ)

(۳) حضرت پیر صاحب کوٹھہ شریف (سرحد) (ولادت ۱۲۱۰ھ۔ وفات ۱۲۹۴ھ)

(۴) نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی (ولادت ۱۲۴۸ھ۔ وفات ۱۳۰۷ھ)

(۵) اہلحدیث عالم مولانا عبد الغفور صاحب مصنف "النَّجمُ الثَّاقِب" (مؤلفہ ۱۳۰۷ھ)

(۶) مولانا سیّد محمد حسن صاحب امروہوی (۱۲۹۱ھ میں زندہ تھے)

(۷) مولانا سیّد عبد الحی صاحب الہ آبادی (المتوفیٰ رائے بریلی ۲ر فروری ۱۹۲۳ء)

(۸) مخدوم شاہ محمد حسن صاحب رامپوری۔ صابری چشتی، قادری، قدوسی نظامی (جانشین حضرت قطب الارشاد حضرت شاہ محمد امیر شاہ صاحب صابریہ و قادریہ و نظامیہ متوفیٰ ۱۲۹۰ھ)

(۹) مجذوبِ حق لدھیانہ حضرت سیّد گلاب شاہ صاحب۔

۱۔حضرت مولانا قاضی محمد ثناء اللہ صاحب پانی پتی نے
اپنی کتاب "السیف المسلول" میں رقم فرمایا:۔
"علمائے ظاہر و باطن کا ظن و تخمین یہ ہے کہ تیرھویں صدی
ہجری کے اوائل میں ان کا ظہور ہوگا۔"
(ترجمہ "السیف المسلول" ص۳۴۴۔ ناشر فاروقی کتب خانہ
بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)

۲۔ ایرانی بزرگ زُبدۃ العُلماء و قُدوۃ الفُقہاء و عُمدۃ الفُضلاء و
فخر الحکماء و زین العُرفاء حضرت الشیخ علی اصغر البروجردی نے
سنہ۱۲۷۴ھ میں لکھا کہ اکثر علاماتِ مہدیؑ کے مطابق واقعات رونما ہو چکے
ہیں اور زمانۂ مہدیؑ آن پہنچا ہے اور یہ کہ سنہ۱۳۰۰ھ میں دین و ملت میں
ایک انقلاب آئے گا اور ایک نیا دَور شروع ہو جائے گا چنانچہ فرمایا:۔
اندر صرغی اگر بمانی زندہ ۔ مُلک و ملت و دین برگردد
("نور الانوار" صفحہ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۲۱۵ مطبوعہ سنہ۱۳۲۸ ہجری)
کہ سال "صرغی" میں یعنی سنہ۱۳۰۰ ہجری میں مُلک، بادشاہت اور
ملت و دین میں انقلاب آجائے گا۔ (صرغی کے اعداد
بحساب ابجد ۱۳۰۰ ہوتے ہیں)
۳۔ سرحد کے بزرگ حضرت پیر کوٹھہ شریف (مجدد صدی

سیز دہم انے اپنے معتقدین کو اپنی وفات (۱۲۹۴ھ) سے قبل یہ واضح خبر دی کہ :-

"مجدد دیگر پیدا وار آمدہ است امّا در ظہور او چند مدّت باقی ماندہ و بنظر ایں فقیر شاید کہ آں مدّت شش سال بودہ باشد و او مجدد صدی چہار دہم باشد"

("نظم الدُّرَر فی سلک السیَر" ص۳۳۵ مؤلفہ علامہ دہر و فہامۂ عصر المعتصم باللہ ملّا صفی اللہ صاحب مطبوعہ در مطبع فاروقی دہلی ۱۳۰۵ھ)

ترجمہ :- ایک اور مجدد پیدا ہو گیا ہوا ہے لیکن اس کے ظہور میں کچھ عرصہ باقی ہے۔ اور اس فقیر کے خیال میں وہ مدت چھ سال ہونی چاہیئے اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہو گا۔

نیز فرمایا :-

"یکی از شمایان مہدی را بیابد و بہ بلیند"

تم میں سے کوئی نہ کوئی مہدی موعود کی زیارت کا شرف بھی حاصل کرے گا۔

("نظم الدُّرَر فی سلک السیَر" ص۲۱۰ مؤلفہ علامۂ دہر فہامۂ عصر المعتصم باللہ ملّا صفی اللہ صاحب در مطبع فاروقی دہلی ۱۳۰۵ھ)

۴۔ مولانا نوّاب صِدّیق حسن خان صاحب "محدّث اہلحدیث" کی معرکۃ الآراء اور جامع تالیف "حجج الکرامہ" ظہور مہدی سے متعلق روایات پر انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔

مولانا نے اِس بلند پایہ کتاب میں تحریر فرمایا کہ:۔

"و بر ہر تقدیر ظہور مہدی بر سرِ صدی آئندہ احتمالِ قوی ظاہر دارد" ("حجج الکرامہ فی آثار القیامۃ" ص۵۲ مطبوعہ مطبع شاہجہانی بھوپال۔ سنہ تالیف ۱۲۹۱ ہجری)

"اور ہر حالت میں مہدی کے ظہور کا آئندہ صدی کے سر پر قوی احتمال ہے۔"

نیز فرمایا:۔

"و چون ازین قرن کہ در شمار جمل از سنین ہجرت وی صلعم سیزدہم ست نود سال گزشتہ و مہدی در عالم ظاہر نشدہ بخاطر میرسد کہ شاید بر سر صدی چہاردہم ظہور وی اتفاق افتد" ("حجج الکرامۃ فی آثار القیامۃ" ص۳۹۵۔ مطبوعہ مطبع شاہجہانی بھوپال۔ سنہ تالیف ۱۲۹۱ ہجری)

"چونکہ اِس صدی میں سے جو جمل کے حساب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے سال کے بعد تیرھویں ہے

نوّے سال گزر چکے ہیں اور مہدی دُنیا میں ظاہر نہیں ہوا میرے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ شاید آپ کا ظہور چودھویں صدی کے سر پر ہو۔"

"در بعض روایات آمدہ کہ ظہور او ہفت سال پیش از دجال بود و دجال بر سر مائتہ خروج کند و مہدی مجدد دین ست و آنکہ در بارۂ مجدد دین آمدہ کہ اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَّنْ یُّجَدِّدُ لَھَا اَمْرَ دِیْنِھَا پس بعضی از اہلِ علم گفتہ اند کہ در مجدد شرط ست کہ مائتہ بگذرد و وی زندہ باشد پس اگر ظہورِ او را پیش از دجال بہفت سال فرض کنند و بقاء او تا خروج و قتل آں لعین بداں ضم نمایند منافاتی میان ایں ہر دو روایت باقی نمی ماند واللہ اعلم و مؤید اوست وجود فتن صغری بتمامہا در عالم و تسلسل وی در رنگ پارہ ہائے شب تار و سلک گوہر کہ یکی بعد دیگرے بیفتد و بودن ایں صد سیزدہم موقع فتن و آفات کثیرہ عظیمہ چیزی ست کہ بر زبان کہ ومہ شہرت دارد تا آنکہ طفل بودیم پیرزنان را میشنیدیم کہ میگفتند حیوانات ازیں مائتہ پناہ خواستہ اند" (حجج الکرامہ فی آثار القیامہ صفحہ ۳۹۵ مطبوعہ مطبع

شاہجہانی بھوپال سنہ تالیف ۱۲۹۱ھ)

یعنی بعض روایتوں میں آیا ہے کہ اس کا ظہور دجال سے سات سال پہلے ہوگا اور دجّال صدی کے سر پر خروج کرے گا اور مہدی دین کا مجدّد ہے۔ اور یہ جو مجدّدوں کے بارہ میں بیان کیا گیا ہے "اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا اَمْرَ دِیْنِھَا" یعنی اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر کسی شخص کو کھڑا کرے گا جو اِس صدی کے لئے دین کی تجدید کرے گا پس بعض عالموں نے کہا ہے کہ مجدّد کے متعلق یہ شرط ہے کہ صدی کے ختم ہوتے پر وہ زندہ ہو پس اگر اس کا ظہور دجّال سے سات سال پہلے فرض کریں اور اسکی موجودگی کو اس لعین کے خروج اور قتل کے ساتھ ملائیں تو اِن دو روایتوں میں کوئی اختلاف باقی نہیں رہتا۔ واللہ اعلم۔ اور اس کی تائید دنیا میں چھوٹے فتنوں کے وجود سے ہوتی ہے اور نیز اندھیری راتوں میں ستاروں کی لڑیوں کے تسلسل کی طرح جو یکے بعد دیگرے ظاہر ہوتی ہیں سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے اور اِس تیرھویں صدی میں فتنوں اور آفتوں کا کثرت سے واقع ہونا ایسی چیز ہے کہ ہر چھوٹے بڑے کی زبان پر شہرت رکھتی ہے۔

یہاں تک کہ جب ہم چھوٹے تھے بوڑھی عورتوں کو سنا کرتے
تھے جو کہتی تھیں کہ حیوان بھی اِس صدی سے پناہ مانگتے ہیں۔"

نواب صاحب موصوف نے ایک دوسری تالیف "ترجمان وہابیہ" میں
مصائب و فتن میں گھرے ہوئے مسلمانوں کو بتایا :۔

"۱۵ ستمبر ۱۸۸۲ء سے ایک ستارہ نیزہ دار جانب مشرق
سے تا تاریخ ہذا روزانہ آخر شب کو بتواخت چہار ساعت[له] برآمد
ہوتا ہے جس کی دُم مثل ایک نیزہ بلند کے نہایت لمبی و چوڑی
ہے سر اوس کا چھوٹا مشرق کی جڑ میں ہے اور دُم طرف جنوب کے
منحرف اور سر پتلا برابر تارے کے اور دُم نہایت عریض سفید
رنگ یکساں ہے۔ جو ستارہ بعد زمانہ غدر ہندوستان کی
جانب شمال سے نکلتا تھا اُس کی صورت اَور تھی وہ
اتنا بڑا نہ تھا ..... کثرت سے جلد جلد نکلنا ایسے ستاروں
کا جن کو دُم (دار) کہتے ہیں۔

علامت قرب زمان ظہور مہدی منتظر و نزول حضرت
مسیح علیہ السلام لکھا ہے اور اب مدت دہ ماہ کی

له یعنی بوقت چار بجے (صبح)

ختم تیرھویں صدی کو باقی ہے۔ پھر ۱۳۰۱ھ اور ۱۸۸۴ء سے چودھویں صدی شروع ہوگی اور نزول عیسیٰ علیہ السلام ظہور مہدیؑ خروج دجال اوّل صدی میں ہوگا۔"
("ترجمان وہابیہ" ص ۴۱-۴۲ تصنیف ۱۸۸۲ء مصنفہ نواب صدّیق حسن خان، مطبوعہ مطبع محمدی لاہور)

۵۔ مولانا عبدالغفور صاحب مصنّف "النجم الثاقب" نے اپنی اس قطعی رائے کا برملا اظہار فرمایا کہ

"آفاق متفق ہیں اس پر کہ یہ الفِ ثانی زمانِ آخر ہے (وَقَدْ مَرَّ ذِکْرُہٗ) اور مہدی علاماتِ کبریٰ قربِ قیامت کا اوّل علامت ہے تو البتّہ زمانہ بعثتِ مہدی کا یہی ہے۔" (النَّجمُ الثّاقب اھتداءلمن یدعی الدّین الواصب" حصّہ دوم ص ۲۳۳۔ بفرمائش مولوی اکرم علی و منشی حکمت اللہ صاحبان ضلع راجشاہی۔ در مطبع احمدی محلہ مغلپورہ پٹنہ طبع شد۔ سنہ ۱۳۱۰ ہجری۔ سال تالیف سنہ ۱۳۰۱ ہجری مندرجہ آخر کتاب بر صفحہ ۲۳۶)

۶۔ امروہہ کے نامور عالمِ دین مولانا سیّد محمد احسن صاحب امروہوی نے لکھا:۔

(الف) "دریں صدی چہاردہمی معتمدی واقف از علوم تصوفیہ نایاب زیرا کہ آمد آمد حضرت مہدی و مسیح است۔"
(التاویل المحکم فی متشابہ فصوص الحکم ص۴۴۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب امروہوی در مطبع نامی منشی نول کشور واقع لکھنؤ سنہ ۱۲۹۱ھ)

"اس چودھویں صدی میں علوم تصوف کے لائق اعتماد اور مستند عالم نایاب ہیں اس واسطے کہ اب حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی آمد آمد ہے۔"

(ب) "عسق کے عدد تیرہ سو شمسی سے حم عسق سورۃ شوریٰ سے (حساب) کرتا ہوں۔ پس اُن کی تشریف آوری اکیس سال بعد ۱۳۰۶ھ سے ہونے والی ہے۔" ("کواکب دریہ"۔ تالیف حکیم سید محمد احسن صاحب رئیس امروہہ ص۱۵۵۔ سید المطابع واقع امروہہ سنہ ۱۲۹۱ھ)

۷۔ مولانا سید عبد الحی صاحب بنارس (المتوفیٰ ۲ر فروری سنہ ۱۹۲۳ء) نے اپنی کتاب "حدیث الغاشیہ" میں اقرار کیا :۔

"اتنی بات تو ضرور ہے کہ علاماتِ بعیدہ اُن کے ظہور کے سب کے سب گزر گئے۔ علاماتِ قریبہ نظر آتے ہیں۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ وقت ظہور کا اب بہت قریب آگیا ہے۔

واللہ اعلم۔" (حدیث الغاشیۃ عن الفتن الخالیۃ والغاشیۃ" ص۲۴۵ تالیف سید محمد عبدالحی بن سید محمد عبدالرزاق مطبوعہ مطبع سعید المطابع بنارس ۱۳۰۱ھ)

پھر لکھا :-

"اب چودھویں صدی آگئی ہے، چھ ماہ گزر گئے ہیں۔ اِس صدی کا یہ پہلا سال ہے دیکھئے کون سے طاق سال میں تشریف لاتے ہیں۔ بعض اہلِ تنجیم کہتے ہیں اِس صدی کے سال ہفتم میں ظہور کریں گے، خدا یوں ہی کرے۔"

("حدیث الغاشیۃ عن الفتن الخالیۃ والغاشیہ" ص۲۵۰ تالیف سید محمد عبدالحی بن سید محمد عبدالرزاق مطبوعہ سعید المطابع بنارس ۱۳۰۱ھ)

۸۔ حضرت مخدوم شاہ محمد حسن صاحب صابری چشتی حنفی

سجادہ نشین رامپور نے اپنی کتاب "حقیقتِ گلزارِ صابری" (مطبوعہ ۱۳۰۰ھ) میں لکھا کہ ابوظفر بہادر شاہ ظفر کا عہدِ حکومت ظلم و ستم سے پُر تھا جس کی طرف عرب و عجم کے اقطاب و ابدال نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور توجہ کی اور اس کے نتیجہ میں ۱۸۵۷ء میں مغلیہ حکومت کے آخری تاجدار سے بادشاہت چھن گئی اور اُسے معزول کر کے قیدِ

فرنگ میں دے دیا گیا۔ (صفحہ ۴۱۸۔ ۴۲۱)

حضرت مخدوم شاہ صاحب نے ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۶ء کی اس تصنیف میں اس تغیرِ عظیم کا جو پس منظر بیان فرمایا وہ اُن کی باطنی فراست کا شاہکار ہے۔ فرمایا :-

"قومِ فرنگ مستقل حکمران کر دی جائے کہ زمانہ امام مہدی علیہ السلام کا قریب ہے۔ کُفر ترقی پکڑے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے لیکن خلق اللہ ظلم سے محفوظ رہے۔" ("حقیقتِ گلزارِ صابری" ص ۱۹-۴۲۱ طبع اوّل ۱۳۰۴ھ طبع پنجم فروری ۱۹۷۱ء بستی چراغ شاہ قصور۔ پاکستان)

یہی نہیں زمانۂ مہدی کا واضح تعیّن کرتے ہوئے یہ پیش گوئی بھی فرمائی :-

"حکومت تمام ہندوستان پر زمانہ حضرت امام مہدی علیہ السلام تک شاہانِ اسلام کی نہ ہوگی۔"

(ایضاً صفحہ ۴۱۶۔ ۴۱۷)

سُبْحَانَ اللّٰہ !! خدائے ذوالعجائب نے کتنی وضاحت سے اِس عظیم صوفی اور سلسلۂ صابریہ کے رُوحانی پیشوا پر ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۷ء میں یعنی جماعت احمدیہ کے قیام سے صرف دو سال قبل) مدّتوں کے سربستہ راز

کھول دیئے۔ مثلاً:۔

- **ایک** تو یہ بتایا گیا کہ آسمانوں پر مہدی موعود کے عالمگیر اسلامی مشن کی تکمیل کے لئے پُر امن فضا تیار کرنے کی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں اور اسی لئے ابدالِ وقت کی رُوحانی و باطنی قوتوں نے بہادر شاہ ظفر کی ظالمانہ سلطنت کا خاتمہ کر دیا ہے۔
- **دوسرے** خبر دی گئی کہ آنے والا یہ موعودِ برحق ہندوستان میں آئے گا (یہ مَیں اس لیئے کہتا ہوں کہ تبدیلیٔ حکومت کا یہ انقلاب ہندوستان میں لایا گیا۔)
- **تیسرے** مطلع کیا گیا کہ مہدی موعود کا ظہور فرنگیوں کی غیر مُلکی حکومت کے دَوران ہوگا۔
- **چوتھے** اِس خدائی تقدیر کی نشان دہی کی گئی کہ جب تک اِس مُلک میں **امام مہدی** ظاہر نہ ہو لے اِس برصغیر میں کوئی اسلامی حکومت قائم نہ ہو سکے گی۔
- **پانچویں** یہ خوشخبری سُنائی گئی کہ ظہورِ مہدی کے بعد یہاں ضرور اسلامی حکومت قائم ہوگی۔
- **چھٹے** یہ کہ اِس خطّہ میں جب بھی کوئی اسلامی مملکت نقشۂ عالَم پر اُبھرے گی اُس کا قیام، اُس کا وجود اور اُس کا بقاء، اُس کے شہر،

اس کے پہاڑ، اس کے دریا، بلکہ اس کی خاک کا ذرّہ ذرّہ قیامت تک
بزبانِ حال یہ مُنادی کرتا رہے گا ؎

اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَآء جَآءَ الْمَسِیْحُ جَآءَ الْمَسِیْح
نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار

۹ - یہ تو حضرت مخدوم شاہ محمد حسن صاحب صابری چشتی کی پیشگوئی تھی اب بالآخر تیرھویں صدی کے مجذوبِ حق حضرت سیّد گلاب شاہ صاحب لدھیانوی کی پیشگوئی کی نسبت میاں کریم بخش صاحب جمال پوری کا حقیقت افروز حلفیہ بیان سُنیئے :-

"میرے گاؤں جمال پور میں جو ضلع لودہانہ میں واقع ہے ایک بزرگ مجذوب باخدا آدمی تھے جن کا نام گلاب شاہ تھا۔ مَیں اُن کی صحبت میں اکثر رہتا تھا اور اُن سے فیض حاصل کرتا تھا اور اگرچہ مَیں مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہُوا تھا اور مسلمان کہلاتا تھا لیکن مَیں اِس امر کے اظہار سے نہیں رہ سکتا کہ درحقیقت انہوں نے ہی مجھے طریقِ اسلام سکھلایا اور توحید کی صاف اور پاک راہ پر میرا قدم جمایا۔ اِس بزرگ درویش نے ایک دفعہ میرے پاس بیان کیا کہ عیسےٰ جوان ہوگیا ہے اور لدھیانہ میں آوے گا ... مَیں نے اُن سے پُوچھا کہ عیسیٰ جوان تو ہو گیا مگر وہ

کہاں ہے؟ انہوں نے کہا بیچ قادیان کے (یعنی قادیان میں) تب مَیں نے کہا کہ قادیان تو لدھیانہ سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے۔ اُس جگہ عیسیٰ کہاں ہیں؟ ... اُنہوں نے فرمایا کہ وہ قادیان بٹالہ کے پاس ہے اُس جگہ عیسیٰ ہے۔ اور جب اُنہوں نے یہ فرمایا تھا کہ عیسیٰ قادیان میں ہے اور اب جوان ہوگیا تو مَیں نے انکار کی راہ سے اُن کو کہا کہ عیسیٰ مریم کا بیٹا تو آسمان پر زندہ موجود ہے اور خانہ کعبہ پر اُترے گا یہ کون عیسیٰ ہے جو قادیان میں ہے اور جوان ہوگیا۔ اس کے جواب میں وہ بڑی نرمی اور سلوک کے ساتھ بولے اور فرمایا کہ وہ بیٹا مریم کا جو نبی تھا مر گیا ہے وہ پھر نہیں آئے گا اور مَیں نے اچھی طرح تحقیق کیا ہے کہ عیسے بیٹا مریم کا مر گیا ہے وہ پھر نہیں آئے گا۔ اللہ نے مجھے بادشاہ کہا ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں جھوٹ نہیں کہتا۔ پھر انہوں نے تین مرتبہ خود بخود کہا کہ وہ عیسیٰ جو آنے والا ہے اس کا نام غلام احمدؐ ہے۔" ("نشانِ آسمانی" صفحہ ۲۳-۲۴۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۸۳-۳۸۴)

۵

زمانہ کی امامت کو زمانے کا امام آیا
محمدؐ کی غلامی میں محمدؐ کا غلام آیا

اُفقِ قادیان پر طلوعِ بدر

میرے پیارے اور قابلِ صد احترام بھائیو! قدیم بزرگوں کے ارشادات سُنا دینے کے بعد مجھے کچھ کہنے کی چنداں ضرورت باقی نہیں رہتی اور اب آپ کی رُوحانی بصیرت خود بخود نہایت آسانی سے اِس نتیجہ پر پہنچ سکتی ہے کہ قرآنی آیت "لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ" اور احادیثِ نبویّہ ہیں اور اولیاء و اصفیاءِ اُمّت کی طرف سے جس چودھویں کے چاند کے طلوع کی خبر دی گئی تھی وہ اِس عالمِ رنگ و بُو میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کے سوا اور کوئی نہیں۔ آپؑ ہی وہ مقدس وجود ہیں جو پیشگوئیوں کے عین مطابق قادیان کی سرزمین میں ۱۴ ؍شوال ۱۲۵۰ھ مطابق ۱۳ ؍فروری ۱۸۳۵ء کو پیدا ہوئے۔ ۱۲۶۸ھ میں آپؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذاتِ مبارک پر ہونے والے حملوں کے دفاع کی تیاری شروع کی اور ۱۲۹۰ھ میں آپؑ نے خدا سے مامور ہو کر غیر مسلم دُنیا کو نشان نمائی کا عالمی چیلنج دیا اور چودھویں صدی کے ٹھیک چھٹے سال ۲۰ ؍رجب ۱۳۰۶ھ مطابق ۲۳ ؍مارچ ۱۸۸۹ء کو خدا تعالیٰ کے حکم سے **جماعتِ احمدیّہ** کی بنیاد رکھی اور ۱۳۰۷ھ میں

خدا کے اِذن سے مسیح موعود و مہدی معہود ہونے کا اعلان کیا اور اُمّتِ مُسلمہ کو نہایت درجہ شفقت و محبّت سے بھرے ہوئے الفاظ میں آسمانی پیغام دیا کہ:-

"اے مسلمانو! اگر تم سچّے دل سے حضرت خداوند تعالےٰ اور اس کے مقدّس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرتِ الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آ گیا اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبہ نے اس کی بنا ڈالی بلکہ یہ وہی صبحِ صادق ظہور پذیر ہو گئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ خدائے تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا۔ قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جا پڑتے مگر اس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اُٹھا لیا۔ سو شکر کرو اور خوشی سے اُچھلو جو آج تمہاری زندگی کا دن آ گیا۔ خدا تعالیٰ اپنے دین کے باغ کو جس کی راستبازوں کے خونوں سے آبپاشی ہوئی تھی کبھی ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ وہ ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ غیر قوموں کے مذاہب کی طرح اسلام بھی ایک پُرانے قصّوں کا ذخیرہ ہو جس میں موجودہ برکت کچھ بھی نہ ہو۔ وہ ظلمت کے کامل غلبہ کے وقت اپنی طرف سے

نور پہنچاتا ہے۔ کیا اندھیری رات کے بعد نئے چاند کے چڑھنے کی انتظار نہیں ہوتی؟ کیا تم سلخ کی رات کو جو ظلمت کی آخری رات ہے دیکھ کر حکم نہیں کرتے کہ کل نیا چاند نکلنے والا ہے؟"

(ازالہ اوہام حصہ اوّل ص۴-۵۔ روحانی خزائن جلد۳ ص۱۰۴-۱۰۵)

نیز فرمایا:-

"اے سچائی کے طالبو! سچائی کو ڈھونڈو کہ اب آسمان کے دروازے کھلے ہیں ..... یہ وہی خدا کے دن ہیں جن کا وعدہ تھا۔ سو آنکھیں کھولو اور دیکھو کہ زمین پر کیا ہو رہا ہے اور کیسے سچائی کے بادشاہ مقدس رسولؐ کو پیروں کے نیچے کچلا جاتا ہے۔ کیا اِس پاک نبیؐ کی توہین میں کچھ کسر رہ گئی۔ کیا ضرور نہ تھا کہ زمین کے اِس طوفان کے وقت آسمان پر کچھ ظاہر ہوتا۔ سو اِس لئے خدا نے ایک بندہ کو اپنے بندوں میں سے چُن لیا تا اپنی قدرت دِکھلاوے اور اپنی ہستی کا ثبوت دے اور وہ جو سچائی سے ٹھٹھے کرتے اور جھوٹ سے محبت رکھتے ہیں اُن کو جتلا وے کہ مَیں ہوں اور سچائی کا حامی ہوں۔ اگر وہ ایسے فتنہ کے وقت میں اپنا چہرہ نہ دکھلاتا تو

دُنیا گمراہی میں ڈُوب جاتی اور ہر ایک نفس دہریہ اور ملحد ہو کر مرتا۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ انسانی کشتی کو عین وقت میں اس نے تھام لیا۔ یہ چودھویں صدی کیا تھی چودھویں رات کا چاند تھا جس میں خدا نے اپنے نور کو چادر کی طرح زمین پر پھیلا دیا۔" ("سراج منیر" ص۸۱۔ رُوحانی خزائن جلد ۱۲ ص۸۳)

اِسی طرح فرمایا:۔

"ریل اور تار اور اگن بوٹ اور ڈاک اور تمام اسبابِ سہولتِ تبلیغ اور سہولتِ سفر مسیح کے زمانہ کی ایک خاص علامت ہے جس کو اکثر نبیوں نے ذکر کیا ہے اور قرآن بھی کہتا ہے وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ یعنی عام دعوت کا زمانہ جو مسیح موعود کا زمانہ ہے وہ ہے جبکہ اونٹ بیکار ہو جائیں گے یعنی کوئی ایسی نئی سواری پیدا ہو جائے گی جو اونٹوں کی حاجت نہیں پڑے گی اور حدیث میں بھی ہے یُتْرَكُ الْقِلَاصُ فَلَا یُسْعٰی عَلَیْهَا یعنی اس زمانہ میں اُونٹ بے کار ہو جائیں گے اور یہ علامت کسی اَور نبی کے زمانہ کو نہیں دی گئی۔ سو شکر کرو کہ آسمان پر نُور پھیلانے کے لئے تیاریاں ہیں۔ زمین میں زمینی برکات کا ایک جوش ہے یعنی سفر اور حضر میں اور ہر ایک بات

میں وہ آرام تم دیکھ رہے ہو جو تمہارے باپ دادوں نے نہیں دیکھے۔ گویا دُنیا نئی ہو گئی ہے۔ بے بہار کے میوے ایک ہی وقت میں مل سکتے ہیں۔ چھ مہینے کا سفر چند روز میں ہو سکتا ہے۔ ہزاروں کوسوں کی خبریں ایک ساعت میں آسکتی ہیں۔ ہر ایک کام کی سہولت کے لئے مشینیں اور کلیں موجود ہیں۔ اگر چاہو تو ریل میں یوں سفر کر سکتے ہو جیسے گھر میں کے ایک بُستان سرائے میں۔ پس کیا زمین پر ایک انقلاب نہیں آیا؟ پس جبکہ زمین میں ایک اعجوبہ نما انقلاب پیدا ہو گیا اس لئے خدائے قادر چاہتا ہے کہ آسمان میں بھی ایک اعجوبہ نما انقلاب پیدا ہو جائے۔" (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۲۳۴)

نیز فرمایا:۔

"عیسائی سلطنت کے وقت میں مسیح کا آنا ضروری تھا جیسا کہ حدیث یَکۡسِرُ الصَّلِیۡبَ کا مفہوم ہے اور اب پنجاب میں ساٹھ سال سے بھی زیادہ عیسائی سلطنت پر گزر گیا اور مسیح کا آنا اِس قوم کے عہدِ اقبال میں آنا ضروری تھا جس کی لڑائیاں اور اکثر اور کام آگ کے ذریعہ سے ہوں گے اور اِسی وجہ سے وہ یاجوج ماجوج کہلائیں گے۔ اب دیکھو کہ

مُدّت سے اِس قوم کا غلبہ اور اقبال ظاہر ہو چکا۔ سوچنے والے سوچ لیں ... سو محض ہمدردیٔ خلائق کی وجہ سے یہ دعویٰ مع دلائل پیش کیا گیا ہے تا کوئی بندۂ خدا اِس میں غور کرے اور قبل اِس کے جو پیغامِ اجل پہنچے خدا کے ارادے اور مرضی کا تابع ہو جائے۔ کیا یہ انسان کا کام ہے کہ عین اس وقت پر جھُوٹا دعویٰ کرے جس میں خدا کا کلام اور رسُولؐ کا کلام کہہ رہا ہے کہ کوئی سچّا آنا چاہیئے اور اس کے مقابل پر کوئی سچّا ظاہر نہ ہو۔ حالانکہ خدا کے مقرر کردہ موسم اور وقت نسیمِ صبا کی طرح گواہی دے رہے ہیں کہ یہ سچّے کے مبعوث ہونے کا وقت ہے نہ جھوٹے مفتری کذّاب کا وقت۔ کیونکہ خدا کی غیرت جھوٹے کو ہرگز یہ موقعہ نہیں دیتی کہ سچّے کے وقتوں اور علامتوں سے فائدہ اُٹھا سکے۔"
("ایّام الصلح" صفحہ ۱۶۰-۱۶۱)

۵

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اَور کا وقت
مَیں نہ آتا تو کوئی اَور ہی آیا ہوتا

حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ کی پیش فرمودہ دلیلِ اکبر

حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب "خطبہ الہامیہ" کے آخر میں نہایت تفصیل سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ سجدہ کی چھٹی آیت یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ ۔۔۔۔ الخ میں پیشگوئی فرمائی تھی کہ اس نے قرآن مجید نازل کرکے امرِ شریعت کی تدبیر فرمائی اور اسے تمام بنی نوعِ انسان کی رہنمائی کے لئے نقطۂ کمال تک پہنچایا مگر خیر القرون کی پہلی تین صدیوں کے بعد ہزار سالہ گمراہی کا دَور آئے گا اور قرآن آسمان پر اُٹھ جائے گا جس کے بعد آخری ہزار سالہ دَور کا آغاز ہوگا جس میں آدمِ الفِ آخر یعنی مسیح موعود کو مبعوث کیا جائے گا جس کی بعثت اِس آیت کی رُو سے تین صدیوں کے بعد آنے والے ہزار سالہ دَور کے اختتام پر یعنی چودھویں صدی کے شروع میں مقدر تھی۔ حضور علیہ السلام نے اِس قرآنی پیشگوئی کو دلیلِ اکبر قرار دیتے ہوئے دُنیا بھر کے مسلمان مذہبی رہنماؤں کو دعوتِ فکر دی اور نہایت تحدّی کے ساتھ فرمایا "وَاِنْ لَّمْ تَقْبَلُوْا فَبَیِّنُوْا لَنَا مَا مَعْنٰی هٰذِهِ الْاٰیَةِ مِنْ دُوْنِ هٰذَا الْمَعْنٰی اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ" یعنی اگر آپ حضرات واقعی علمِ قرآن رکھتے

ہیں اور میرے بیان کردہ معنیٰ قابلِ قبول نہیں ہیں تو آپ لوگ مردِ میدان بنیں اور اس کے سوا کوئی اور معنیٰ تو کرکے دکھلائیں ؎

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اُس پہ قرباں ہے

مُعجزاتِ نبوی کا وسیع دروازہ

مسیح موعود و مہدی موعود کے ظہور کے بعد تاریخ اسلام کا ایک نیا انقلابی دَور شروع ہو گیا اور مظلوم اور نہتے بےلبس اور غریب مسلمانوں کے لئے خدا کی نصرتیں، نشانات و بیّنات کی افواج کے جلو میں بارش کی طرح نازل ہونے لگیں۔ چودھویں صدی غزوۂ بدر کے وسیع محاذ میں بدل گئی اور معرکۂ بدر کے آسمانی برکات وحالات دوبارہ عَود کر آئے۔
چنانچہ حضور نے فرمایا :-

"تیرہ سَو برس کے بعد پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا دروازہ کھُل گیا۔"

("اَیّامُ الصُّلح" صفحہ ۷۱ - رُوحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۵)

اَے چودھویں کے چاند قسم تیرے نُور کی
آئی ہے یاد تجھ سے مجھے آنحضور کی
اَے چاند تُو بھی شرق میں آکر ہُوا تمام
مشرق ہی اس کی سمت ہے اِتمامِ نُور کی
احمدؐ وہ ماہتاب، محمدؐ وہ آفتاب
لاکھوں تجلّیاں ہیں جہاں کوہِ طُور کی

(کلامِ ظفر)

دوسرا حصّہ

صداقتِ اسلام کے چالیس[۱] نشان

برادرانِ اسلام! خاکسار آپ کا بہت سا قیمتی وقت لے چکا ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ میں اپنے مقالہ سے بے انصافی بلکہ ظلم کروں گا اگر اس کے دوسرے حصّہ میں اُن لاتعداد نشانوں میں سے نمونۃً چالیس ایسے بے نظیر اور عدیم المثال نشانات کا تذکرہ نہ کروں جو چودھویں صدی میں شہنشاہِ دو عالم، سیّد الکونین، خاتم المؤمنین، خاتم العارفین، خاتم النبیّین، حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگانِ سلف رح کی حیرت انگیز پیشگوئیوں کی تکمیل کی صورت میں پے در پے ظاہر ہوئے اور ان میں سے ہر نشان اسلام کے زندہ مذہب اور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ رسول ہونے اور اُمّتِ مُسلمہ کے گزشتہ تمام اولیاء و اصفیاء کے بلند مقامِ رُوحانیت پر شاہدِ ناطق ہے۔

پہلا[۱] نشان (۱۲۵۰ھ / ۱۸۳۵ء)

۷-۶ھ / ۲۸-۶۲۷ء میں جبکہ شاہِ ایران کسریٰ بن ہُرمز نے یمن کے گورنر

باذان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کا حکم دیا تھا حضور علیہ السلام پر یہ انکشاف ہوا کہ آخری زمانہ میں دینِ اسلام کو ثریا سے واپس لانے کا فرضِ منصبی اور کارِ نمایاں ابنائے فارس کے سپرد کیا جائے گا۔ چنانچہ فرمایا :-

"لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رِجَالٌ مِّنْ اَھْلِ فَارِسَ" (درِّ منثور للسیوطی" جلد ۶ صفحہ ۲۱۴ تفسیر سورۃ جمعہ۔ دارالمعرفہ بیروت ۱۳۱۴ھ)

"لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَذَھَبَ بِہٖ رَجُلٌ مِّنْ اَبْنَآءِ فَارِسَ حَتّٰی یَتَنَاوَلَہٗ (ہم عن ابی ھریرۃ)"

("کنز العمال" جلد ۶ صفحہ ۲۶۴ مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۳۱۳ھ)

کہ ایمان خواہ کسی وقت ثریا تک بھی پہنچ گیا اہلِ فارس میں سے بعض مرد کامل اس کو واپس لے آئیں گے۔ اور غالباً یہی وہ خصوصیت تھی جس کی بناء پر حضور نے یہ ارشاد فرمایا :-

"اَعْظَمُ النَّاسِ نَصِیْبًا فِی الْاِسْلَامِ اَھْلُ فَارِسَ"

("کنز العمال" جلد ۶ صفحہ ۲۱۵ از حضرت شیخ علاؤالدین علی المتقی۔ متوفی ۹۵۷ھ)

کہ اہل ایران اسلام میں تمام لوگوں سے بڑھ کر خوش نصیب ہیں۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نشان صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے وجود میں ظاہر ہُوا۔ ۹۳۸ھ ۱۵۳۰ء میں آپ کے مورثِ اعلیٰ حضرت مرزا ہادی بیگ صاحب مع دیگر افرادِ خاندان کے سلطنتِ مغلیہ کے پہلے تاجدار محمد بابر کے عہدِ حکومت میں سمرقند سے دہلی تشریف لائے اور پھر دہلی سے ضلع گورداسپور میں قیام فرما ہوئے اور اسلام پور قاضی کے نام سے ایک اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی جو ۱۲۱۷ھ (۱۸۰۲ء) تک قائم رہی۔ لہٰذا حضرت بانیٔ احمدیت علیہ السلام قطعی طور پر فارسی النسل تھے جیسا کہ نامور اہلحدیث عالم مولوی محمد حسین صاحب نے اپنے رسالہ "اِشَاعَۃُ السُّنَّۃِ" جلد ۷ صفحہ ۱۹۳ میں واضح طور پر تسلیم کیا۔
پاکستان کے ممتاز مؤرخ جناب پروفیسر مقبول بیگ بدخشانی (دارای "نشانِ سپاس" ایران) کی کتاب "تاریخِ ایران" (جلد اوّل صفحہ ۹۶) سے تو یہاں تک ثابت ہے کہ ۵۱۲ قبل مسیح میں پنجاب اور سندھ ایرانی قلمرو میں شامل کر لئے گئے تھے اور عرصہ تک ایرانی صوبے بنے رہے۔

۲۔ دوسرا نشان (۱۲۵۰ھ ۱۸۳۵ء)

متعدد احادیث سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ مہدیٔ موعود کا ظہور

ہندوستان کے مشرقی ملک میں اور کدعہ بستی میں ہوگا۔ یہ نشان بھی چودھویں صدی میں پورا ہوا۔

(الف) "يَخرُجُ نَاسٌ مِّنَ الْمَشْرِقِ فَيُوَطِّئُوْنَ لِلْمَهْدِيِّ سُلْطَانَهٗ"

("کنز العمال" جلد ۷، ص۱۸۶ للشیخ علاؤ الدین علی المتقی الہندی متوفیٰ ۹۷۵ھ حیدرآباد دکن ۱۳۱۴ھ)

ملک عرب سے مشرق کے علاقہ کے لوگ (یعنی ہندوستانی) مہدی کی روحانی حکومت کو اپنے وطن میں قائم کریں گے۔

(ب) "عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ يَقُوْلُ لَا يَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ عَصَابَتَيْنِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا النَّارَ عَصَابَةٌ تَغْزُوا الْهِنْدَ وَهِيَ تَكُوْنُ مَعَ الْمَهْدِيِّ اِسْمُهٗ اَحْمَدُ" الخ

(البخاری فی تاریخہ والرافعی فی کتاب المھدی وابن مردویہ وابن شاھین وابن ابی الدّنیا)

ترجمہ:- حضرت انسؓ نے فرمایا کہ سنا میں نے اپنے خلیل (رسول اللہؐ) سے کہ نہیں کھڑی ہوگی قیامت، یہاں تک کہ بھیجے اللہ برتر، دو جماعتوں کو، کہ حرام کیا ہے اللہ نے اُن دونوں پر

دوزخ کو، ایک جماعت جو غزوہ کرے گی ہند میں اور ہو گی وہ ساتھ مہدی کے جس کا نام احمد ہو گا۔

("النجم الثاقب" اهتداء لمن يدعى الدين الواصب حصہ دوم ص۱۳۴ تالیف مولانا عبدالغفور مطبع احمدی پٹنہ ۱۳۱۰ھ)

(ج) "يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ مِنْ قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا كَدْعَه"

("جواهر الاسرار" از حضرت علی بن حمزہ۔ "اشاراتِ فریدی" حصہ سوم ص۷ ملفوظات حضرت خواجہ غلام فریدؒ چاچڑاں شریف مطبوعہ آگرہ ۱۳۲۰ھ)

مہدی کا ظہور ایسی بستی سے ہو گا جسے کدعہ کہا جائیگا۔

علاوہ ازیں دسویں صدی ہجری کے ایک بزرگ نے رسالہ "تلخیص البیان فی علامات مہدی آخر الزمان" میں لکھا کہ "يَبْعَثُ جَيْشًا مِّنَ الْهِنْدِ" کہ حضرت مہدی ہندوستان سے لشکر بھیجیں گے۔ یہ رسالہ دراصل حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ (متوفیٰ ۹۱۱ھ) حضرت یوسف بن یحییٰ المقدسی (متوفیٰ ۶۸۵ھ) اور حضرت ابن حجر الھیتمی (متوفیٰ ۹۷۴ھ) کے رسائل کا خلاصہ ہے جس کا ایک قدیم قلمی نسخہ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے نادر مخطوطات میں محفوظ ہے۔

تیسرا نشان (۱۲۵۰ھ / ۱۸۳۵ء)

مسلم اسپین کے ممتاز مفسر اور صوفی الشیخ الاکبر حضرت محی الدین ابن عربیؒ (ولادت ۵۶۰ھ/۱۱۶۵ء وفات ۶۳۸ھ/۱۲۴۰ء) نے اپنی کتاب "فصوص الحکم" (فص شیثی) میں لکھا ہے کہ حضرت شیث علیہ السلام کی طرح خاتم الاولاد (مہدی موعودؑ) کی ولادت بھی توأم ہوگی "تُولَدُ مَعَہٗ اُخْتٌ" پہلے اس کی بہن بعد ازاں وہ پیدا ہوگا۔ سو ایسا ہی عمل میں آیا۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

"الحمد للہ والمنّۃ کہ متصوفین کی اس پیشگوئی کا میں مصداق ہوں۔ میں بھی جمعہ کے روز بوقت صبح توام پیدا ہوا تھا۔ صرف یہ فرق ہوا کہ پہلے لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنّت تھا وہ چند روز کے بعد جنّت میں چلی گئی اور بعد اس کے میں پیدا ہوا اور اس پیشگوئی کو شیخ محی الدین ابن عربی نے بھی اپنی کتاب فصوص میں لکھا ہے اور لکھا ہے کہ وہ چینی الاصل ہوگا۔"

(حقیقۃ الوحی طبع اوّل ص۲۰۱)

"اس سے مطلب یہ ہے کہ اُس کے خاندان میں تُرک کا خون ملا ہوا ہوگا۔ ہمارا خاندان جو اپنی شہرت کے لحاظ سے مغلیہ خاندان کہلاتا ہے اس پیشگوئی کا مصداق ہے۔ کیونکہ اگرچہ سیح وہی ہے

کہ جو خدا نے فرمایا کہ یہ خاندان فارسی الاصل ہے۔ مگر یہ تو یقینی اور مشہود و محسوس ہے کہ اکثر مائیں اور دادیاں ہماری مغلیہ خاندان سے ہیں اور وہ صینی الاصل ہیں یعنی چین کے رہنے والی۔" (ایضاً حاشیہ)

ایک عجیب بات یہ ہے کہ حضرت ابن عربی کے ہمعصر مؤرخ حضرت الشیخ الامام شہاب الدین ابی عبداللہ یاقوت بن عبداللہ الحموی الرومی البغدادی (متوفی ۶۲۶ھ) کی کتاب "معجم البلدان" سے پتہ چلتا ہے کہ اُس زمانہ میں ملتان سے آگے چین کی سرحد شروع ہو جاتی تھی۔ (جلد ۵ ص ۱۸۱)

چوتھا نشان

حدیث نبوی میں ہے کہ :-

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "ص": اَلْمَهْدِيُّ مِنِّيْ، اَجْلَی الْجَبْهَةِ، اَقْنَی الْاَنْفِ" ("کفایة الطالب" فی مناقب علی ابن ابی طالب ص۵ للامام الحافظ ابی عبداللہ محمّد بن یوسف بن محمّد القرشی الگنجی الشافعی المقتول ۶۵۸ھ الطبعة الثانیة مطبوعہ ۱۳۹۰ھ ۱۹۷۰ء ناشر: المطبعة الحیدریہ۔ النجف)

یعنی "رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مہدی میرا متبع کامل ہوگا۔ اس کی پیشانی روشن اور ناک اونچی ہوگی۔"

"رَجُلٌ آدَمُ کَاَحْسَنِ مَا یُرٰی مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ بَسْطُ الشَّعْرِ۔" (بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۷)

"مسیح موعود کا رنگ نہایت خوبصورت گندمی اور اس کے بال سیدھے ہوں گے۔"

"کَاَنَّہٗ مِنْ رِجَالِ بَنِیْٓ اِسْرَائِیْلَ عَلَیْہِ عَبَاءَتَانِ قطوانیتان کان فی وجھہ الکوکبُ الدُّرِّیُّ فِی اللَّوْنِ فِیْ خدہِ الاَیْمَنِ خال اسود ابن اَرْبَعِیْنَ سَنَۃٍ۔" (کتاب "لوائح الانوار البھیۃ و سواطع الاسرار الاثریۃ" جلد ۲ صفحہ ۳)

"مہدی موعود وہ کوئی اسرائیلی نسل کا فرد ہے۔ اس پر دھاری دار دو چادریں ہوں گی۔ اس کا چہرہ گویا روشن ستارہ ہوگا اور اس کے دائیں رخسار پر سیاہ تل کا نشان ہوگا اور عمر چالیس سال ہوگی۔"

خدا کی قدرت! سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا بالکل یہی حلیہ تھا۔ اسی لئے فرماتے ہیں ؎

موعودم و بحلیۂ ماثور آمدم
حیف است گر بدیدہ نہ بینند منظرم
رنگم چو گندم است و بمُو فرق بیّن ست
زانساں کہ آمدست در اخبار سرورم۔
(دُرِّ ثمین فارسی)

ترجمہ:- مَیں موعود ہوں اور میرا حُلیہ حدیثوں کے مطابق ہے افسوس ہے اگر آنکھیں کھول کر مجھے نہ دیکھیں۔
میرا رنگ گندمی ہے اور بالوں میں نمایاں فرق ہے جیسا کہ میرے آقاؐ کی احادیث میں وارد ہے۔

پانچواں نشان (۵) (۱۲۵۰ھ / ۱۸۳۵ء)

حدیثِ نبویؐ میں مہدی موعود کا نام **احمد** بتایا گیا تھا:-
"فانّہ المھدی واسمہٗ احمد بن عبد اللّٰہ"
("الفتاوی الحدیثیۃ ص۳۲ الطبعۃ الثانیہ ۱۳۹۰ھ - ۱۹۷۰ء، تالیف احمد شہاب الدین بن حجر الہیتمی المکی خاتمۃ الفقہاء ۹۰۹-۹۷۴ھ مصطفٰے البابی الحلبی و اولادہٗ بمصر)
"یقیناً وہ مہدی ہوگا اور اُس کا نام احمد بن عبد اللہ ہوگا۔"

نواحِ دہلی کے مشہور ملہم بزرگ حضرت نعمت اللہ ولیؒ کا مشہور شعر ہے ؎

"ا۔ح۔م و دال مے خوانم
نام آں نامدار مے بینم"

("الاربعین فی احوال المہدیین" از حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ مصری گنج کلکتہ ۲۵ محرم الحرام ۱۲۶۸ھ/۲۱ نومبر ۱۸۵۱ء)

کشفی طور پر مجھے معلوم ہوا ہے کہ نام اس امام کا احمد ہو گا۔

حضرت امام باقر مجلسیؒ (المتوفّٰی ۱۱۱۰ھ ۱۶۹۸ء) جیسے بزرگ نے "بحار الانوار" جلد ۱۳ صفحہ ۲ تا ۹ میں پیشگوئی فرمائی تھی کہ مہدی موعود کا نام مرکّب ہو گا۔ اس کا نام احمد بھی ہو گا اور غلام بھی اور محمود بھی اور عیسٰی مسیح بھی۔ ملتان کے ایک بزرگ حضرت علی حیدرؒ نے مدتوں قبل خبر دی ؎

ب۔ بے دی بیع نہ ڈس ملّاں اوہو الف پڑھا ختم گھت آیا
اوہا یار کلو کرڑی رات والا ہن بھیس وٹا کے وت آیا
سوہنا میم دی چادر ہین کے جی کہیا زلفاں دا گھنگھٹ گھت آیا
علیحیدر اوہا یار پیارا ہن احمد بن کے وت آیا

("مکمل مجموعہ ابیات علی حیدرؒ" مرتبہ ملک فضل الدین صاحب ککے زئی مجتبائی پرنٹنگ پریس لاہور بار پنجم)

چھٹا نشان (۱۲۹۷ھ - ۱۳۰۱ھ / ۱۸۸۰ء - ۱۸۸۴ء)

مشرق وسطی کے ایک قدیم بزرگ حضرت یحیٰی ابن عقبؒ (پانچویں صدی ہجری) نے اپنے ایک الہامی قصیدہ میں خبر دی کہ ؎

"وَیَاْتِیْ بِالْبَرَاهِیْنَ اللَّوَاتِیْ
تُسَلِّمُهَا الْبَرِیَّةُ بِالْکَمَالِ"

"شمس المعارف الکبرٰی" جلد ا صفحہ ۳۲۴ مؤلفہ شیخ احمد البونی المتوفی ۶۲۲ھ)

مہدی معہود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کے ایسے براہین لائے گا جن کو اُن کے کمالات کے باعث ایک خلقت تسلیم کرلے گی۔ یہ مہتم بالشان پیشگوئی حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ کی شہرۂ آفاق کتاب "براهین احمدیه" (۱۸۸۰ء-۱۸۸۴ء) کی تالیف سے پوری ہوئی جس کی نسبت اُس زمانہ کے مشہور اہل حدیث عالم جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی (وفات ۲۹ر جنوری ۱۹۲۰ء) ایڈیٹر "اشاعۃ السنۃ" نے اپنے مفصّل اور تاریخی تبصرہ میں لکھا :-

"ہماری رائے میں یہ کتاب اِس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع

نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں لعلّ اللّٰہ یحدث بعد ذٰلك امرًا۔ اور اِس کا مؤلّف بھی اسلام کی مالی وجانی وقلمی ولسانی وحالی وقالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔ ہمارے اِن الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتادے جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفینِ اسلام خصوصًا فرقہ آریہ و برہم سماج سے اِس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو اور دو چار ایسے اشخاص انصارِ اسلام کی نشان دہی کرے جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی وجانی وقلمی ولسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑہ اُٹھالیا ہو اور مخالفینِ اسلام اور منکرینِ الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدّی کے ساتھ یہ دعویٰ کیا ہو کہ جس کو وجودِ الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس آکر تجربہ و مشاہدہ کرلے اور اِس تجربہ و مشاہدہ کا اقوامِ غیر کو مزہ بھی چکھا دیا ہو۔" (اشاعۃ السُّنّۃ جلد ہفتم نمبر ۶ صفحہ ۱۶۹-۱۷۰)

ساتواں نشان (۱۳۰۱ھ / ۱۸۸۴ء تا ۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مہدی موعود کو "ذوالقرنین"

سے تشبیہ دی ہے۔ چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے مروی ہے :-

"سمعتُ رسُول اللہ یقولُ انّ ذاالقرنَین کانَ عبدًا صالحًا ... بلغ المشرق والمغرب و انّ اللہَ تبارکَ وتعالیٰ سیجزی سُنّتہٗ فی القائم من ولدی یبلّغہٗ شرق الارض وغربھا۔" (تذکرۃ لکمال بحوالہ "النّجمُ الثاقبُ" ازمولانا عبدالغفور حصّہ اوّل ص۴۲ حصّہ دوم ص۲۲۳ تصنیف ۱۳۰۷ھ مطبع احمدی پٹنہ ۱۳۱۰ھ)

ترجمہ :- حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کی زبانِ مبارک سے سُنا کہ حضورؐ نے فرمایا ذوالقرنین ایک نیک بندہ تھا جو شرق و غرب تک پہنچا۔ اللہ تعالیٰ اس کی یہ سُنّت دوبارہ میرے فرزند مہدی موعود کے ذریعہ سے جاری کردے گا جو اس کے پیغام کو زمین کے مشرق و مغرب تک پہنچا دے گا۔

اِس پیشگوئی کے عین مطابق حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے ۱۳۲۲ھ (اگست ۱۹۰۴ء) میں یہ دعویٰ فرمایا کہ یہ موعود ذوالقرنین آپ ہی ہیں کیونکہ قرن عربی زبان میں صدی کو کہتے ہیں اور "میری پیدائش اور میرا ظہور ہر ایک مذہب کی صدی میں صرف ایک صدی پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ دو صدیوں میں اپنا قدم رکھتا ہے۔" (لیکچر لاہور ص۵۳ حاشیہ) جہاں تک

شرق و غرب تک پہنچنے کا تعلق ہے آپ کی آسمانی آواز آپ کی زندگی میں ہی مشرقی و مغربی ملکوں تک پہنچ گئی تھی اور اب خدا کے تصرّفِ خاص سے نائبِ مہدی اور ذوالقرنینِ وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہدِ مبارک میں اس کا عملی ظہور اس شان کے ساتھ ہو رہا ہے کہ یورپ، افریقہ اور امریکہ آفتابِ اسلام کی ضیا پاشیوں سے بقعۂ نور بن رہے ہیں جو محمد عربی ؐ کا درخشندہ نشان ہے۔

آٹھواں نشان (۱۳۰۲ھ / ۱۸۸۴ء)

دہلی کے ولی کامل حضرت خواجہ محمد ناصر رحمۃ اللہ علیہ (ولادت ۱۱۰۵ھ وفات ۱۱۷۲ھ) کو ایک مکاشفہ میں حضرت امام حسن علیہ السلام (ولادت: رمضان ۳ھ) کی روحِ مبارک نے خوشخبری دی کہ :۔

"مَیں حسن مجتبیٰ بن علی مرتضیٰ ہوں اور نانا جان نے مجھے خاص اس لئے تیرے پاس بھیجا تھا کہ مَیں تجھے معرفت اور ولایت سے مالا مال کردوں۔ یہ ایک خاص نعمت تھی جو خانوادۂ نبوّت نے تیرے واسطے محفوظ رکھی تھی۔ اس کی ابتدا تجھ پر ہوئی ہے اور انجام اس کا مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پر ہو گا۔" ("میخانہ درد" صفحہ ۲۶ مطبوعہ جید برقی پریس مصنفہ حکیم خواجہ سید ناصر عزیز فراق۔ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء)

خاندان خواجہ محمد ناصرؒ کی یہ موعود نعمت حضرت سیّدہ نصرت جہاں بیگم رضی اللہ عنہا تھیں جو ۱۷ نومبر سنہ ۱۸۸۴ء / ۲۷ محرم سنہ ۱۳۰۲ھ میں حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے عقد میں آئیں۔

نواں نشان (۱۰ جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ / ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

حضرت مسیح محمدی علیہ السلام نے اشتہار ۲۰ فروری سنہ ۱۸۸۶ء میں اپنے ایک موعود فرزند (مصلح موعود) کی پیشگوئی فرمائی جو ۱۲ جنوری سنہ ۱۸۸۹ء کو جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کی پیدائش سے بکمال شان پوری ہوئی۔ مصلح موعود کے بابرکت وجود کے متعلق جو صفات آپ پر منکشف ہوئیں اُن کی تفصیل دو صدیاں پیشتر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (ولادت سنہ ۱۱۱۴ھ ۱۷۰۳ء۔ وفات سنہ ۱۱۷۶ھ ۱۷۶۲ء) کی کتاب "الخیر الکثیر" میں موجود ہے:۔

"وقد طلب من بطن الخامس من ھٰذا الدعاء
اَن یّظھر اللہ سُبحانہٗ باسمہ الولی تارۃً اُخریٰ
عِندَ قُربِ القیامۃ لِیُنصَبغ ذٰلک الرّجلُ بالِاسْمِ

الجامع المحمّدی ثمّ الاسم الجامع العیسوی بعد ان کان حکیماً معصوماً وجیهاً محیطاً للنّشآت متغلغلاً فی الجمال لایدٌ لهٗ اِلّا الجمال ولارِجل لهٗ اِلّا الجمال ولا لسانٌ لهٗ اِلّا الجمال ولافؤادٌ لهٗ اِلّا الجمال فیکونُ شرحاً لیوسف علیه السلام و مؤدّیاً الحقوق شفا فیته وفتاحاً لاجله قلاع الغوامض و مسخّراً لهٗ اقالیم العلوم فیسکن به جاشهٗ وتقرّ بِهٖ عینهٗ ولعلّ اللّٰہ سُبحانهٗ قد اَجَابَ دعاءهٗ والحمد للّٰہ ربّ العالمین؛

(الخیر الکثیر" ص۹۵-۹۶ از الشیخ قطب الدین احمد المعروف شاہ ولی اللّٰہؒ ۱۱۱۴ھ - ۱۱۷۶ھ۔ مکتبہ رحیمیہ اکوڑہ خٹک)

ترجمہ :۔ (حضرت یوسف علیہ السلام کی دُعا اَنتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنیَا وَالْاٰخِرَۃِ کے ذریعہ) اس کے پانچویں بطن کے اعتبار سے یہ طلب کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاک نام ولی کے ذریعہ قیامت کے قریب کسی وقت دوبارہ ان کا مظہر پیدا کرے تاکہ وہ آدمی اسم جامع محمدیؐ اور پھر اسم جامع عیسوی سے رنگین ہوجائے وہ مظہر حکیم بھی ہوگا وجیہہ بھی ہوگا ترقیات

کا احاطہ کرے گا' سراپا جمال ہوگا، اس کا ہاتھ بھی جمال ہوگا، اس کے پاؤں بھی جمال ہوں گے، اس کی زبان بھی جمال اور اس کا دل بھی جمال۔ خلاصہ یہ کہ وہ یوسف ثانی ہوگا۔ وہ شفقت کے حقوق ادا کرے گا۔ اُس کے لئے پوشیدہ معارف و اسرار کے قلعے کھول دیئے جائیں گے۔ علوم کی کائنات اُس کے لئے مسخر کر دی جائے گی' اس طرح اس کا دل سکون پائے گا۔ آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ امید ہے اللہ تعالیٰ نے یہ دُعا سُن لی ہے۔ الحمد للہ ربّ العالمین

دسواں نشان (۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ / ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء)

قدیم نوشتوں میں لکھا تھا :۔

(الف) "یُبَایِعُہُ الْعَارِفُوْنَ مِنْ اَھْلِ الحقائِق عن شُھُود وکشف" (ینابیع المودۃ جلد ۳ صفحہ ۵ تالیف السید السند شیخ سلیمان الحسینی البلخی المعروف بخواجہ کلاں المتوفی ۱۲۹۴ھ ۱۸۷۷ء طبع ثانی مکتبہ العرفان بیروت)

یعنی اہلِ حقائق میں سے عارفین نشانات کے مشاہدہ اور انکشافِ الٰہی کے تحت اس کی بیعت کریں گے۔

(ب) اسداللہ الغالب حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ نے انصارِ مہدیؑ کی نسبت بالخصوص یہ پیشگوئی فرمائی :۔

" لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ بِھَا کُنُوْزٌ لَیْسَتْ مِنْ ذَھَبٍ وَّ لَا فِضَّۃٍ۔ وَلٰکِنَّ بِھَا رِجَالٌ مُؤْمِنُوْنَ عَرَفُوا اللّٰہَ حَقَّ مَعْرِفَتِہٖ وَھُمْ اَنْصَارُ الْمَھْدِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ۔" (کفایۃ الطالب فی مناقب علی ابن طالب" ص۴۹۱ و ص۴۹۲۔ مؤلف : الامام ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الشافعی مقتول ۶۵۸ھ۔ ناشر: المطبعۃ الحیدریہ النجف ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء)

ترجمہ:۔ اللہ عزّ وجلّ کے ہاں سونا چاندی کے علاوہ اور بھی خزانے ہیں اور وہ مومن مرد ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کا حقیقی عرفان حاصل ہے اور وہ مہدی آخر الزمان علیہ السلام کے انصار ہوں گے۔

(ج) "ھم ... فی السماء معروفۃ وفی الارض مجھولۃ" ("ینابیع المودۃ" الجزء الثالث ص۹۴ للعلامۃ الفاضل شیخ سلیمان بن شیخ ابراہیم المتوفی ۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء۔ الطبعۃ الثانیۃ مکتبہ العرفان۔ بیروت)

" ان کے نام آسمان میں معروف ہوں گے مگر زمین میں غیر معروف "

۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ میں بیعتِ اُولیٰ ہوئی۔ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر اس روز جن چالیس درویش بزرگوں نے بیعت کی وہ سب ان پیش گوئیوں کے عین مطابق اربابِ حقائق و کشف تھے اور اِلّا ماشاء اللہ سب گوشہ گمنامی میں پڑے ہوئے تھے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ نے ظہور مہدی کے لئے "چراغ دین" کے اعداد کے مطابق جو ۱۲۶۸ سال کی مدّت بتا رکھی تھی (حجج الکرامہ ص۳۹۴) وہ بھی اس یادگار تقریب کے ذریعہ کمال صفائی سے پُوری ہوگئی کیونکہ مصر کے ممتاز ہیئت دان اور مؤرخ محمد مختار پاشا کی تحقیق کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکّہ مکرمہ سے ہجرت کرکے ۲۰ ستمبر ۶۲۲ء کو مدینہ منوّرہ کی اضافی بستی قبا میں رونق افروز ہوئے تھے (التوفیقات الالہامیہ ص۱ مطبوعہ مصر ۱۳۱۱ھ) اور لدھیانہ کی بیعتِ اُولیٰ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو ہوئی اسی طرح شمسی اعتبار سے ٹھیک ۱۲۶۸ سال میں یہ تاریخ ساز واقعہ رونما ہوا۔ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔

گیارھواں نشان (جمادی الاوّل ۱۳۰۸ھ / دسمبر ۱۸۹۰ء)

کئی صلحائے اُمّت جن میں حضرت محی الدّین ابن عربیؒ (۵۶۰-۶۳۸ھ)

حضرت امام سراج الدین عمر ابن الوردیؒ (وفات ۷۴۹ھ/۱۳۴۸ء) حضرت نعمت اللہ ولیؒ (زمانہ چھٹی صدی ہجری) حضرت علامہ حسین ابن معین الدین المیبذیؒ (وفات ۸۷۰ھ/۱۴۶۶ء) اور حضرت شیخ محمد اکرم صابریؒ (وفات ۱۱۲۹ھ) خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں، صدیوں سے یہ بتاتے چلے آرہے ہیں کہ اسلام میں کئی لوگ اِس خیال کے قائل ہیں کہ مہدی اور مسیح ایک ہی وجود میں جلوہ افروزِ عالم ہوں گے۔

(ا) چنانچہ الشیخ الاکبر حضرت محی الدّین ابن عربیؒ فرماتے ہیں :۔

"وَجَبَ نُزُوْلُهٗ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ بِتَعَلُّقِهٖ بِبَدَنٍ اٰخَرَ۔" (تفسیر عرائس البیان" جلد ا صـــ۲۶۲)

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول آخری زمانہ میں ایک دوسرے بدن (وجود) کے ساتھ ضروری ہے۔

(ب) حضرت امام عمر ابن الوردیؒ فرماتے ہیں :۔

"قَالَتْ فِرْقَةٌ مِّنْ نُزُوْلِ عِیْسٰی خُرُوْجُ رَجُلٍ یُشَبِّهُ عِیْسٰی فِی الْفَضْلِ وَالشَّرَفِ کَمَا یُقَالُ لِلرَّجُلِ الْخَیْرِ مَلَكٌ وَ لِلشِّرِّیْرِ شَیْطَانٌ تَشْبِیْهًا بِهِمَا وَلَا یُرَادُ بِهِمَا الْاَعْیَانُ۔" (خریدۃ العجائب وفریدۃ الرغائب صـــ۲۶۳ مطبوعہ التقویم العلمی۔ مصر)

ترجمہ:۔ ایک گروہ نے نزولِ عیسیٰ سے ایک ایسے شخص کا ظہور مراد لیا ہے
جو فضل و شرف میں عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ ہوگا۔ جیسے تشبیہ دینے
کے لئے نیک آدمی کو فرشتہ اور شریر کو شیطان کہتے ہیں مگر
اس سے مراد فرشتہ یا شیطان کی ذات نہیں ہوتی۔

(ج) حضرت نعمت اللہ ولیؒ فرماتے ہیں ؎

مہدیِ وقتُ عیسیِٰ دَوران

ہر دو را شہسوار مے بینم

یعنی وہ مہدی بھی ہوگا اور عیسیٰ بھی، دونوں صفات کا حامل ہوگا
اور دونوں صفات سے اپنے تئیں ظاہر کرے گا۔ یہ دوسرا مصرعہ عجیب
تصریح پر مشتمل ہے جس سے صاف طور پر سمجھا جاتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی
طرف سے حکم پاکر عیسیٰ ہونے کا بھی دعویٰ کرے گا۔

(د) علامہ میبذیؒ نے بھی "شرح دیوان" میں لکھا ہے:۔

"رُوحِ عیسیٰ علیہ السلام در مہدی علیہ السلام بروز کند و
نزولِ عیسیٰ ایں بروز است" ("غایۃ المقصود" ص۲۱)

ترجمہ:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رُوحانیت مہدی علیہ السلام میں ظہور
کرے گی اور یہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہے۔

(ر) شیخ محمد اکرام صاحب صابریؒ "اقتباس الانوار" میں

لکھتے ہیں :-

"بعضے برآنند کہ رُوحِ عیسٰی در مہدی بروز کند و نزول عبارت از ہمیں بروز است مطابق ایں حدیث لَا مَھْدِیْ اِلَّا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ" (ص۵۲)

یعنی بعض کا یہ عقیدہ ہے کہ عیسیٰؑ کی رُوحانیت مہدی میں بروز (ظہور) کرے گی اور حدیث میں لفظِ نزول سے مراد یہ بروز ہی ہے مطابق اِس حدیث کے کہ لا مہدی الّا عیسی بن مریم یعنی نہیں ہے مہدی مگر عیسیٰ بن مریم۔

یہ سب پیشگوئیاں چودھویں صدی کے آٹھویں سال ۱۳۰۸ھ ۱۸۹۱ء میں پُوری ہوئیں۔ چنانچہ حضرت بانیٔ احمدیت کو الہام ہوا :-

"مسیح ابن مریم رسُول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اُس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تُو آیا ہے۔"

("ازالہ اوہام" ص ۵۶۱-۲)

اِس نشان کی عظمت اَور بھی بڑھ جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئیاں ایک ایسے وجود کے ذریعہ پُوری ہوئیں جو اِس الہامی انکشاف سے پہلے "عقیدۂ حیاتِ مسیح" پر پُوری قوت سے قائم تھا۔

بارھواں نشان (۲۵ رجمادی الاوّل ۱۳۰۹ھ/ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء)

خلیفۂ رسولِ مقبول حضرت علی کرّم اللہ وجہہٗ نے فرمایا :-

"عن علی رضی اللہ عنہ قال اذا قام قائم آل محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم جمع اللہ لہٗ اھل المشرق واھل المغرب فیجتمعون کما یجتمع قزع الخریف۔"

("ینابیع المودّۃ" الجزء الثالث ص۹۰)

یعنی جب قائم آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے منصب پر کھڑا ہوگا تو جس طرح موسمِ خریف میں بادل آتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ اس کے لئے اہلِ مشرق و مغرب کو جمع کردے گا۔

حضرت علّامہ باقر مجلسیؒ (متوفّیٰ ۱۱۱۰ھ / ۱۶۹۸ء) نے "بحار الانوار" جلد ۱۳ ص ۱۵۹ میں لکھا ہے کہ ظہور مہدی موعود کے وقت آلِ محمدؐ یعنی حقیقی مسلمان سُرمہ سے بھی زیادہ کمزور اور بے حقیقت نظر آئیں گے مگر بالآخر مشارق و مغارب پر چھا جائیں گے۔

شرق و غرب کا یہی وہ عالمی اجتماع ہے جس کی بنیادی اینٹ

۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کے پہلے (ایک روزہ) سالانہ جلسہ قادیان میں رکھی گئی جس میں صرف ۷۵ عشاقِ احمدیت جمع ہوئے مگر اب خدا تعالیٰ کی نصرتوں کا کیسا بے مثال نظارہ ہمارے سامنے ہے ؎

دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا
گمنام پاکے شہرۂ عالم بنا دیا

تیرھواں ۱۳ نشان (۱۳۰۱ھ ۱۸۸۴ء و ۱۳۰۸ھ ۱۸۹۱ء)

اب مَیں صداقتِ اسلام کا ایک ایسا واضح نشان بتلاتا ہوں جو "براہین احمدیہ" کی اشاعت کے ساتھ چودھویں صدی کے پہلے ہی سال یعنی ربیع الاوّل ۱۳۰۱ھ سے آج تک برابر ایک لحظہ کے توقّف کے بغیر پُورا ہوتا آرہا ہے اور کسی مُسلم، غیر مُسلم اور بد مذہب بلکہ دہریہ تک کو اس کے انکار کی مجال نہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ جلّشانہٗ نے سورہ فاتحہ میں ہر مسلمان کو غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ کی دُعا کرنے کا حکم دے کر اور مخبرِ صادق خاتم المومنین، خاتم العارفین، خاتم النبیّین حضرت محمّدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے موعود کو مہدی کے نام سے نامزد کرکے یہ لطیف اشارہ فرمایا کہ مسیحِ موسوی کی طرح مسیحِ محمّدی کو بھی دینی زعماء، مشائخِ عصر اور وارثینِ محراب و منبر یقیناً تکفیر کا نشانہ بنائیں گے اور

اسے مہدی یعنی ہدایت یافتہ کہنے کی بجائے کافر و ملحد اور دجّال کہیں گے سو یہ نام پہلے سے بطور دفاع کے مقرر کیا گیا تھا جیسا کہ خدا نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لاکھوں برس پہلے عرش پر محمّدؐ رکھا کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ قریشِ مکّہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "مذمّم" کہہ کر پکاریں گے۔ چنانچہ بخاری شریف (باب ما جاء فی اسماء الرّسول) میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب مکّے کے شریروں کے اس فعل سے اطلاع ہوئی تو حضورؐ نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میرا نام تو محمّدؐ ہے اور جو محمّدؐ ہو وہ مذمّم کیسے ہو سکتا ہے؟ دیکھو خدا نے مجھے اُن کی گالیوں سے کس طرح محفوظ رکھا۔

آنحضورؐ کی رُوحانی اور مقناطیسی قوّت کا یہ زبردست کمال ہے کہ صدیوں بعد پیدا ہونے والے صوفیاء، مجدّدین بلکہ بعض علماءِ ظواہر نے بھی مہدی کے نام میں پوشیدہ اِس لطیف اشارہ کو خوب سمجھا۔ چنانچہ سرتاج الصوفیاء حضرت محی الدّین ابن عربیؒ نے پیشگوئی فرمائی :۔

"اِذَا خَرَجَ هٰذَا الْاِمَامُ الْمَهْدِيُّ فَلَيْسَ لَهٗ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ اِلَّا الْفُقَهَاءُ خَاصَّةً فَاِنَّهٗ لَا يَبْقٰى لَهُمْ رِيَاسَةٌ" (فتوحاتِ مکیہ، جلد سوم صفحہ ۳۷۴)

یعنی جب امام مہدی کا ظہور ہو گا تو علمائے زمانہ سے

بڑھ کر اُن کا کوئی کھلا دشمن نہیں ہو گا کیونکہ مہدی کی وجہ سے اُن کا اثر و رسوخ جاتا رہے گا۔

اسی طرح حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (ولادت ۹۷۱ھ / ۱۵۶۴ء وفات ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء) نے یہ خبر دی :-

"نزدیک است کہ علماء ظواہر مجتہدات او را علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام از کمال دقّت وغموض ماخذ انکار نمایند و مخالف کتاب وسُنّت دانند۔"

("مکتوباتِ امام ربّانی" جلد ثانی صفحہ ۱۰۷ در مطبع منشی نول کشور لکھنؤ۔ فروری ۱۹۱۲ء)

ترجمہ :- "عجب نہیں کہ علماءِ ظاہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مجتہدات سے ان کے ماخذ کے کمال دقیق اور پوشیدہ ہونے کے باعث انکار کر جائیں اور ان کو کتاب وسُنّت کے مخالف جانیں۔"

("مکتوباتِ امام ربّانی" مجدّد الف ثانی رح ترجمہ : مولوی قاضی عالم الدین۔ مطبوعہ محمدی پریس لاہور)

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانیٔ دار العلوم دیوبند (متوفی ۴ر جمادی الاوّل ۱۲۹۷ھ مطابق ۱۵ر اپریل ۱۸۸۰ء) نے تیرھویں صدی کے آخر میں یہ لرزا دینے والی پیشگوئی فرمائی کہ :-

" امام مہدی علیہ السلام چونکہ سراپا کلام اللہ کے موافق ہوں گے اس لئے کروڑوں ... لوگ مہدیٔ موعود سے رُوگردانی کریں گے۔" (قاسم العلوم" ص۱۱۵-۱۱۶۔ ناشر: قرآن لمیٹڈ۔ اُردو بازار لاہور طبع اوّل ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء)

" قطبِ عالم" الحاج مولانا شاہ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکّی نے بھی ایک بار فرمایا :۔

" ظہور امام مہدی آخر الزمان کے ہم سب لوگ شائق ہیں مگر وہ زمانہ امتحان کا ہے۔ اوّل اوّل اُن کی بیعت اہلِ باطن اور ابدالِ شام بقدر تین سو تیرہ ۳۱۳ اشخاص کے کریں گے اور اکثر لوگ منکر ہو جائیں گے۔ اللہ سے ہر وقت یہ دُعا مانگنا چاہیئے رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔"

("شمائم امدادیہ" ملفوظات قطب عالم شاہ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکّی ص۱۰۱ ناشر کتب خانہ شرف الرشید شاہ کوٹ شیخوپورہ)

اور "مجدّدِ اہلحدیث" مولانا صدّیق الحسن صاحب قنوجی نے "حجج الکرامہ" میں لکھا :۔

"چوں مہدی علیہ السلام مقاتلہ بر احیاءِ سُنّت و امانت

بدعت فرماید علمائے وقت کہ خوگر تقلید فقہاء واقتداء مشائخ وآباء خود باشند گویند ایں مرد خانہ برانداز دین وملت ماست وبمخالفت برخیزند وبحسب عادت خود حکم بتکفیر وتضلیل وی کنند" (حجج الکرامہ فی آثار القیامہ صفحہ ۳۶۳ در مطبع شاہجہانی بلدہ بھوپال ۱۲۹۱ھ)

ترجمہ:۔ چونکہ مہدی علیہ السلام سنت کے احیاء اور بدعت کے انسداد کے لئے جہاد کریں گے، علمائے وقت جو فقہاء کی تقلید اور مشائخ اور اپنے باپ دادوں کی پیروی کے عادی ہوں گے کہیں گے کہ یہ شخص دین اور ملت کی بنیادوں کو برباد کرنے والا ہے اور اس کی مخالفت پر اٹھ کھڑے ہوں گے اور اپنی عادت کے مطابق اس کی تکفیر اور گمراہی کے فتوے جاری کریں گے۔

اور امامیہ مکتبۂ فکر کے فاضل مولانا سید محمد سبطین صاحب السرسوی نے "الصراط السوی" میں مہدی موعود کی نسبت بتایا:۔

"اس کے مقابلہ کو تیار اور عداوت و دشمنی پر آمادہ ہو جائیں گے اور ہر طرح سے اس کو اور اس کے معتقدین کو اذیت پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ علماء اس کے قتل کے

فتوے دیں گے اور بعض اہلِ دُوَل اُس کے قتل کے لیئے
فوجیں بھیجیں گے اور یہ تماماً نام کے مسلمان ہی ہوں گے۔"
("الصّراط السّوی فی احوال المہدی" ص۵۰۷۔
ناشر: امامیہ کتب خانہ اندرون موچی دروازہ لاہور)

مہدی موعود چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ترین فرزندِ جلیل ہیں اس لیئے پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی موعود کی تکفیر کے بارے میں اشارہ ہی نہیں فرمایا بلکہ اُسے اپنا سلام بھی پہنچایا جو معمولی سلام نہیں تھا بلکہ اس میں دراصل مہدی موعود کو کمال شفقت اور پیار کے ساتھ یہ تسلّی دی گئی تھی کہ فتنے اُٹھیں گے، منصوبے تیار کیئے جائیں گے اور کفر و ارتداد کے فتووں کا زور ہوگا مگر گھبرانا نہیں کیونکہ جس شخص کو محمدؐ رسُول اللہؐ نے سلام کہا ہے اُسے رُوس، امریکہ، یورپ، چین غرضکہ دُنیا کی کوئی بڑی سے بڑی غیر مُسلم طاقت نہ تباہ کرسکتی ہے نہ غیر مُسلم قرار دے سکتی ہے۔!!

وَمَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ۔

میرے محترم بزرگو، میرے معزز دوستو، میرے عزیزو! یاد رکھو خدا کی پاک وحی اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بشارت ہی تو تھی جس نے اُن پُرفتن و مصائب ایّام میں خدا کے اس بے کس اور

غریب برگزیدہ بندہ کی ڈھارس بندھائی۔

یہ تڑپا دینے والے دردناک اشعار اسی درد کی یادگار ہیں کہ ؎

کافر و ملحد و دجّال ہمیں کہتے ہیں!
نام کیا کیا غمِ ملت میں رکھایا ہم نے
تیرے مُنہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اُٹھایا ہم نے

حضورؑ نے اپنی زندگی میں ہی علمائے وقت کو دردمندانہ نصیحت کرنے، اُن کو دعوتِ حق دینے اور دلائل و براہین سے اُن پر اتمامِ حُجّت کا حق ادا کردیا ہے۔

کس قدر سوز و گداز اور غم والم میں ڈوبے ہوئے ہیں وہ الفاظ جن میں آپؑ نے ان خدا ناترس حضرات کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:۔

۱۔ "اگر یہ عاجز حق پر نہیں ہے تو پھر کون آیا جس نے اِس چودھویں صدی کے سر پر مجدد ہونے کا ایسا دعویٰ کیا جیسا کہ اِس عاجز نے کیا۔ کوئی الہامی دعاوی کے ساتھ تمام مخالفوں کے مقابل پر ایسا کھڑا ہوا جیسا کہ یہ عاجز کھڑا ہوا۔ تَفَكَّرُوْا وَتَنَدَّمُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تَغْلُوْا اور اگر یہ عاجز مسیح موعود ہونے کے دعویٰ میں غلطی پر ہے تو آپ لوگ کچھ کوشش کریں کہ مسیح موعود

جو آپ کے خیال میں ہے انہیں دنوں میں آسمان سے اُتر آوے کیونکہ میں تو اس وقت موجود ہوں مگر جس کے انتظار میں آپ لوگ ہیں وہ موجود نہیں اور میرے دعویٰ کا ٹوٹنا صرف اسی صورت میں متصوّر ہے کہ اب وہ آسمان سے اُتر ہی آوے تا مَیں ملزم ٹھہر سکوں۔ آپ لوگ اگر سچ پر ہیں تو سب مل کر دُعا کریں کہ مسیح ابن مریم جلد آسمان سے اُترتے دکھائی دیں۔ اگر آپ حق پر ہیں تو یہ دُعا قبول ہو جائے گی کیونکہ اہلِ حق کی دُعا مبطلین کے مقابل پر قبول ہو جایا کرتی ہے لیکن آپ یقیناً سمجھیں کہ یہ دُعا ہرگز قبول نہیں ہوگی کیونکہ آپ غلطی پر ہیں۔ مسیح تو آچکا لیکن آپ نے اُس کو شناخت نہیں کیا۔ اب یہ اُمیدِ موہوم آپ کی ہرگز پُوری نہیں ہوگی۔ یہ زمانہ گذر جائیگا اور کوئی اُن میں سے مسیح کو اُترتے نہیں دیکھے گا۔"

("ازالہ اوہام حصہ اوّل صہ ۱۵۴-۱۵۵ / روحانی خزائن جلد ۳ صہ ۱۷۹)

۲۔ "مَیں نہ جسمانی طور پر آسمان سے اُترا ہوں اور نہ مَیں دُنیا میں جنگ اور خونریزی کرنے کے لیئے آیا ہوں بلکہ صلح کے لیئے آیا ہوں مگر خدا کی طرف سے ہوں۔ مَیں یہ پیشگوئی کرتا ہوں کہ میرے بعد قیامت تک کوئی ایسا مہدی نہیں آئے گا جو

جنگ اور خونریزی سے دُنیا میں ہنگامہ برپا کرے اور خدا کی طرف سے ہو اور نہ کوئی ایسا مسیح آئے گا جو کسی وقت آسمان سے اُترے گا۔ ان دونوں سے ہاتھ دھولو۔ یہ سب حسرتیں ہیں جو اس زمانہ کے تمام لوگ قبر میں لے جائیں گے۔ نہ کوئی مسیح اُترے گا اور نہ کوئی خونی مہدی ظاہر ہوگا۔ جو شخص آنا تھا وہ آ چکا۔ وہ مَیں ہوں جس سے خدا کا وعدہ پُورا ہُوا۔"

("مجموعہ اشتہارات" جلد سوم صٓ۵۲)

۳۔ "میرے پر ایسی رات کوئی کم گذرتی ہے جس میں مجھے یہ تسلّی نہیں دی جاتی کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور میری آسمانی فوجیں تیرے ساتھ ہیں اگرچہ جو لوگ دل کے پاک ہیں مرنے کے بعد خدا کو دیکھیں گے لیکن مجھے اُسی کے مُنہ کی قسم ہے کہ مَیں اب بھی اُس کو دیکھ رہا ہوں۔ دُنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ اُن لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ مَیں وہ درخت ہوں جس کو مالکِ حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔" ("ضمیمہ تحفہ گولڑویہ" صٓ۹ ۔ "رُوحانی خزائن جلد ۱۷ صٓ۴۹)

۴۔ "مَیں محض نصیحتاً لِلّٰہ مخالف علماء اور اُن کے ہم خیال لوگوں کو

کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے تو خیر آپ کی مرضی لیکن اگر مجھے آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ بھی تو اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ میرے پر بددعائیں کریں اور رو رو کر میرا استیصال چاہیں پھر اگر میں کاذب ہوں گا تو ضرور وہ دعائیں قبول ہو جائیں گی اور آپ لوگ ہمیشہ دعائیں کرتے بھی ہیں لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپ اسقدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گھس جائیں اور آنکھوں کے حلقے گل جائیں اور پلکیں جھڑ جائیں اور کثرت گریہ و زاری سے بینائی کم ہو جائے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جائے تب بھی وہ دعائیں سُنی نہیں جائینگی کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں۔"

("اربعین" نمبر ۴ صفحہ ۵-۶۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۷۱-۴۷۲)

۵- "اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔ خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا۔ ..... جس طرح خدا نے پہلے مامورین اور مکذبین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا

کے ماموُرین کے آنے کے لیئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور
پھر جانے کے لیئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ مَیں نہ
بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو
یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو۔"
("ضمیمہ تحفہ گولڑویہ" صفحہ ۱۹۔ "رُوحانی خزائن" جلد ۱۷ صفحہ ۵)

؎ مَیں اگر کاذب ہوں کذّابوں کی دیکھوں گا سزا
پر اگر صادق ہوں پھر کیا عذر ہے روزِ شمار

۱۴
چَودھواں نشان (رمضان ۱۳۱۱ھ / مارچ اپریل ۱۸۹۴ء)

سُورۃ القیامہ کی آیت "وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ" میں پیشگوئی کے طور پر بتلایا گیا تھا کہ قیامت کے قریب جو مہدی آخر الزمان کے ظہور کا وقت ہے، چاند اور سُورج کا ایک ہی مہینہ میں گرہن ہو گا۔ چنانچہ چوتھی صدی ہجری کے مشہور محدّث حضرت علی بن عمر البغدادی الدّار قطنی (۳۰۶ھ - ۳۸۵ھ / ۹۱۸ء - ۹۹۵ء) نے اپنی سُنن دارقطنی میں ایک حدیث درج کی ہے کہ حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَنْکَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَمَضَانَ

وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ"

ترجمہ:۔ یعنی ہمارے مہدی کے لیے دو نشان ہیں اور جب سے کہ زمین و آسمان خدا نے پیدا کیے یہ دو نشان کسی اور مامور اور رسول کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے۔ اُن میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی معہود کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند کا گرہن اُس کی اوّل رات میں ہوگا یعنی تیرھویں تاریخ میں اور سورج کا گرہن اُس کے دنوں میں سے بیچ کے دن ہوگا یعنی اسی رمضان کے مہینہ کی اٹھائیسویں تاریخ کو اور ایسا واقعہ ابتدائے دُنیا سے کسی رسول یا نبی کے وقت میں کبھی ظہور میں نہیں آیا صرف مہدی معہود کے وقت اُس کا ہونا مقدر ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ یہ نشانِ کسوف و خسوف دو دفعہ ظاہر ہوگا۔

"اِنَّ الشَّمْسَ تَنْكَسِفُ مَرَّتَيْنِ فِي رَمَضَانَ"

("مختصر تذکرہ قرطبی" ص ۱۴۸ للقطب الرّبانی الشیخ عبدالوھاب الشعرانی رح المتوفی ۹۷۶ھ / ۱۵۶۸ء)

چنانچہ کروڑوں انسانوں نے یہ نشانِ کسوف و خسوف ۱۸۹۴ء اور ۱۸۹۵ء میں بالترتیب ہندوستان اور امریکہ میں مشاہدہ کیا۔ ہندوستان

میں چاند گرہن ۲۱ مارچ کو اور سورج گرہن ۶ اپریل کو اور امریکہ میں چاند گرہن ۱۱ مارچ کو اور سورج گرہن ۲۶ مارچ کو وقوع پذیر ہوا اور جارج ایف چیمبرز (GEORGE F. CHAMBERS) کی کتاب "گرہن کی کہانی" (THE STORY OF ECLIPSES) مطبوعہ لندن ۱۹۰۲ء اِس کا ناقابلِ تردید دستاویزی ثبوت ہے۔

زمانۂ حال کے مصری مؤرخ سیّد محمد حسن بھی اپنی تالیف "اَلْمَهْدِيَّةُ فِی الْاِسْلَامِ" (ص۲۷۱) میں اِس تاریخی کسوف وخسوف کا ذکر کیے بغیر نہیں رہ سکے۔

نواب بہاولپور کے پیرِ طریقت اور جنوبی پنجاب کے مشہور بزرگ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب آف چاچڑاں شریف (۱۲۶۱ھ/۱۸۴۶ء - ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء) کے ملفوظات میں ہے:-

۱- "ہرگاہ...... کسوفِ شمس بتاریخ ششم از ماہ اپریل ۱۸۹۴ء ہژدہ صد و نود و چہار واقع شد۔"

("ارشاداتِ فریدی" حصّہ سوم ص۷۰-۷۱ مطبوعہ آگرہ ۱۳۲۰ھ)

ترجمہ:- جس وقت..... سورج کا گرہن اپریل ۱۸۹۴ء کی چھٹی تاریخ کو واقع ہوا۔

۲- "بیشک معنی حدیث شریف این چنین است کہ خسوفِ قمر

ہمیشہ بتاریخ سیزدہم یا چہاردہم یا پانزدہم ماہ واقع میشود وکسوفِ شمس ہمیشہ در تاریخ بیست وہفتم یا بیست وہشتم یا بیست ونہم ماہ بوقوع می آید پس خسوفِ قمر کہ بتاریخ ششم از ماہِ اپریل ۱۸۹۴ء ہژدہ صد و نود و چہارم عیسوی واقع شدہ است وآں بتاریخ سیزدہم رمضان کہ اوّل شب از شبہائے خسوف است بوقوع آمدہ وکسوف درمیانہ روز از روزہا کسوفِ شمس واقع گشتہ است۔" ("اشاراتِ فریدی" حصّہ سوم ص۷۱-۷۲ مطبوعہ آگرہ ۱۳۲۰ھ)

ترجمہ:۔ بیشک حدیث شریف کے معنی یہ ہیں ..... کہ چاند کا گرہن ہمیشہ مہینے کی تیرھویں، چودھویں یا پندرھویں تاریخ کو واقع ہوتا ہے اور سورج کا گرہن ہمیشہ مہینے کی ستائیسویں، اٹھائیسویں یا انتیسویں تاریخ کو ہوتا ہے۔ پس چاند کا گرہن جو ۶ اپریل ۱۸۹۴ء کو واقع ہوا ہے وہ رمضان کی تیرھویں تاریخ تھی جو گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات میں واقع ہوا۔ اور ....
.... سورج کے گرہن کے دنوں میں سے درمیانے دن کا گرہن واقع ہوا ہے۔

مشہور اہلحدیث بزرگ مولانا مولوی حافظ محمدؐ بن مولانا بارک اللہ لکھوکے

(متوفی ۱۳۱۱ھ/صفر ۱۳۱۱ھ/ ۲۶ اگست ۱۸۹۳ء) نے "احوال الآخرۃ" میں لکھا ؎

تیرھویں ۱۳ چن ستیھویں ۲۷ سورج گرہن ہوسی اُس سالے
اندر ماہ رمضانے لکھیا ایہہ ہک روایت والے

"احوال الآخرۃ" ۶۱-۱۸۶۰ء مطابق ۱۲۷۷ھ کی تصنیف ہے۔ ۱۸۹۴ء مطابق ۱۳۱۱ھ میں ظہورِ مہدی کی یہ آسمانی علامت پُوری ہوگئی۔ جس کے پانچ سال بعد ملک عبداللہ تاجر کتب کشمیری بازار لاہور کی طرف سے ۱۸۹۹ء میں "احوال الآخرۃ" ہی کے نام سے ایک اور "احوال الآخرت" چھپی جس میں عین مقررہ تواریخ میں چاند سورج گرہن واقع ہونے کا زور شور سے ذکر کیا گیا تھا۔ بعض اشعار سنیے :۔

؎

چن سورج نوں گرہن لگے گا وِچ رمضان مہینے
ظاہر جدوں محمد مہدی ہوسی وِچ زمینے
ایہہ خاص علامت مہدی والی پاک نبیؐ فرمائی
وِچ حدیثاں سرورِ عالمؐ پہلوں خبر سنائی
تیراں ۱۳۱۱ سوتے یاراں سن وِچ ایہہ بھی ہوگئی پوری
گرہن لگا چن سورج تائیں جیونکر امر حضوری

جس دن تھیں چن سورج تائیں خالق پاک اوپایا
ایسا واقعہ وِکھن اندر اگے کدیں نہ آیا
واہ سبحان اللہ! کیا رُتبہ پاک حبیب خدائی
تیراں سو برساں جس اگدوں پیشگوئی فرمائی
تیرہویں چن ستیویں سورج لگن گرہن دوہانوں
ایہہ تاریخاں سرورِ عالم خود کہہ گئے اسانوں
ماہ رمضان مہینے اندر ایہہ سب واقعہ ہوسی
تدوں امام محمد مہدی ظاہر اوٹھ کھلوسی
عین بعین برابر پوری ایہہ گل واقعہ ہوئی
سارے عالم اکھیں ڈِٹھا شُبہ نہ رہ گیا کوئی

("احوال الآخرت" صفحہ مطبوعہ ملک عبداللہ صاحب کشمیری بازار لاہور)

یہ سنہ ۱۳۱۱ھ ٹھیک وہی سال ہے جس کی نسبت مورّخ اسلام حضرت ابن خلدون کے مطابق الشیخ الاکبر حضرت ابنِ عربیؒ نے خ۔ ف۔ ج کے حروف کے ساتھ پیشگوئی فرمائی تھی کیونکہ ان حروف کی مقدار ۶۸۳ بنتی ہے جس میں اگر ان کا سِن وفات ۶۲۸ھ جمع کر دیں تو اس کی میزان ۱۳۱۱ بن جاتی ہے۔ مقدمہ ابن خلدون کی عبارت کا متن یہ ہے :۔

" وقال ابن العربي فيما نقل ابن أبي واطيل عنه هذا

الامام المنتظر هو من اهل البیت من ولد فاطمة وظهوره یکون من بعد مضی خ ف ج من الهجرة ورسم حروفاً ثلاثة یرید عددها بحساب الجمل وهو الخاء المعجمة بواحدة من فوق ستمائة والفاء اخت القاف بثمانین والجیم المعجمة بواحدة من اسفل ثلاثة وذلك ستمائة وثلاث وثمانون سنة۔"

(مقدمة العلامه ابن خلدون" ص۲۷۱ للعلامه عبدالرحمٰن بن خلدون۔ الطبعة الاولیٰ بالمطبعة الخیریة بمصر۔ القاهرہ)

ترجمہ:۔ ابن ابی واطیل نے ابنِ عربیؒ سے نقل کیا ہے کہ یہ امام منتظر، اہل بیت میں سے بنو فاطمہ میں سے ہو گا اس کا ظہور ہجرت میں سے خ ف ج گزرنے کے بعد ہو گا۔ انہوں نے تین حروف لکھے ہیں جن سے بحساب جُمل ان کے عدد مراد ہیں۔ خ کے چھ سَو ف کے اسّی اور جیم کے تین۔ اس طرح یہ چھ سَو تراسی عدد بنتا ہے۔

اِس نشانِ کسوف و خسوف کی متعدد خصوصیّات تھیں مثلاً:۔

(۱) چاند کا گرہن اس کی مقررہ راتوں میں سے پہلی رات میں ہونا۔
(۲) سورج کا گرہن اس کے مقررہ دنوں میں سے بیچ کے دن میں ہونا۔
(۳) رمضان کا مہینہ ہونا۔
(۴) مدعی کا موجود ہونا۔
(۵) مدعی کا اس کو اپنے ثبوت میں پیش کرنا۔
(۶) دوبارہ امریکہ میں انہی تاریخوں میں اس کا واقع ہونا۔
(۷) حضرت ابنِ عربیؒ کی پیشگوئی کے مطابق اس کا ظہور۔

اِن خصوصی پہلوؤں پر جس اعتبار سے بھی غور کیا جائے یہ تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ مذاہبِ عالَم کی پُوری تاریخ میں اِس کی کوئی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

''یہ دارقطنی کی حدیث مسلمانوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ اِس نے ایک تو قطعی طور پر مہدی معہود کے لئے چودھویں صدی کا زمانہ مقرر کر دیا ہے اور دوسرے اس مہدی کی تائید میں اِس نے ایسا آسمانی نشان پیش کیا ہے جس کے تیرہ سَو برس سے کل اہلِ اسلام منتظر تھے۔ سچ کہو کہ آپ لوگوں کی طبیعتیں چاہتی تھیں کہ میرے مہدویّت کے دعویٰ کے وقت میں آسمان پر رمضان کے مہینہ میں خسوف کسوف ہو جائے؟ اِن تیرہ سَو برسوں میں

بہتیرے لوگوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر کسی کے لیئے یہ آسمانی نشان ظاہر نہ ہوا۔ بادشاہوں کو بھی جن کو مہدی بننے کا شوق تھا یہ طاقت نہ ہوئی کہ کسی حیلہ سے اپنے لئے رمضان کے مہینہ میں خسوف کسوف کرا لیتے۔ بیشک وہ لوگ کروڑہا روپیہ دینے کو تیار تھے اگر کسی کی طاقت میں بجز خدا تعالیٰ کے ہوتا کہ اُن کے دعوے کے ایّام میں رمضان میں خسوف کسوف کر دیتا۔ مجھے اُس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُس نے میری تصدیق کے لیئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے۔۔۔۔۔ غرض میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لیئے ہے نہ کسی ایسے شخص کی تصدیق کے لئے جس کی ابھی تکذیب نہیں ہوئی اور جس پر یہ شور تکفیر اور تکذیب اور تفسیق نہیں پڑا۔ اور ایسا ہی میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ اس نشان سے صدی کی تعیین ہو گئی ہے کیونکہ جبکہ یہ نشان چودھویں صدی میں ایک شخص کی تصدیق کے لئے ظہور میں آیا تو متعین ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کے ظہور کے لیئے چودھویں صدی ہی قرار دی تھی کیونکہ جس صدی کے سر پر یہ پیشگوئی پوری ہوئی

وہی صدی مہدی کے ظہور کے لیئے ماننی پڑی تا دعویٰ اور دلیل میں تفرقہ اور بُعد پیدا نہ ہو۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۳-۳۴ طبع اوّل، رُوحانی خزائن جلد ۱۷، صفحہ ۱۴۲)

اس سلسلہ میں حضرت مہدی موعودؑ نے دُنیائے اسلام کے ہر عاشق رسولؐ کو مخاطب کر کے یہاں تک تحدّی فرمائی کہ :-

"کہاں ہے وہ سچّا جس کو صدی کے سر پر آنا چاہیئے تھا ؟ کہاں ہے وہ سچّا جس کو غلبہ صلیب کے وقت آنا چاہیئے تھا ؟ کہاں ہے وہ سچّا جس کے صحتِ دعویٰ پر رمضان کے خسوف کسوف نے گواہی دی ؟ کہاں ہے وہ سچّا جس کی تصدیق کیلئے جاوا کی آگ نکلی ؟ کہاں ہے وہ سچّا جس کے ظہور کی علامت ظاہر کرنے کے لیئے یاجوج ماجوج کی قوم ظاہر ہوئی یعنی اس قوم کا ظہور ہوا جو اپنی تمام مہمات میں اجیج یعنی آگ سے کام لیتی ہے۔ اُس کی لڑائیاں آگ سے ہیں، اُس کے سفر آگ کے ذریعے سے ہیں، اُن کی ہزاروں کلیں آگ کے ذریعہ سے چلتی ہیں۔ اس لئے خدا نے اپنی مقدس کتابوں میں اُن کا نام آتشی قوم یعنی یاجوج ماجوج رکھا جو پانیوں کے قریب رہتے اور آگ سے کام لیتے ہیں۔"

اب کہو کہ جبکہ اس سچّے مسیح اور سچّے مہدی کی تمام علامتیں ظاہر ہو گئیں تو پھر وہ مسیح موعود کہاں ہے ؟ کیا خدا کے وعدے نے تخلّف کیا ؟"

("ایام الصلح" صفحہ ۱۶۲ - "روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۹)

اس نشانِ عظیم کے ظہور نے ہزاروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی حقّانیت پر زندہ ایمان بخشا، نئی زندگی عطا فرمائی اور وہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہو گئے مگر کروڑوں اسی خیال پر جمے رہے کہ مہدی موعود ابھی پیدا نہیں ہوا یا پردۂ غیب میں ہے اور مستقبل میں کسی وقت ظاہر ہو گا۔ مہدیٔ برحق نے اس نظریے کا حقیقت افروز تجزیہ کرتے ہوئے فرمایا :-

"یہ بھی یاد رکھو کہ یہ عقیدہ اہلِ سُنّت اور شیعہ کا مسلّم ہے کہ مہدی جب ظاہر ہو گا تو صدی کے سر پر ہی ظاہر ہو گا۔ پس جبکہ مہدی کے ظہور کے لیئے صدی کے سر کی شرط ہے تو اس صدی میں تو مہدی کے پیدا ہونے سے ہاتھ دھو رکھنا چاہیئے کیونکہ صدی کا سر گذر گیا اور اب بات دوسری صدی پر جا پڑی اور اس کی نسبت بھی کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیونکہ جب کہ چودھویں صدی جو حدیثِ نبوی کا مصداق تھی اور نیز اہلِ کشف

کے کشفوں سے لدی ہوئی تھی خالی گذر گئی تو پندرھویں
صدی پر کیا اعتبار رہا۔"
("تحفہ گولڑویہ" صـ۳۲۔"روحانی خزائن" جلد۱۷ صـ۱۴۱)

۵

وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات
مُعَمّہ کھُل گیا روشن ہوئی بات
پھر اس کے بعد کون آئے گا ہیہات
خدا سے کچھ ڈرو چھوڑو معادات
خدا نے اِک جہاں کو یہ سُنا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

۱۵
پندرھواں نشان (۱۳۱۴ھ / ۱۸۹۶ء)

حضرت مہدی موعود کی نسبت "لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ" کا قرآنی چمکتا ہوا نشان اگرچہ چودھویں صدی میں کئی بار پورا ہوا لیکن لاہور میں منعقدہ جلسۂ اعظم مذاہب رجب ۱۳۱۴ھ مطابق دسمبر ۱۸۹۶ء میں حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہؑ کے اعجازی مضمون "اسلامی اصول کی فلاسفی" نے تو سب مذاہبِ عالم پر اسلام کی فتحِ مبین کا سکہ بٹھا دیا۔ چنانچہ اخبار "چودھویں صدی"

(راولپنڈی) نے اپنی یکم فروری ۱۸۹۷ء کی اشاعت میں لکھا :-

"اسلام کے بڑے بڑے مخالف اُس روز لیکچر کی تعریف میں رَطْبُ اللِّسان تھے ۔ ۔ ۔ ۔ بہرحال اُسی کا شکر ہے کہ اِس جلسہ میں اسلام کا بول بالا رہا اور تمام غیر مذاہب کے دلوں میں اسلام کا "سکہ" بیٹھ گیا ۔"

مدراس کے اخبار "مخبرِ دکن" اور کلکتہ کے اخبار "جنرل و گوہرِ آصفی" نے ۲۴ جنوری ۱۸۹۷ء کے پرچہ میں لکھا :-

"حق تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر اِس جلسہ میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں میں غیر مذاہب والوں کے رُوبرو ذلّت و ندامت کا قشقہ لگتا مگر خدا کے زبردست ہاتھ نے مقدّس اسلام کو گرنے سے بچا لیا ۔ بلکہ اس کو اِس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو موافقین مخالفین بھی سچّے فطرتی جوش سے کہہ اُٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے بالا ہے ۔ صرف اِسی قدر نہیں بلکہ اختتام مضمون پر حقّ الامر معاندین کی زبان پر یوں جاری ہو چکا کہ اب اسلام کی حقیقت کھُلی اور اسلام کو فتح ہوئی ۔"

("جنرل و گوہرِ آصفی" صہ ۳ کالم ۲)

۱۶

سولھواں نشان (۱۳۱۴ھ / ۱۸۹۷ء)

شہنشاہِ ہر دوسرا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:۔

"يَجْمَعُ اَصْحَابَهٗ مِنْ اَقْصَى الْبِلَادِ عَلٰى عِدَّةِ اَهْلِ بَدْرٍ بِثَلَاثِ مِائَةٍ وَّثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا وَمَعَهٗ صَحِيْفَةٌ مَّخْتُوْمَةٌ (اَیْ مَطْبُوْعَةٌ) فِيْهَا عَدَدُ اَصْحَابِهٖ بِاَسْمَآءِهِمْ وَبِلَادِهِمْ وَخِلَالِهِمْ"

("جواھر الاسرار" صفحہ ۴۰ از حضرت شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی۔

"بحار الانوار" جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۰-۱۹۵ از حضرت علامہ باقر مجلسیؒ۔

"حجج الکرامہ" صفحہ ۳۶۲ از نواب صدیق حسن خان۔

"اشاراتِ فریدی" جلد ۳ صفحہ ۷۰ ۔ مطبوعہ ۱۳۱۰ھ)

ترجمہ:۔ خدا تعالیٰ مہدی کے اصحاب دُور دُور سے جمع کرے گا جن کا شمار اہلِ بدر کے شمار کے برابر ہو گا یعنی تین سَو تیرہ ہوں گے اور ان کے نام بقیدِ مسکن و خصلت چھپی ہوئی کتاب میں درج ہوں گے۔

پہلی تیرہ صدیوں میں ایسا کوئی شخص پیدا نہیں ہوا جو مدعیٔ مہدویت

ہوتا، اُس کے وقت میں چھاپہ خانہ بھی ہوتا اور اُس کے پاس ایک کتاب بھی ہوتی جس میں تین سَو تیرہ نام لکھے ہوئے ہوتے لیکن مہدیٔ برحق نے جنوری ۱۸۹۷ء میں "انجامِ آتھم" شائع فرمائی جس میں ہندوستان، ترکی، طرابلس، حجاز، عراق، افریقہ اور انگلستان کے ۳۱۳ صحابہ کے نام دیئے۔

اِس طرح حضرت سیّدالرسل ہادی عرب و عجمؐ کی پیشگوئی چودھویں صدی کے چودھویں سال میں حرف بحرف پُوری ہوگئی۔

سترھواں نشان (۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء)

جمادی الآخر ۱۳۱۷ھ مطابق نومبر ۱۸۹۹ء میں حضرت مہدی موعود نے اشتہار دیا کہ آپ کی جماعت کا نام "احمدی مذہب کے مسلمان" اور "مسلمان فرقہ احمدیّہ" رکھا جاتا ہے۔

اِس اعلان سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت عمرو بن فارض مصری، حضرت مجدّدِ الف ثانیؒ، حضرت امام علیؒ القاریؒ اور سندھ کے ممتاز بزرگ حضرت عبدالرحیم گروھڑی کی یہ سب پیشگوئیاں الہامی ثابت ہوئیں کہ مہدی موعود احمدیّت کی رُوحانی سلطنت کے علمبردار ہوں گے۔ اُن کے سلسلہ کا نام احمدی ہوگا اور وہی آسمان کے دفتر میں حقیقی مسلمان اور نجات یافتہ ہوگا۔ وہ پیشگوئیاں یہ ہیں :-

۱۔ سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ (۵۹۹ء۔ ۶۶۱ء/ ۲۳سنہ قبل ہجرت ۴۰ھ):۔

"یظھر صاحب الرّایة المحمّدیّة والدولة الاحمدیّة"۔ ("ینابیع المودّة" الجزء الثالث صفحہ ۵۸ للعلامة الفاضل شیخ سلیمان ابن شیخ ابراھیم المعروف بخواجہ کلاں (المتوفیٰ ۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء) مطبعة العرفان۔ صیدا بیروت)

ترجمہ:۔ مہدی موعود پرچم محمدی کا علمبردار اور صاحبِ دولتِ احمدی ہوگا۔

۲۔ حضرت محمّد بن فارض مصری (المتوفیٰ ۶۳۲ھ):۔

فَعَالِمُنَا مِنْهُمْ نَبِیٌّ وَمَنْ دَعَا
اِلَی الْحَقِّ مِنَّا قَامَ بِالرُّسُلِیَّةِ
وَعَارِفُنَا فِیْ وَقْتِنَا الْاَحْمَدِیُّ مَنْ
اُولِی الْعَزْمِ مِنْهُمْ آخِذٌ بِالْعَزِیْمَةِ

("المدد الفائض" صفحہ ۳۰ مطبوعہ ۱۳۱۹ھ عن شرح دیوان سیّدی عمر بن الفارض۔ مکتبہ حضرة الشیخ احمد علی ایملنجی الکتبی قریبًا من الازھر بمصر)

ترجمہ:۔ ہمارا عالم انہی جیسا ایک نبی ہے اور ہم میں سے جو حق کی طرف دعوت دیتا ہے وہ رسالت کے مقام پر کھڑا ہے۔

ہ اور ہمارا عارف جو ہمارے احمدی زمانہ میں ہوگا وہ اولوالعزم نبیوں میں سے ہوگا اور عزیمت رکھنے والا ہوگا۔

۳۔ حضرت مجدّدِ الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ (۹۷۱ھ ۱۵۶۴ء - ۱۰۳۴ھ ۱۶۲۴ء) فرماتے ہیں :-

"مَیں ایک عجیب بات کہتا ہوں جو اس سے پہلے نہ کسی نے سُنی اور نہ کسی بتانے والے نے بتائی جو اللہ سُبحانہٗ وتعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے صرف مجھے بتائی اور صرف مجھ پر الہام فرمائی ہے اور وہ بات یہ ہے کہ آن سرورِ کائنات علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے زمانۂ رحلت سے ایک ہزار اور چند سال بعد ایک زمانہ ایسا بھی آنے والا ہے کہ حقیقتِ محمدی اپنے مقام سے عروج فرمائے گی اور حقیقتِ کعبہ کے مقام میں (رسائی پاکر اس کے ساتھ) متحد ہو جائے گی۔ اس وقت حقیقت محمدی کا نام حقیقتِ احمدی ہو جائے گا۔" ("مبدأ ومعاد" مصنفہ امام ربّانی مجدّدِ الف ثانی شیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی قدس سرہٗ مع اردو ترجمہ از حضرت مولانا سیّد زوار حسین شاہ نقشبندی مجدّدی مدظلہ العالی باہتمام ادارہ مجدّدیہ ناظم آباد ۲ کراچی ۱۸ — صفحہ ۲۰۵)

۴۔ حضرت امام علی القاری (المتوفی ۱۰۱۴ھ - ۱۶۰۶ء)

رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :-

" فَتِلْكَ اثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ فِرْقَةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ وَالْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ هُمْ اَهْلُ السُّنَّةِ الْبَيْضَاءِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَالطَّرِيْقَةِ النَّقِيَّةِ الْاَحْمَدِيَّةِ "

("المرقاة المفاتيح شرح المشكوٰة المصابيح" ص ۲۴۸ ج ۱ للمحدّث الشهير علی بن سلطان محمّد القاری المتوفیٰ ۱۰۱۴ھ۔ الجزء الاوّل مكتبه امداديه ملتان)

یعنی آخری زمانہ میں اُمّتِ مُسلمہ کے تہتّر ۷۳ فرقوں میں سے نجات یافتہ گروہ اہل سُنّت کا صرف وہ فرقہ ہوگا جو مقدس طریقۂ احمدیّہ پر گامزن ہوگا۔

۵۔ حضرت عبدالرحیم گروہڑی (شہادت ۱۱۹۲ھ بعمر ۴۰ سال) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

س۵

۱۔ شبيه شكل محمدي صورت سردارا
هوندس نشاني ترجيڏ اٿي اک پيارا
۲۔ اجاريندو دين احمدي صاحب سچ ورنا
صاحب سڳورو سيين پرين ورنه ويروياه

۳۔ داناءُ حکیم حکمت ڈٹی ۔ دائم درویشا

پگ جڑندس پیغمبری ۔ میر محمّد شاہ

(آئینہ سکندری حصّہ دوم ص۱ ۔ از حافظ بدرالدین ولد غلام علی

ابڑو ۔ بار اوّل ۱۹۷۴ء ۔ مولوی محمد عظیم اینڈ سنز تاجرانِ کتب شاہی بازار

شکارپور۔ سندھ)

ترجمہ :- ۱۔ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی تشکل و شبیہ محمدی ہوگی

اور آپ سردار کی صورت میں ظاہر ہوں گے۔

آپ کی ایک آنکھ کے قریب تِل کا نشان ہوگا۔

۲۔ آپ دینِ احمدی کو دوبارہ قائم کریں گے۔ ہمارا صاحب

سورج کی طرح روشن اور سب کا محبوب ہوگا۔

۳۔ آپ دانا، حکیم، حکمت کے بادشاہ اور دائمی

درویش ہوں گے۔

اے میر محمد شاہ! مہدی کے سر پر نبوت کی پگڑی پہنائی

جائے گی۔

اِس سندھی بزرگ پر یہ عظیم الشان انکشاف کیوں ہوُا؟ اس کی حکمت ۱۹۷۴ء میں کھلی جس جگہ سینکڑوں سال بعد خاتمُ النّبیّین کے نام پر تکفیر کا زہر اُگلا جانے والا تھا اُسی جگہ خدا نے کئی سَو سال پہلے اپنے ایک محبوب

بندے کے ہاتھوں تریاق بھی پیدا کر دیا۔

۱۸ اٹھارھواں نشان (۱۳۱۸ھ ۱۹۰۰ء)

محدّثِ اسلام حضرت امام بخاریؒ (۱۹۴ھ-۲۵۶ھ) نے اپنی صحیح بخاری میں جو دُنیائے اسلام میں اَصَحُّ الْکُتُبِ بَعْدَ کِتَابِ اللّٰہ تسلیم کی جاتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی درج ہے کہ "یَضَعُ الْحَرْبَ"۔ یعنی جب مسیح موعود ظاہر ہو جائے گا تو سیفی جہاد کا التوا کر دے گا۔

پھر اپنی وفات سے چند ماہ قبل فرمایا :-

"لَا یَنْقَطِعُ الْجِهَادُ حَتّٰی یَنْزِلَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ۔"

(سیفی) جہاد ختم نہیں ہوگا تا آنکہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں۔"

("عہدِ نبوّت کے ماہ و سال" صفحہ ۲۱۲۔ علّامہ مخدوم محمد ہاشم سندھیؒ (۱۱۰۴ھ-۱۱۷۴ھ) ترجمہ: مولانا محمد یوسف لدھیانوی۔ ناشر: حسین چودھری ٹرسٹ ۲ ایسی گلبرگ ۲ لاہور)

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خبر بھی محرم ۱۳۱۸ھ (مئی ۱۹۰۰ء) میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے فتویٰ التوائے جہاد کی اشاعت سے پوری

ہوگئی اور یورپ و امریکہ کے ان دشمنانِ اسلام کی زبانیں ہمیشہ کے لئے گُنگ ہوگئیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم جیسے سیّد المطہّرین، محسنِ اعظم، نورِ مجسّم اور پیکرِ شفقت پر صدیوں سے جبر و تشدّد کا ناپاک الزام عائد کرتے آرہے تھے کیونکہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ غیر مسلم دُنیا کے دل جیتنے اور انہیں آنحضرتؐ کے مبارک قدموں میں اکٹھا کرنے کے لیئے اُٹھے تھے۔ مادی تلوار دشمنانِ اسلام کے پاس تھی مگر قرآن کا رُوحانی ہتھیار مہدی معہود کے ہاتھ میں تھا اور آپ کی زبان حدیث "یَضَعُ الْحَرْبَ" کی بے مثال صداقت کی منادی کر رہی تھی ؎

اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
فرما چکا ہے سیّدِ کونین مصطفیٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کردے گا التوا

یہ الفاظ مسیح محمدی کے تھے مگر بلا واسطہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ جیسا کہ صوفی کامل حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۷۶ھ، ۱۵۶۸ء) نے اپنی کتاب "المیزان" میں یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ:۔

"یَخْرُجُ الْمَهْدِیُّ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَیَبْطِلُ فِیْ عَصْرِہٖ التَّقْلِیْدُ بِالْعَمَلِ بِقَوْلِ مَنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْمَذَاهِبِ

كَمَا صَرَّحَ بِهٖ اَهْلُ الْكَشْفِ وَيُلْهَمُ الْحُكْمَ بِشَرِيْعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُكْمِ الْمُطَابَقَةِ بِحَيْثُ لَوْكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْجُوْدًا لَاَ قَرَّهٗ عَلٰی جَمِيْعِ اَحْكَامِهٖ كَمَا اَشَارَ اِلَيْهِ فِي حَدِيْثٍ۔"

یعنی "امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے بعد اون سے پہلے مذاہب کے اقوال پر عمل کی پابندی باطل ہوجائے گی چنانچہ اہلِ کشف نے اس کی تصریح کی ہے اور امام مہدی علیہ السلام کو پورے طور پر شریعتِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے مطابق حکم کرنے کا الہام کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اگر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہوتے تو اُن کے تمام جاری کردہ احکام کو تسلیم فرماتے اور اونہی کو قائم رکھتے۔ چنانچہ اوس حدیث میں جس کے اندر امام مہدی علیہ السلام کا تذکرہ ہے اِس طرف اشارہ بھی ہے کیونکہ آپ اس میں فرماتے ہیں کہ یَقْفُوْ اَثَرِیْ لَا یُخْطِیْ یعنی میرے قدم بقدم چلیں گے اور ذرا بھی خطا نہ کریں گے۔"

("مواہب رحمانی" ترجمہ اردو "میزان الشعرانی" جلد اوّل ص۱۱۸ مؤلفہ امام سیّد عبد الوہاب شعرانی"۔ مترجم مولانا محمد حیات سنبھلی ۔ مطبع گلزار ہند لاہور)

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پیش فرمودہ نظریۂ جہاد کو اگرچہ مدتوں تک تنقید کا نشانہ بنایا جاتا رہا مگر چونکہ یہی مسلک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور قرآنی تعلیمات کے عین مطابق تھا اس لئے خدائے ذوالجلال نے یہ صدی ختم نہیں ہونے دی جب تک کہ یو-این-او (۵-۱۰-۸۰) میں ۷۳ کروڑ مسلمانوں کی "نمائندگی" میں یہ کلمۂ حق بلند نہیں کرا دیا کہ :-

"اسلام میں جارحانہ جنگ کی ممانعت ہے اور صرف اپنے دفاع کے لئے ہتھیار اٹھانے کی اجازت ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے :

"اور اللہ کی راہ میں لڑو ان لوگوں سے جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا" (القرآن ۲ : ۱۹۰)

اسلام میں جہاد کا وہی تصوّر ہے جو ان قرآنی آیات میں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔"

(روزنامہ "جنگ" راولپنڈی - ۲ر اکتوبر ۱۹۸۰ء صدا کالم ۲-۴ جلد ۲۳ ۲۶۴ تقریر جنرل ضیاء الحق - اقوام متحدہ)

معزّز حضرات! مَیں نے ابھی "تہتّر کروڑ" مسلمانوں کا ذکر کیا ہے یہ کوئی ذوقی اور خیالی بات نہیں بلکہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی اسلام آباد کے ترجمان ماہنامہ "فکر و نظر" (فروری ۱۹۷۴ء صفحہ ۵۲) کے مطابق مسلمانانِ عالم کی تعداد تہتّر کروڑ ہی ہے جن میں سے حضرت امام جماعت احمدیّہ کے اندازہ کے مطابق ایک کروڑ احمدی ہیں۔

۱۹ اُنّیسواں نشان (۱۳۱۸ھ ۱۹۰۰ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے خبر دی تھی کہ مسیح موعود کے ہاتھوں کسرِ صلیب ہوگی (یَکْسِرُ الصَّلِیْبَ) جس کے صاف معنی یہ تھے کہ اس کے دعویٰ سے قبل صلیبی مذہب کا زور ہوگا جو اس کی دُعا اور علمِ کلام سے ٹوٹ جائے گا۔ چنانچہ مشہور محدّث اسلام علّامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّیٰ ۸۵۵ھ) شارح صحیح بخاری یَکْسِرُ الصَّلِیْبَ کی شرح میں لکھتے ہیں:۔

"فُتِحَ لِیْ هُنَا مَعْنًی مِنَ الْفَیْضِ الْاِلٰهِیِّ وَهُوَ اَنَّ الْمُرَادَ مِنْ کَسْرِ الصَّلِیْبِ اِظْهَارُ کِذْبِ النَّصَارٰی۔" (عینی شرح بخاری جلد ۵ صفحہ ۵۸۴ مصری)

یعنی مجھ پر اس مقام پر فیضِ الٰہی سے (الہاماً) یہ کھولا گیا ہے

کہ "کسرِ صلیب" سے مراد عیسائیت کو جھوٹا ثابت کرنا ہے۔

حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (۷۷۳ھ-۸۵۲ھ)

اپنی کتاب "فتح الباری" شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں :-

"اَیْ یُبْطِلُ دِیْنَ النَّصْرَانِیَّۃِ"

("فتح الباری شرح صحیح بخاری" جلد ۶ صفحہ ۳۵)

یعنی کسرِ صلیب کا مطلب یہ ہے کہ وہ نصرانیت کو باطل کرے گا۔

اسی طرح حضرت امام علیؒ القاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ

۱۰۱۴ھ-۱۶۰۶ء) نے بھی کسرِ صلیب کے یہی معنی لکھے ہیں :-

"اَیْ یُبْطِلُ النَّصْرَانِیَّۃَ"

("مرقاۃ شرح مشکوٰۃ" جلد ۵ صفحہ ۲۲۱)

یعنی مسیح موعود نصرانیت کو جھوٹا ثابت کرے گا۔

علامہ نووی شارح صحیح مسلم نے بھی یہی لکھا ہے۔

(ملاحظہ ہو "نووی شرح مسلم" صفحہ ۸۷)

اس خبر کے مطابق چشم فلک نے ۱۹۰۰ء میں کسرِ صلیب کا ایک ایسا رُوح پرور نظارہ دیکھا جو قیامت تک فراموش نہیں کیا جاسکے گا۔ اِس نظارہ کی تفصیل مولانا نور محمد صاحب نقشبندی مالک اصحّ المطابع دہلی کے قلم سے بیان کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں :-

"اُسی زمانہ میں پادری لیفرائے پادریوں کی ایک بہت بڑی جماعت لے کر اور حلف اُٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنا لوں گا۔ ولایت کے انگریزوں سے روپیہ کی بہت بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا..... حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر بجسمِ خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لیئے اُس کے خیال میں کارگر ہوا تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے اور اُس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح سے فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ مَیں ہوں۔ پس اگر تم سعادت مند ہو تو مجھے قبول کر لو۔ اِس ترکیب سے اُس نے لیفرائے کو اِس قدر تنگ کیا کہ اُس کو پیچھا چھُڑانا مشکل ہو گیا اور اِس ترکیب سے اُس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دے دی۔"

(دیباچہ ترجمہ قرآن صفحہ ۳)

مدیر اخبار "سیاست" مولانا سیّد حبیب صاحب (ولادت

جلال پور جٹاں ۱۸۹۱ء وفات لاہور، فروری ۱۹۵۱ء) نے فرمایا:۔

"مرزا صاحب نے (اسلام کی طرف سے سینہ سپر ہونے کا فرض) ...... نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے ادا کیا اور مخالفین اسلام کے دانت کھٹے کر دیئے۔" (تحریک قادیان" ص۲۰۹ طبع اوّل از سیّد حبیب صاحب مدیر "سیاست" لاہور)

۲۰
بیسواں نشان ۱۳۱۸ھ (۱۹۰۰ء)

ازل سے مقدر تھا کہ مہدی موعود کے زمانہ میں ربّ ذوالجلال کی طرف سے طاعون کے زور آور حملے ہوں گے اور قرآنِ عظیم میں "وَ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً" (نمل: ۸۲) اور حدیث مسلم میں "فَيُرْسَلُ عَلَيْهِمُ النَّغَفُ" (مسلم کتاب الفتن و اشراط السّاعة) اور حضرت علیؓ کے قول میں "موت ابیض" (بحار الانوار جلد ۱۳ ص۱۵۷) کے الفاظ میں اِس قہری نشان کا ذکر موجود ہے جو ۱۳۱۸ھ (۱۹۰۰ء) سے لے کر ۱۳۲۱ھ (۱۹۰۳ء) تک نہایت ہولناک صورت میں رونما ہوا۔ بے شمار نفوس لقمۂ اجل اور ہزاروں گھر ویران ہوگئے۔ آسمان پر چاند اور سورج پہلے ہی شہادت دے چکے تھے، اب زمین میں طاعون نے بھی صداقتِ اسلام پر گواہی دی جس پر حضرت مہدی موعود نے اپنے مولا کی جناب میں ہدیۂ تشکر پیش کرتے ہوئے

غرض کیا ؎

آسماں میرے لئے تُو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار
تُو نے طاعون کو بھی بھیجا میری نصرت کیلئے
تا وہ پُورے ہوں نشاں جو ہیں سچائی کا مدار

۲۱
اکّیسواں نشان (۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۴ء)

حضرت مہدی علیہ السلام نے شعبان ۱۳۲۲ھ مطابق نومبر ۱۹۰۴ء میں "مجدّد الف آخر" ہونے کا دعویٰ کیا اور فرمایا:۔

"ہزار ششم ضلالت کا ہزار ہے اور وہ ہزار ہجرت کی تیسری صدی کے بعد شروع ہوتا ہے اور چودھویں صدی کے سر تک ختم ہوتا ہے۔ اس ششم ہزار کے لوگوں کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیج اعوج رکھا ہے اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔ چونکہ یہ آخری ہزار ہے اس لئے ضرور تھا کہ امامِ آخر الزمان اس کے سر پر پیدا ہو اس کے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اسکے لئے بطور ظِلّ کے ہو ... اور یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف

سے مسیح موعود کہلاتا ہے۔ وہ مجدّدِ صدی بھی ہے اور مجدّدِ الفِ آخر بھی۔"

("لیکچر سیالکوٹ" ص۷۔ "رُوحانی خزائن" جلد ۲۰ ص۲۰۸)

حضرت کا یہ دعویٰ بھی صداقتِ اسلام کا ایک چمکتا ہوا نشان تھا کیونکہ اس کے ذریعہ سے دسویں صدی کے مجدّد حضرت علّامہ جلال الدین سیوطیؒ (ولادت ۸۴۹ھ/۱۴۴۵ء۔ المتوفّی ۹۱۱ھ/۱۵۰۵ء) کی اِس پیشگوئی کا عملی ظہور ہوا کہ مہدی موعود کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے جس کے بعد کوئی مجدّد نہیں آئے گا۔ چنانچہ فرماتے ہیں علّامہ سیوطیؒ:۔

وآخر المئین فیہا یأتی	عیسیٰ نبی اللہ ذو الآیات
یجدّد الدّین لھٰذہ الاُمّہ	وفی الصّلوٰۃ بعضنا قدامہ
مقرّراً لشرعنا ویحکم	بحکمنا اوفی السماء یعلم
وبعدہٗ لم یبق من مجدّد	ویرفع القرآن مثل مابدی

("حجج الکرامہ فی آثار القیامۃ" ص۱۳۵ نواب صدیق حسن خانصاحب بہادر۔ در مطبع شاہجہانی واقع بلدہ بھوپال ۱۲۹۱ھ)

- آخری صدی میں عیسیٰ نبی اللہ نشانات کا حامل آئے گا۔
- اِس اُمّت کے لئے دین کی تجدید کرے گا اور نماز میں ہم میں سے کوئی اُس کے آگے بطور امام کھڑا ہو گا۔

- وہ ہماری شرع کو قائم کرے گا اور ہمارے ہی احکام شریعت کے مطابق حکم دے گا یا وہ آسمان ہی سے علم لدنّی حاصل کریگا۔
- اور اس کے بعد کوئی مجدّد نہیں آئے گا اور قرآن کو دوبارہ اسی طرح رفعت عطا کرے گا جیسے آغاز اسلام میں قرآن کی ابتدا ہوئی تھی۔

۲۲
بائیسواں نشان (۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ (۱۴) سو سال قبل یہ آسمانی اطلاع دی کہ:۔

"یُحَدِّثُھُمْ بِدَرَجَاتِھِمْ فِی الْجَنَّۃِ۔"

("صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۵۱۵ مصری)

نیز فرمایا:۔

"اَلْجَنَّۃُ بِالْمَشْرِقِ"

(فردوس دیلمی بحوالہ "کنز العمال" جلد ۶ صفحہ ۲۶۴)

مہدیٔ زمان و مسیح دوراںؑ اپنی جماعت کو اُن درجات کے بارے میں بتائیں گے جو انہیں جنّت میں عطا کئے جائیں گے اور یہ جنّت مشرق میں ہے۔ نبیِ کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی اِس پیشگوئی کے عین مطابق شوال ۱۳۲۳ھ

بمطابق دسمبر ۱۹۰۵ء میں "نظامِ وصیّت" کی بنیاد رکھی گئی اور مقبرہ بہشتی قادیان کا قیام عمل میں آیا۔

حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے اپنے رسالہ "الوصیت" میں بہشتی مقبرہ کی غرض یہ لکھی کہ :-

"خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ اُن کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔" ("الوصیت" ص ۱۹)

حضورؑ نے "الوصیت" میں ہی یہ پیشگوئی فرمائی کہ :-

"یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دُور از قیاس باتیں ہیں بلکہ یہ اُس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال جمع کیونکر ہوں گے اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہو گی جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے۔"

"نظامِ الوصیّت" کا بیج اب ایک تناور اور عالمگیر درخت بن چکا ہے اور نبیوں کے سردار محمّد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچّائی کا مُنہ بولتا نشان اور واقعاتی ثبوت ہے۔ اِس سلسلہ میں

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب اشرف مدیر "المنبر" (فیصل آباد) نے حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ میں واضح طور پر اعترافِ حق کرتے ہوئے لکھا کہ :-

"قادیانی تنظیم کا تیسرا پہلو وہ تبلیغی نظام ہے جس نے اس جماعت کو بین الاقوامی جماعت بنا دیا ہے۔ اس سلسلے میں یہ حقیقت اچھی طرح سمجھ لینے کی ہے کہ بھارت، کشمیر، انڈونیشیا، اسرائیل، جرمنی، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، امریکہ، برطانیہ، دمشق، نائیجیریا، افریقی علاقے اور پاکستان کی تمام جماعتیں مرزا محمود احمد صاحب کو اپنا امیر اور خلیفہ تسلیم کرتی ہیں اور ان کی بعض دوسرے ممالک کی جماعتوں اور افراد نے کروڑوں روپے کی جائیدادیں "صدر انجمن احمدیہ ربوہ" اور "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کے نام وقف کر رکھی ہیں"

("المنبر" لائل پور ۲ر مارچ ۱۹۵۶ء صفحہ ۱)

۲۳ تئیسواں نشان (۱۳۲۵ھ ۱۹۰۷ء)

حضرت سیّد النبیین و اصدق الصادقین و خیر المرسلین و امام المطیبین جناب تقدس مآب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمتِ محمدیہ کے مسیح موعود کی ایک عظیم الشان علامت یہ بیان فرمائی تھی کہ وہ "الخنزیر" کو قتل کرے گا۔ ("البدایہ والنہایہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۴")

یہ "الخنزیر" امریکہ کا جھوٹا پیغمبر ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی تھا جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خباثت سے گندی گالیوں اور فحش کلمات یاد کرتا تھا اور جیسا کہ خنزیروں کے آگے موتیوں کی کچھ قدر نہیں ایسا ہی وہ توحیدِ اسلام کو بہت ہی حقارت کی نگاہ سے دیکھتا تھا اور اُس نے اپنے لاکھوں مُریدوں اور بے پناہ دولت کے بَل بوتے پر اپنے اخبار "لیوز آف ہیلنگ" (۱۹ ر دسمبر ۱۹۰۳ء و ۱۴ ر فروری ۱۹۰۷ء) میں دُعا کی کہ وہ دن جلد آوے کہ (معاذ اللہ) اسلام دُنیا سے نابُود ہو جائے اور سب مسلمان ہلاک ہو جائیں۔

ڈوئی نے یہ دُعا اُسی طمطراق کے ساتھ کی جس کا مظاہرہ جنگِ بدر کے موقعہ پر کُفّار کے سپہ سالار ابوجہل نے کیا تھا۔ مگر ربِّ جلیل کے پہلوان محمّدِ عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رُوحانی توجّہ نے جہاں میدانِ بدر میں انصاری بچّوں کے کمزور ہاتھوں میں ایسی برقی قوّت پیدا کر دی کہ وہ ابوجہل کو مَوت کے گھاٹ اُتارنے میں کامیاب ہو گئے وہاں چودھویں صدی میں قدیم اور جدید دُنیا نے آنحضورؐ کی قوتِ قدسیّہ کا یہ بھاری معجزہ دیکھا کہ آپؐ کے فرزندِ جلیلؑ کے ہاتھ دُعا کے لئے اُٹھے ہی تھے کہ میدانِ بدر اور قادیان سے ہزاروں میل دُور امریکہ کے رہنے والے اس بدزبان دشمنِ اسلام پر فالج گرا اور

چودھویں صدی کا یہ ابوجہل نہایت ذلّت اور نامرادی کے ساتھ مارچ کے اسی دوسرے ہفتہ میں ہلاک ہو گیا جس دوسرے ہفتہ میں انصاری بچّوں نے ابوجہل کا سر تن سے جُدا کیا تھا۔

یہ مشہور عالم واقعہ ۲۴ رمحرم ۱۳۲۵ھ مطابق ۹ مارچ ۱۹۰۷ء کا ہے۔ ڈوئی کی ہلاکت کے نشان نے مادہ پرست دُنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا اور امریکہ اور یورپ کے پریس کو کہنا پڑا کہ محمدی مسیح کی پیشگوئی ایسی شان سے پُوری ہوئی ہے کہ وہ اس پر جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔

حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے ۱۷ اپریل ۱۹۰۷ء کے اشتہار میں لکھا:۔

"ایسے شخص سے زیادہ خطرناک کون ہو سکتا ہے کہ جس نے جھوٹے طور پر پیغمبری کا دعویٰ کیا اور خنزیر کی طرح جھوٹ کی نجاست کھائی اور جیسا کہ وہ خود لکھتا ہے اُس کے ساتھ ایک لاکھ کے قریب ایسے لوگ ہو گئے تھے جو بڑے مالدار تھے بلکہ سچ یہ ہے کہ مسیلمہ کذّاب اور اسود عنسی کا وجود اُس کے مقابل پر کچھ بھی چیز نہ تھا نہ اس کی طرح شہرت اُن کی تھی نہ اس کی طرح کروڑہا روپیہ کے وہ مالک تھے پس میں قسم کھا سکتا

ہوں کہ یہ وہی خنزیر تھا جس کے قتل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مسیح موعود کے ہاتھ پر مارا جائے گا۔" ("حقیقۃ الوحی" ص۲۷ تتمہ)

چوبیسواں[۲۴] نشان (۱۲۹۷ھ ۱۸۸۰ء تا ۱۳۲۶ھ ۱۹۰۸ء)

حدیث نبوی ہے :۔

"وَيُفِيْضُ الْمَالَ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ۔"

("بخاری" مصری جلد ۲ ص۱۹)

"وَلَيُدْعَوُنَّ اِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهٗ اَحَدٌ۔"

("مسلم" جلد ۱۔ کتاب الایمان)

مسیح موعود زر و دار طریق سے ایسے مال کی طرف بلائے گا جسے کوئی قبول نہیں کرے گا۔

اس پیشگوئی کی وضاحت میں حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدی موعود جو خزانے لٹائے گا وہ چاندی اور سونے کے نہیں ہونگے۔ ("بحار الانوار" جلد ۱۳ ص۱۸ از علامہ باقر مجلسی مطبوعہ تہران)

صاحب کوثر ابو القاسم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نشان عمر بھر حضرت بانی جماعت احمدیہ کی ذات میں پورا ہوتا رہا۔

آپ نے تمام غیر مسلم لیڈروں اور قوموں کے لئے ہزاروں روپے کے انعامات مقرر کئے اور اسلام کے مقابلہ پر انہیں مردِ میدان بننے کا چیلنج دے کر بار بار للکارا مگر ؎

آزمائش کے لیئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

پچیسواں [25] نشان (۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء)

حضرت ابوجعفر امام باقر علیہ السلام (ولادت ۵۷ھ وفات ۱۱۴ھ) نے فرمایا کہ مہدی موعود کا انتقال اپنے ظہور و قیام کے انیس [19] سال کے بعد ہوگا۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"یَقُوْمُ الْقَائِمُ فِیْ عَالَمِہٖ حَتّٰی یَمُوْتَ قَالَ تِسْعَ عَشَرَۃَ سَنَۃً مِنْ یَوْمِ قِیَامِہٖ اِلٰی مَوْتِہٖ۔"

("بحار الانوار" جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۶ باب خلفاء المہدی صلوات اللہ علیہ مطبوعہ ایران)

امام عالی مقام علیہ السلام کی کشفی قوت کا کمال دیکھیئے کہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ (۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء) کو جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور اس کے ٹھیک انیس [19] سال بعد

۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو آپؑ کا وصال مبارک ہوا۔

چھبیسواں نشان (۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء)

حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی موعود کے بعد دائمی خلافت کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:۔

"ثُمَّ تَكُونُ الْخِلَافَةُ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ"

("مشکوٰۃ" باب الانذار والتحذیر)

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت راشدہ کا بابرکت نظام جو حضرت علی کرّم اللہ وجہہ کی شہادت (۲۷ رمضان ۴۰ھ) کے بعد صفحۂ ہستی سے غائب ہو گیا تھا دوبارہ نقشۂ عالم پر ابھر آیا اور حکیم الامّت حاجی الحرمین الشریفین حضرت حافظ مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ بھیروی (۱۸۴۱ء-۱۹۱۴ء) ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو پہلے خلیفہ منتخب ہوئے جن کا شجرۂ نسب تیس واسطوں سے خلیفۃ الرسول حضرت امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے سے حضرت امام یحییٰ بن عقب

کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ مسیح موعود کا جانشین ایک عربی الاصل انسان ہوگا (شمس المعارف الکبریٰ جلد ۳ صلٹ از علامہ شہاب الدین البونی المتوفی ۶۲۲ھ)

ہسپانوی مفسر قرآن اور صوفی حضرت ابن عربیؒ نے مہدی موعودؑ کے وزراء کا ذکر کرتے ہوئے خدائی الہام کے تحت یہ خبر دی تھی:۔

"وَهُمْ مِنَ الْاَعَاجِمِ مَا فِيْهِمْ عَرَبِيٌّ وَّلٰكِنْ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا بِالْعَرَبِيَّةِ لَهُمْ حَافِظٌ لَّيْسَ مِنْ جِنْسِهِمْ مَا عَصَى اللّٰهَ قَطُّ هُوَ اَخَصُّ الْوُزَرَاءِ وَاَفْضَلُ الْاُمَنَاءِ" (فتوحات مکیہ جلد ۳ ص ۳۶۴-۳۶۵)

یعنی امام مہدیؑ کے وزرا سب عجمی ہوں گے۔ اُن میں سے کوئی عربی نہ ہوگا لیکن وہ عربی میں کلام کرتے ہوں گے۔ اُن کا ایک حافظِ قرآن ہوگا جو اُن کی جنس سے نہیں ہوگا۔ وہ اُس موعود کا خاص وزیر اور بہترین امین ہوگا۔

اللہ اکبر! یہ پیشگوئی بھی کس شان اور عظمت سے پوری ہوئی۔ آپؑ کے سارے مددگار سب کے سب عجمی یعنی غیر عرب تھے اور اُن میں سب سے ممتاز و منفرد مقام حضرت حکیم الاُمت علامۃ الدہر، وحید العصر مولٰنا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا تھا جو حافظِ قرآن بھی تھے اور اِن سب وزیروں

کے لیئے محافظ بھی تھے یعنی اُنہیں اپنے قرآن سے فائدہ پہنچانے والے اور اُن کے نگران بھی تھے اور حضرت مسیح موعودؑ کے خاص مددگار بھی تھے۔
چنانچہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں :-

"حبّی فی اللہ مولوی حکیم نور دین صاحب بھیروی ....
ان کے مال سے جس قدر مجھے مدد پہنچی ہے مَیں کوئی ایسی نظیر
نہیں دیکھتا جو اس کے مقابل پر بیان کرسکوں ... وہ ہر یک
پہلو سے اسلام اور مسلمانوں کے سچے خادم ہیں مگر اِس سلسلہ
کے ناصرین میں وہ اوّل درجہ کے نکلے۔"

(ازالہ اوہام طبع اوّل ص۷۷۷)

ستائیسواں ۲۷ نشان (۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء)

حضرت نعمت اللہ ولیؒ نے اپنے الہامی قصیدہ میں پیشگوئی
فرمائی تھی ؎

دَورِ اُو چوں شَوَد تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

("الاربعین فی احوال المہدیّین" از حضرت شاہ
اسماعیل شہیدؒ مصری گنج کلکتہ ۲۵ محرم الحرام ۱۲۶۸ھ - ۲۱ نومبر ۱۸۵۱ء)

یعنی جب اس کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گذر جائے گا تو
اُس کے نمونہ پر اس کا لڑکا یادگار رہ جائے گا۔

خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی دیکھیے کہ بعض عناصر کی بے پناہ مخالفت کے باوجود حضرت خلیفہ اوّل کی وفات کے بعد مہدی موعود کے لختِ جگر سیّدنا محمود المصلح الموعود (۱۸۸۹ء - ۱۹۶۵ء) ہی مسندِ خلافت پر جلوہ افروز ہوئے۔ یہ نشان ۱۴ / مارچ ۱۹۱۴ء مطابق ۱۶ / ربیع الاوّل ۱۳۳۲ھ کو ظاہر ہوا۔ ۱۴ / مارچ وہی یادگار دن ہے جبکہ معرکۂ بدر میں خدائی نصرتوں اور برکتوں کا ظہور ہوا تھا۔

اٹھائیسواں نشان (۱۳۳۵ھ / ۱۹۱۷ء)

حضرت سیّد صدر الدّین المعروف راجو قتال (المتوفّیٰ ۸۲۹ھ) آٹھویں صدی ہجری میں سُہروردی سلسلہ کے مشہور بزرگ ہوئے ہیں۔ آپ نے اپنی منظوم کتاب "تحفہ نصائح" میں پیش گوئی فرمائی کہ ظہورِ مسیح موعود کے بعد مزدوروں اور کسانوں کی حکومت قائم ہوگی اور اِس سیاسی انقلاب کے وقت دِین کے تاجدار محمود احمد ہونگے۔
چنانچہ حضرت سیّد بدر الدین فرماتے ہیں:-

محمود احمد تاج دیں مزدور بلینی ہر طرف
شادی قبولا زیہ کا مقطع شدہ ہم مشتہر
اہل بوادی روستا چوپاں شباں ہم عفت زاں
کفشے نہ گاہی پاتے شاں یکے بنودی شان بسر

("تحفہ نصائح" ص۱۲ ناشر ملک سراج الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور)

یہ پیشگوئی حضرت سیدنا محمود المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی خلافت کے تیسرے سال حیرت انگیز رنگ میں پوری ہوئی جبکہ ۱۲ مارچ ۱۹۱۷ء کو لینن کے ساتھیوں نے دنیا کے سب سے بااختیار بادشاہ (زار روس) کی حکومت کا تختہ اُلٹ دیا اور مزدوروں اور کسانوں کی حکومت قائم ہوگئی، جس کا جھنڈا سرخ تھا۔

ساتویں صدی ہجری کے شافعی بزرگ حضرت امام حافظ ابو عبداللہ محمد بن یوسف القرشی (شہید ۶۵۸ھ) کی تصنیف "کفایۃ الطالب" ص۵۳۴ (مطبوعہ نجف ۱۳۹۰ھ) میں بھی اس مارکسسٹ اور سوشلسٹ انقلاب کا ذکر ملتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایک آہنی مرد (ابن صخر) خروج کرے گا جو سیاہ جھنڈوں کو سرخ جھنڈوں میں بدل ڈالیگا اُس وقت النبی المهدی کا پسر موعود موجود ہوگا۔ ("فعندها يظهر ابن النبي المهدي")۔ ("بحار الانوار" جلد ۱۳ صفحہ ۴)

۲۹
اُنتیسواں نشان ۱۳۴۳ھ ۱۹۲۴ء و ۱۳۷۴ھ ۱۹۵۵ء)

حدیث نبویؐ ہے کہ :-

"بَعَثَ اللّٰہُ الْمَسِیْحَ بْنَ مَرْیَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَیَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَۃِ الْبَیْضَآءِ شَرْقِیَّ دِمَشْقَ بَیْنَ مَھْرُوْدَتَیْنِ" (مسلم "کتاب الفتن واشراط الساعۃ)

اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریمؑ کو مبعوث کرے گا جو دمشق کے مشرق میں سفید مینار کے پاس اُتریں گے۔ زرد رنگ کا لباس زیب تن کئے ہوں گے۔

حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے رجب ۱۳۱۱ ہجری مطابق جنوری ۱۸۹۴ء میں اِس حدیث کی الہامِ الٰہی سے یہ تشریح فرمائی کہ عربی لُغت میں "نَزِیْل" مسافر کو کہتے ہیں اور اِس حدیث کے معنے یہ ہیں کہ مسیح موعود یا اُس کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ دمشق کا سفر کرے گا۔

(حَمَامَۃُ الْبُشریٰ طبع اوّل ص۳۷)

اُس ابتدائی زمانہ میں جبکہ آپ کی شخصیت پردۂ گمنامی میں مستور اور قادیان کی چھوٹی سی بستی بالکل غیر معروف اور جماعت کی تعداد بھی نہایت درجہ قلیل تھی آپ کی بیان فرمودہ یہ توجیہہ بالکل ناممکن الوقوع دکھائی

دیتی تھی مگر اس کے تیس ۳۰ سال بعد ایسے غیبی سامان پیدا ہوئے کہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ اگست ۱۹۲۴ء کے سفر یورپ کے دوران دمشق کے منارہ بیضاء کے ٹھیک مشرق میں واقع ہوٹل میں قیام فرما ہوئے۔ اس ہوٹل میں حضور کی زیارت کرنے والوں کا تانتا بندھا رہا۔ اکثر لوگ نہایت احترام کا اظہار کرتے اور آپ کو "اِبْنُ الْمَهْدِيِّ" کہہ کر سلام کہتے تھے۔ ازاں بعد ۱۹۵۵ء میں آپ کو اپنے اختیار سے نہیں بلکہ ملک بھر کے مشہور ڈاکٹروں کے اصرار پر بغرضِ علاج دوسری بار یورپ جانا پڑا۔ اِس سفر میں ۳۰ راپریل کو آپ دمشق پر بذریعہ ہوائی جہاز اُترے علم التعبیر کی اصطلاح کے مطابق اس وقت آپ دو زرد چادروں میں ملبوس یعنی بیمار تھے۔ الغرض حدیثِ نبویؐ کی صداقت پر گویا دن چڑھ گیا اور "نزولِ دمشق" کا نشان معنوی اور ظاہری دونوں اعتبار سے پورا ہو گیا۔

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اِک نشاں کافی ہے گر دل میں ہے خوفِ کردگار

تیسواں ۳۰ نشان (۱۳۵۴ھ / ۱۹۳۵ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث ہے کہ:-

"لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی"

"(کنز العمال" جزء ۱۴ صف ۲۴۴ للعلامہ علاء الدین علی المتقی الھندی المتوفی ۹۷۵ھ۔ شائع کردہ مکتبۃ التراث الاسلامی حلب)

یعنی حضرت ؐ نے فرمایا قیامت نہیں آنے کی تاوقتیکہ عرب میں وہ آگ ظاہر نہ ہو جس سے بُصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں۔

امام بخاریؒ نے حضرت انسؓ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی پہلی نشانی وہ آگ ہے جو آدمیوں کو مشرق سے مغرب کی طرف کھینچ کر لے جائے گی۔

السّاعة یعنی ظہورِ مہدی کی یہ علامت ۱۹۳۵ء میں پوری ہو گئی جبکہ سعودی عرب میں خدا کے فضل سے پٹرولیم اور دوسری معدنیات کی دریافت ہوئی اور شاہ ابن سعود نے غیر ملکی فرموں کے ذریعہ اس کے برآمد کئے جانے کا خصوصی اہتمام فرمایا۔

جناب خواجہ حسن نظامی گدّی نشین درگاہ حضرت نظام الدین اولیاءؒ نے "کتابُ الامر" میں آگ سے مراد ارضِ حجاز کی ریل لی اور لکھا :-

"ارضِ حجاز میں اس آگ کے ظاہر ہونے کی خبر گویا حضورؐ کا ایک معجزہ ہے کہ آپ نے تیرہ سَو برس پہلے فرما دیا تھا کہ عرب میں ریل بنے گی۔ چنانچہ بُصریٰ کے اُونٹوں کا جو ذکر فرمایا ہے اُس نے اور بھی مطلب صاف کر دیا کیونکہ بُصریٰ دمشق کے قریب ایک مقام کا نام ہے اور حجاز ریلوے دمشق سے شروع ہوتی ہے۔

پس دُنیا میں ریل کا جاری ہونا خاص کر عرب میں اِس کا بننا قیامت کی بہت بڑی نشانی ہے۔

ریل کو آگ کے لفظ سے تعبیر کرنا بالکل درست ہے کیونکہ ریل چلنے کا دارومدار آگ پر ہے۔ آگ ہی کے ذریعہ سے پانی کھَولتا ہے اور بھاپ بن کر انجن کو چلاتا ہے!!"

("کتاب الامر" یعنی امام مہدی کے انصار اور اُن کے فرائض صفحہ ۶ روز بازار سٹیم پریس امرتسر ۱۹۱۲ء حصّہ دوم شیخ سنوسی۔ مرتّبہ خواجہ حسن نظامی)

۳۱
اکتیسواں نشان (سنہ ۶۷-۱۳۶۶ھ / ۱۹۴۷ء)

یروشلم سے ۱۶ میل دُور مشرق میں وادیٔ قمران کے غاروں سے سنہ ۱۹۴۷ء سے اب تک قدیم نوشتوں کا بیش بہا خزانہ دستیاب ہوا ہے جو "DEAD SEA SCROLLS" (صحائفِ بحرِ مُردار) کے نام سے دُنیا میں مشہور ہیں۔ جو قرنِ اوّل کے عیسائیوں اور پہلی صدی قبل مسیحؑ کے ایسینی یہودیوں سے تعلق رکھتے ہیں اور جن سے حضرت مسیحؑ کی اصل شخصیت اور آپ کے عہدِ حیات پر تیز روشنی پڑتی ہے۔ غاروں سے برآمد ہونے والا یہ علمی خزانہ بھی ظہورِ مہدی کا نشان ہے کیونکہ الشیخ الامام عبد الرحمٰن بن محمد البسطامیؒ (ولادت ۸۵۸ھ) اور دوسرے اکابرِ اُمّت نے سینکڑوں سال قبل اِس کی پیشگوئی کی تھی جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"وَقِيْلَ اِنَّ الْمَهْدِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْتَخْرِجُ كُتُبًا مِّنْ غَارٍ بِمَدِيْنَةِ اَنْطَاكِيَةَ۔"

("ینابیع المودّة" الجزء الثالث صـ۶۲ الطبعة الثانیة للشیخ خواجه کلاں۔ مطبوعہ مطبعة العرفان۔ بیروت)

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ مہدی رضی اللہ عنہ انطاکیہ کے غار سے کتابیں برآمد کرے گا۔

بتّیسواں ۳۲ نشان (۱۳۶۶-۶۷ھ / ۱۹۴۷-۴۸ء)

مسلم شریف میں ہے کہ مسیح موعود اور اُن کے اصحاب پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ وہ محصور ہو جائیں گے اور خدا تعالیٰ وحی فرمائے گا کہ میرے بندوں کو پہاڑ پر لے جاؤ۔ (”حَرِّزْ عِبَادِیْ اِلَی الطُّوْرِ“ مسلم باب نزول المسیح)

یہ مسلّمہ اصول ہے کہ خدا کے مامور سے متعلق بعض پیش گوئیاں اُن کے خلفاء کے زمانہ میں بھی پُوری ہوتی ہیں جیسا کہ غزوۂ خندق میں یمن، شام، ایران اور مدائن کے خزانوں کی چابیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئیں مگر ان کی فتح حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ہوئی۔ (”الخصائص الکبریٰ“ للسیوطیؒ جلد ا صفحہ ۲۲۸ ۔ ۲۲۹) ٹھیک اسی طرح یہ پیش گوئی ۱۹۴۷ء اور ۱۹۴۸ء میں حضرت سیدنا فضل عمر خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک میں پُوری ہوئی اور قادیان سے ہجرت اور پہاڑیوں کے دامن میں ربوہ جیسے عالمی مرکز کی تعمیر اس عظیم پیشگوئی کی صداقت کا مُنہ بولتا ثبوت ہے عجیب بات ہے کہ تحریک پاکستان کے پہلے سال ہی حضرت مصلح موعود نے خواب میں دیکھا کہ دشمن مسجد مبارک (قادیان) کے سوا قادیان کے باقی حصّوں پر غالب آگیا ہے اور مَیں پہاڑ کے

دامن میں ایک نئے مرکز کی تلاش میں ہوں۔ حضور کی یہ رُؤیا اُنتالیس سال قبل "الفضل" ۲۱ر دسمبر ۱۹۴۱ء صہ۳ میں چھپ چکی ہے۔

تینتیسواں نشان (۱۳۶۷ھ / ۱۹۴۸ء)

"ترجمان القرآن" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابرِ اُمت نے آیتِ قرآنی فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا (بنی اسرائیل: ۱۰۵) کی تفسیر میں لکھا ہے کہ مسیح موعودؑ کے ظہور پر یہود نامسعود (عذابِ الٰہی کا مورد بننے کے لیے) فلسطین میں جمع ہو جائیں گے ("درِ منثور" از حضرت جلال الدین سیوطیؒ جلد ۴ صہ۱۳۱ — "بحار الانوار" جلد ۱۳ صہ۲۲ از حضرت باقر مجلسیؒ) مئی ۱۹۴۸ء میں اسرائیلی حکومت کے قیام سے یہ خبر بھی پوری ہو گئی جو صداقتِ اسلام کا واضح نشان ہے۔

ایک پاکستانی فاضل و ادیب جناب طغرل ترکمان روزنامہ "آفتاب" (ملتان) مورخہ ۸ر ستمبر ۱۹۷۹ء میں رقمطراز ہیں:-

"اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ نے (اپنے انبیاء مرسلین علیہم السلام اور اُن پر وحی کے ذریعے) دُنیا میں جو کچھ پیش آنا تھا پہلے ہی بیان کر دیا تھا اور چودھویں و پندرھویں صدی ہجری کو حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کے مطابق اسلام

کے عروجِ مکمل کا دَور قرار دیا تھا۔ اِس بارے میں قرآن مجید اور احادیث نبوی میں جو علامات بیان کی گئی تھیں اور قدیم آسمانی صحائف میں جو کچھ بتایا گیا تھا وہ تقریباً ساری علامتیں پُوری ہو چکی ہیں۔ قرآن مجید کی پیشگوئیوں کے مطابق سب سے اہم علامت میں اسرائیل پر تنبیہہ ۔ ۔ ۔ ۔ ہے۔ اسلامی ممالک کی آزادی و خود مختاری اور اسرائیل کے قیام نے جس کا خود یہود و نصرانی علماء کو یقین نہ تھا۔ ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔"

(روزنامہ "آفتاب" ملتان مورخہ ۸ر ستمبر ۱۹۷۹ء)

چونتیسواں^۳۴ نشان (۱۳۸۵ھ تا ۱۴۰۱ھ / ۱۹۶۵ء ۱۹۸۱ء)

بعض اسلامی نوشتوں میں مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کا ایک نام "دین کا ناصر" بھی بتلایا گیا ہے۔ چنانچہ مولانا سیّد محمد سبطین السرسوی نے اپنی کتاب "الصراط السوی" میں یہ روایت درج کی ہے کہ خداوند کریم مہدی موعود کو مخاطب کر کے کہے گا :۔

"مرحبا اے میرے بندے۔ میرے دین کے ناصر۔ میرے امر کے مظہر۔ میرے بندوں کے امام مہدی ۔ ۔ ۔ ۔ میں اس کے

ذریعہ سے حق کو ظاہر کروں اور باطل کو نیست و نابود کروں اور صرف میرا دین خالص دنیا میں باقی رہے۔"
("الصراط السوی فی احوال المہدی" صفحہ ۳۹۹

امامیہ کتب خانہ لاہور)

یہ عظیم الشان پیشگوئی ہمارے موجودہ مقدس امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ (ولادت ۱۹۰۹ء) کے عہدِ مبارک کی آسمانی تحریکات خصوصاً اشاعتِ قرآن کے عالمی منصوبہ، بد رسوم کے خلاف جہاد اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے وِرد کی تازہ انقلاب انگیز تحریک کے ذریعہ پوری ہو رہی ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کی ولادت سے قبل یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ:-

"مجھے بھی خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو "دین کا ناصر" ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا۔"

(مکتوب ۲۶ ستمبر ۱۹۰۹ء۔ "الفضل" ۸ اپریل ۱۹۱۵ء صفحہ ۵)

پینتیسواں نشان ۳۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :-

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی
أخر الزمان دجّالون کذّابون یأتونکم من الحدیث
بما لم تسمعوا انتم ولا أباءکم فایّاکم وایّاھم
لا یضلّونکم ولا یفتنونکم ۔" (مسلم کتاب جلد اوّل)

ترجمہ :۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں ایسے
دجّال اور کذّاب پیدا ہوں گے جو تم کو ایسی احادیث یا باتیں
سُنائیں گے جنہیں نہ تم نے سُنا ہوگا اور نہ تمہارے بزرگوں نے۔
پس ایسے لوگوں سے ہوشیار اور خبردار رہنا۔ نہ اُن کی گمراہی
اختیار کرنا نہ اُن کے فتنے میں پڑنا۔

آخری زمانہ کی یہ علامت بالخصوص خلافتِ ثالثہ کی ابتدا
سے اب تک اتنی وسعت و کثرت سے وقوع پذیر ہوئی ہے کہ عہدِ
نبوی کے تیسرے خلیفۂ برحق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہدِ مبارک
کے سبائیوں کا جھوٹا پراپیگنڈہ اس کے سامنے ہیچ نظر آنے لگا ہے چنانچہ
نہ صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علّامہ جلال الدین سیوطی
رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر جعلی عبارتیں تصنیف کی گئیں اور حضرت نعمت اللہ ولیؒ
کی طرف منسوب کرکے بہت سے اشعار اختراع کرکے مُلک بھر میں شائع کئے اور
پھیلائے گئے بلکہ پنجاب کے بعض فضلاء اور "معلّم اسلامیات" نے حال ہی

میں ایک حدیث بھی وضع فرمالی ہے جس کے الفاظ یہ تجویز کئے گئے ہیں:۔

"ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (کا نزول) صدی کے آخری سال میں، آخری مہینے ذوالحجہ میں ہوگا۔ اس وقت عیسوی ۱۹۸۱ء یا ۱۹۸۲ء ہوگی"۔ ("ظہور مہدی موعود علیہ السلام" ص۲۲۷ مؤلفہ جناب سید حکیم شاہ محمد صاحب اثیر فاضل فارسی، مطبوعہ ساہیوال ۶۸-۱۹۶۷ء)

چھتیسواں نشان (۱۳۸۹ھ / ۱۹۶۹ء)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ظہور مسیح و مہدی کے بعد یاجوج و ماجوج آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے:۔

"فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ"

(ترمذی ابواب الفتن جلد ۲ ص۴۷ مطبع علمی دہلی)

یہ نشانِ صداقت پہلی بار ۱۹ر نومبر ۱۹۶۹ء کو ظاہر ہوا جبکہ امریکن سائنسدانوں کے بھیجے ہوئے خلا نوردوں کی گاڑی چاند پر پہنچ گئی۔۔۔۔ روزنامہ "مشرق" نے ۵ر جولائی ۱۹۶۷ء کی اشاعت میں حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ "علامات قیامت" ص۱۲-۱۴ کا اقتباس دیتے

ہوئے لکھا :-

"اور پھر دجّال کہے گا کہ اب مَیں زمین کے بعد آسمان کو بھی فتح کروں گا اور اِس مقصد کے لئے وہ اُڑنے والے تخت پر بیٹھ کر فضا میں تیر پھینکے گا۔ خدا اپنی قدرتِ کاملہ سے اُن میں سے کچھ تیروں کو خون آلود کرکے واپس کردے گا۔ دجّال وہ تیر لیکر لوگوں کی طرف آئے گا اور کہے گا دیکھو مَیں نے تمہارے خدا کو ہلاک کردیا ہے۔" (علاماتِ قیامت" صفحہ ۱۳، ۱۴ از شاہ رفیع الدین دہلوی)

اِس روایت سے قیاس ہوتا ہے کہ دجّال جس کی تعریف شاہ رفیع الدّین نے یوں کی ہے کہ اس کے ماتھے پر بخطِ جلی ک ف لکھا ہوگا، یعنی کھلا کفر کوئی شخص نہیں بلکہ نظریۂ مادّیت ہے جس میں مذاہب اور عالَمِ روحانیّت کی کوئی گنجائش نہیں ہے یہی مادّیت سائنسی ترقی کے ذریعے انسان کو خلائی پروازوں کے قابل بنا چکی ہے۔ اب تک رُوس اور امریکہ کے کتنے راکٹ اور خلائی جہاز اپنی منزلوں تک پہنچ چکے ہیں اور کتنے تباہ ہو چکے ہیں اس کی صحیح تعداد تو متعلقہ مُلک ہی جانیں مگر ان کے کامیاب تجربوں کی خبر ساری دُنیا کو ہے۔ اِس علامت میں تخت پر فضا میں بلند ہونے کے بعد آسمان کی طرف تیر چلانے کا اشارہ

یقیناً کئی مرحلوں والے راکٹ کی طرف ہوگا۔ اِس سلسلے میں مسٹر خروشیف کی وہ تقریر یاد آتی ہے جو اُنہوں نے روس کی دوسری کامیاب خلائی پرواز کے بعد کی تھی اور جس میں اُنہوں نے کہا تھا کہ میرے خلانورد (کرنل نکولائیف) نے بہت آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا لیکن خدا کہیں نظر نہیں آیا۔"

(روزنامہ "مشرق" لاہور ۱۵ر جولائی ۱۹۶۷ء صفحہ ۳ از طالب جوہری)

سینتیسواں نشان (۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء)

قدیم تفسیر "صافی" مطبوعہ طہران (ایران) میں لکھا ہے:۔

" وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ فِی الْغَیْبَةِ عَنِ الْقَائِمِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ سُئِلَ مَتٰی یَکُوْنُ ھٰذَا الْاَمْرُ اِذَا حِیْلَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ سَبِیْلِ الْکَعْبَةِ وَاجْتَمَعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَاسْتَدَارَ بِہِمَا الْکَوَاکِبُ وَالنُّجُوْمُ۔"

(کتابُ الصّافی فی تفسیر القراٰن" لمؤلّفہ الفیض الکاشانی من منشورات المکتبة الاسلامیة طہران المجلّد الثانی ص ۷۶۵ چاپ چہارم)

ترجمہ: "کتاب الغیبۃ" میں لکھا ہے کہ سورج اور چاند جمع کئے جائیں گے۔ امام قائم علیہ السلام سے پوچھا گیا تھا کہ یہ معاملہ کب ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا کہ جب تمہارے اور کعبہ کے راستے کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی یعنی تمہیں کعبہ جانے سے روک دیا جائے گا۔ سورج اور چاند اکٹھے ہو جائیں گے۔ ستارے اور کوکب سب ان دونوں کے اردگرد پھرنے لگیں گے۔

صدیوں قبل کی یہ پیشگوئی کمال صفائی سے پوری ہوئی بلکہ اب تک پوری ہو رہی ہے جو اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا ناقابلِ تردید ثبوت ہے۔

صداقتِ اسلام کا یہ واضح نشان ایک غیر معمولی عظمت و اہمیت کا حامل ہے کیونکہ سعودی عرب کے حکمران عزت مآب جلالۃ الملک شاہ فیصل فرمایا کرتے تھے کہ:۔

"مَنْ نَحْنُ حَتّٰی نُغْلِقَ اَبْوَابَ الْحَرَمِ فَالْاَبْوَابُ الَّتِیْ فَتَحَهَا اللّٰهُ هِیَ مَفْتُوْحَةٌ فِیْ كُلِّ وَقْتٍ وَّلِكُلِّ زَائِرٍ وَّحَاجٍّ وَّمُصَلٍّ۔" (بعوث مؤتمر رسالۃ المسجد" ص ۱۳۳ مِن ۱۵ رمضان -- ۲۰ رمضان ۱۳۹۵ھ، ۲۰ تا ۲۵ ستمبر ۱۹۷۵ء)

ترجمہ:۔ ہمارا کیا حق ہے کہ ہم حرم کے دروازے بند کردیں۔ وہ دروازے جنہیں اللہ تعالیٰ نے کھلا رکھا ہے وہ ہمیشہ اور ہر وقت ہر ایک زائر اور حاجی اور نمازی کے لئے کھلے ہیں۔

اڑتیسواں نشان (۱۳۹۴ھ ۱۹۷۴ء) ۳۸

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد پیشگوئیاں ۱۹۷۴ء کے پرابتلا دور[1] میں ایسی شان کے ساتھ معرضِ وجود میں آئیں کہ کوئی متعصب ترین غیر مسلم بھی ان کا انکار کرنے کی جراُت نہیں کر سکتا۔ بطور نمونہ صرف پانچ احادیث عرض کرتا ہوں۔

ہمارے سید و مولیٰ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ

---

[1] روزنامہ "نوائے وقت" لاہور نے اس دور میں لکھا تھا کہ:۔

"اسلام کی ساری تاریخ میں اس قدر پورے طور پر کسی اہم مسئلہ پر کبھی اجماعِ امت نہیں ہوا۔ اجماعِ امت میں ملک کے سب بڑے سے بڑے علماءِ دین اور حاملانِ شرعِ متین کے علاوہ تمام سیاسی لیڈر اور ہر گروپ کے سیاسی رہنما کما حقہ، متفق ہوئے ہیں اور صوفیائے کرام اور عارفین باللہ برگزیدگانِ تصوف و طریقت کو بھی پورا پورا اتفاق ہوا ہے۔ قادیانی فرقہ کو چھوڑ کر جو بھی ۷۲ فرقے مسلمانوں کے بتائے جاتے ہیں سب کے سب اس مسئلہ کے حل پر متفق اور خوش ہیں۔"

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۴ء صہ)

علیہ وسلم نے فرمایا :-

۱- "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِنَّ مِنْ اَعْلَامِ السَّاعَةِ وَاَشْرَاطِهَا اَنْ یَّکُوْنَ الْمُؤْمِنُ فِی الْقَبِیْلَةِ اَذَلَّ مِنَ النَّقَدِ وَالنَّقَدُ بِالتَّحْرِیْكِ الْجِنْسُ الرَّدِیْءُ مِنَ الْغَنَمِ۔" 'الطبرانی'

("مُطابقۃ الاختراعاتِ العصریۃ لما اخبر بہٖ سیّد البریّۃ" صـ۱۰۱ تالیف امام ابی الفیض احمد بن محمد، ایڈیشن چہارم ۱۳۸۷ھ / ۱۹۶۸ء مطبوعہ قاہرہ۔ مصر)

ترجمہ :- حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں اور اُس کی شرائط میں سے ایک چیز یہ بھی ہے کہ اُس وقت مومن اپنی قوم میں گھٹیا قسم کی بھیڑ بکریوں سے بھی زیادہ ذلیل سمجھا جائے گا۔

۲- "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : سَیَظْهَرُ شِرَارُ اُمَّتِیْ عَلٰی خِیَارِهِمْ حَتّٰی یَسْتَخْفِیْ فِیْهِمُ الْمُؤْمِنُ کَمَا یَسْتَخْفِیْ فِیْکُمُ الْمُنَافِقُ الْیَوْمَ۔"

ابو شعیب الحرانی۔ ("مُطابقۃ الاختراعاتِ العصریۃ لما اخبر بہٖ سیّد البریّۃ" صـ۹۹ تالیف امام ابی الفیض احمد بن محمد، ایڈیشن چہارم ۱۳۸۷ھ / ۱۹۶۸ء مطبوعہ مصر)

ترجمہ:- پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمّت کے شریر لوگ اپنے نیک لوگوں پر اِس حد تک مسلط ہو جائیں گے کہ اُس وقت مومن اِس طرح اپنا سر چھپانے پر مجبور ہو جائیں گے جس طرح آج تمہارے اندر منافق پوشیدہ رہتے ہیں۔

۳۔ "اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ لَرِجَالًا اَلْاِیْمَانُ اَثْبَتُ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مِّنَ الْجِبَالِ الرَّوَاسِیْ۔ ابن جریر عن ابی اسحاق السبیعی مرسلاً۔"

"(کنز العمال" جلد ۶ صفحہ ۲۳۵ مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۳۱۳ھ ہجری)

ترجمہ:- یقیناً میری اُمّت میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے دلوں میں ایمان غیر متزلزل پہاڑوں سے بھی زیادہ مستحکم ہے۔

۴۔ "اَشَدُّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا قَوْمٌ یَّکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ فَقَدَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ وَاَنَّهٗ رَاٰنِیْ۔

حم عن ابی ذر۔ ("کنز العمال" جلد ۶ ص ۲۳۱)

ترجمہ:- سب سے بڑھ کر مجھ سے محبّت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے اُن میں سے ہر ایک کی یہ دِلی تمنّا ہو گی کہ کاش اُس کے اہل وعیال اور مال و دولت قربان ہو جائیں

اور وہ میری زیارت کریگے۔

۵۔ "سَیَکُوْنُ بَعْدِیْ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یَسُدُّ اللّٰہُ بِہِمُ الثُّغُوْرَ یُؤْخَذُ مِنْہُمُ الْحُقُوْقُ وَلَا یُعْطَوْنَ حُقُوْقَہُمْ اُولٰٓئِکَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُمْ۔ ابن عبد البرّ فی الصحابۃ عن زید العقیلی۔" (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۲۳۶)

ترجمہ:۔ میرے بعد میری اُمّت کے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ (اسلام کی) سرحدوں کی حفاظت کرے گا۔ اُن سے اپنے حقوق تو لے لئے جائیں گے مگر اُن کے حقوق انہیں نہیں دیئے جائیں گے۔ مگر یاد رکھنا وہی میرے ہیں اور میں اُنہیں کا ہوں۔

ھ

ہم پر کرم کیا ہے خُدائے غیُور نے
پُورے ہُوئے جو وعدے کئے تھے حضُورؐ نے

اُنتالیسواں ۳۹ نشان (۱۳۹۹ھ ۱۹۷۹ء)

بعض پہلے بزرگوں نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ مہدی موعودؑ کی جماعت کو ظاہری و باطنی علم و دانش اور کمالِ عقل و معرفت سے حصۂ وافر

عطا کیا جائے گا۔ اِس نشان کا ایک شاندار ظہور ۱۹۷۹ء میں دُنیا کے سامنے آچکا ہے۔ میرا اشارہ فرزندِ احمدیّت فخرِ پاکستان ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی طرف ہے۔ پہلے مسلمان سائنسدان کی حیثیت سے نوبل پرائز حاصل کرنا مادہ پرستوں کی نگاہ میں ایک عظیم اعزاز مگر حق تعالیٰ کے عارفوں کے نزدیک اسلام کا ایک تابندہ نشان ہے۔

چنانچہ آقا اسمٰعیل طبرسی نوری "کفایۃ الموحّدین" میں لکھتے ہیں :-

"مومنان در زمانِ آنحضرت مستعد میشوند از برائی فہم و دانش و در کمال عقل و دانائی و معرفت خواہند بود و از آں منبعِ فیوضاتِ ربّانی اقتباس جمیع اقسام علومِ ظاہرہ و باطنہ مینمایند و ہمہ علومِ انبیاءِ سلف از برائی خاص از شیعیان و از کبار از ایشان ببرکت آں بزرگوار منکشف خواہد شد۔"

("کفایۃ الموحّدین" جلد سوم صفحہ ۲۲۱ تالیف آقا سیّد اسمٰعیل طبرسی نوری مرحوم۔ ناشر: انتشاراتِ علمیہ اسلامیہ، بازار شیرازی یجنب نوروزخان۔ ایران)

یعنی مہدی علیہ السلام کے ماننے والے فہم و دانش کے لیئے مستعد ہوں گے اور عقل و دانائی اور معرفت میں کمال حاصل کرینگے۔

اور فیوضِ الٰہیہ کے سرچشمہ سے ہر قسم کے ظاہری و باطنی علوم کے حامل ہوں گے اور پہلے نبیوں کے تمام علوم انصارِ مہدی کے خواص اور اُن کے ذہین افراد میں مہدی موعودؑ کی برکت سے ظاہر ہونگے۔

چالیسواں[۴۰] نشان (ذوالقعدہ ۱۴۰۰ھ / اکتوبر ۱۹۸۰ء)

چودھویں صدی کے آخری سال ۲۹ ذوالقعدہ ۱۴۰۰ھ مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو مسلم اسپین کے دارالخلافہ قرطبہ کے سقوط (۱۲۳۶ء) سے قریباً ساڑھے سات سو سال کے بعد حضرت مہدی موعودؑ کے نافلہ موعود اور خلیفۂ ثالث سیّدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کے دستِ مبارک سے مسجدِ قرطبہ کا سنگِ بنیاد رکھا جانا نہ صرف ایک تاریخ ساز اور انقلاب انگیز واقعہ ہے بلکہ اسلام اور خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقّانیت کا بھی دائمی نشان ہے کیونکہ صوفیٔ کامل مجدّدِ اسلام حضرت امام عبدالوہاب شعرانی ؒ (وفات ۹۷۶ھ / ۱۵۶۸ء) نے قریباً چار صدیاں پیشتر اپنی کتاب "مختصر تذکرہ قرطبی"[۱۳۰] میں یہ تعجب انگیز پیشگوئی کی تھی کہ اسپین پر عیسائیوں کے قبضہ کے بعد دوبارہ اس کی فتح مہدی موعودؑ کے زمانہ میں تکبیر یعنی خدائے ذوالجلال کی کبریائی کے ذریعہ سے ہوگی اور اہلِ سپین مہدی موعودؑ سے شریعتِ محمدیؐ کے

قیام ونصرت کی درخواست کریں گے اور اس زمانہ میں مہدیؑ اُمّت کا نائب (صاحب المهدی) ناصرِ دینِ اسلام ہوگا چنانچہ لکھا ہے :-

(قَالَ الْقُرْطَبِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ) حَدِيْثُ اَبِي هُرَيْرَةَ اَوَّلُ الْبَابِ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهَا تُفْتَحُ بِالنِّبَالِ وَحَدِيْثُ ابْنِ مَاجَةَ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهَا تُفْتَحُ بِغَيْرِ ذٰلِكَ وَلَعَلَّ فَتْحَ الْمَهْدِيِّ لِمَا يَكُوْنُ مَرَّتَيْنِ مَرَّةً بِالْقِتَالِ وَمَرَّةً بِالتَّكْبِيْرِ كَمَا اَنَّهُ يُفْتَحُ كَنِيْسَةُ الذَّهَبِ مَرَّتَيْنِ فَاِنَّ الْمَهْدِيَّ اِذَا خَرَجَ بِالْمَغْرِبِ اِنْحَازَ اِلَيْهِ اَهْلُ الْاَنْدَلُسِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ اُنْصُرْ جَزِيْرَةَ الْاَنْدَلُسِ فَقَدْ تَلِفَتْ وَتَلِفَ اَهْلُهَا وَتَغَلَّبَ عَلَيْهَا اَهْلُ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ مِنْ اَبْنَآءِ الرُّوْمِ فَيَبْعَثُ كُتُبَهٗ اِلٰى جَمِيْعِ قَبَائِلِ الْمَغْرِبِ ..... اَنْ اُنْصُرُوْا دِيْنَ اللّٰهِ وَشَرِيْعَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاْتُوْنَ اِلَيْهِ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَيُجِيْبُوْنَهٗ وَيَقِفُوْنَ عِنْدَ اَمْرِهٖ وَيَكُوْنُ عَلٰى مُقَدَّمَةِ عَسْكَرِهٖ صَاحِبُ الْخُرْطُوْمِ

وَهُوَ صَاحِبُ النَّاقَةِ الْغَرَّاءِ وَصَاحِبُ الْمَهْدِيِّ وَنَاصِرُ دِيْنِ الْإِسْلَامِ وَوَلِيُّ اللّٰهِ حَقًّا۔"

("مختصر تذکرۃ ابی عبد اللہ القرطبی" ص۱۳۰۔ للقطب الربّانی سیّدی الشیخ عبد الوھاب الشعرانیؒ المطبعۃ الخیریۃ)

ترجمہ:۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ جو اس باب کی پہلی حدیث ہے وہ اِس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ تیروں کے ذریعہ فتح ہوگا اور حدیث ابن ماجہ تیروں کے بغیر مفتوح ہونے کی خبر دیتی ہے۔ غالباً مہدی کے ذریعے دو۲ فتوحات ہوں گی۔ ایک جنگ کے ذریعہ دوسری تکبیر کے ذریعہ جس طرح سے "کنیسۃ الذّھب" دو۲ بار فتح ہوگا۔ جب مہدی مغرب میں جلوہ افروز ہوگا تو اہلِ اندلس اُس کی طرف مائل ہوں گے اور عرض کریں گے اَے محبوبِ خدا جزیرۂ اندلس کی مدد فرمایہ جزیرہ اور اِس کے باشندے تباہ ہو چکے ہیں اور اِس جزیرہ پر عیسائیوں میں سے کافر و مشرک لوگوں کا تسلّط ہو چکا ہے۔ چنانچہ مہدی تمام مغربی اقوام کو اپنا لٹریچر بھجوائے گا کہ آؤ دِینِ خدا اور شریعتِ محمد مصطفےٰ

صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید کرو۔ اس پر اہلِ مغرب پیکرِ
اطاعت بن کر ہر سمت سے اس کی آواز پر لبیک کہتے
ہوئے اس کے پاس حاضر ہو جائیں گے۔ اُس وقت مہدیؑ
کے لشکر کی قیادت اُس شخص کے ہاتھ میں ہوگی جو امام الزّمان
کا نائب، جس کا ستارۂ قسمت روشن اور جو "ناصرِ دینِ
اسلام" اور حقیقۃً خدا کا ولی ہوگا۔

اس عظیم الشان پیشگوئی کا پہلا نہایت شاندار ظہور ۹ اکتوبر
۱۹۸۰ء کو مسجدِ قرطبہ کی بنیاد سے ہو چکا ہے۔ اس سلسلہ میں حیرت انگیز
بات یہ ہے کہ مستند تاریخی لٹریچر سے ثابت ہے کہ اندلس کی فتح کی بنیاد
اسلام کی پہلی صدی میں بھی حضرت عثمانؓ کے عہدِ خلافتِ ثالثہ میں
ہی رکھی گئی تھی اور قرطبہ کا شہر طارق بن زیاد کے قائم مقام مغیث نے
اکتوبر میں ہی فتح کیا تھا۔

فرانسسکو جبرائیلی (FRANCESCO GABRIELI) روم
یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر ہیں اور اٹلی کے چوٹی کے مستشرقین میں
شمار ہوتے ہیں، آپ کی کتاب "رسول کی قوت ـــــ محمدؐ اور عرب دُنیا"
کے جرمن ترجمہ (شائع کردہ KINDLERS UNIVERSITÄTS
BIBLIOTHEK) سے اس حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں

پاکستان کے ایک محقق و مورّخ جناب ایس ایس احمد پرنسپل گورنمنٹ کالج ٹنڈو جان محمد (سندھ) کی کتاب "دی مورش سپین" (THE MOORISH SPAIN) کے صـ۱۳ سے بھی اس تحقیق کی پوری پوری تصدیق ہوتی ہے۔

سپین میں اسلام کے داخلہ کے سلسلہ میں جہاں اسلام کی پہلی تاریخ رُوحانی اعتبار سے تحریکِ احمدیّت کے دَور میں دُہرائی جا رہی ہے وہاں ایک فرق بھی ہے اور وہ یہ کہ جنرل طارق بن زیاد رحمۃ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عالمِ رؤیا میں بشارت دی تھی کہ اندلس فتح ہو گا مگر ہمارے امام ہمام کو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکیم و خبیر خدا نے (مسجدِ قرطبہ کی بنیاد سے دس سال پیشتر غرناطہ میں) بذریعہ الہام خوشخبری دی کہ سپین کی فتح کے ذرائع اللہ تعالیٰ اپنے وقت پر خود پیدا کر دے گا اور حضور کی زبانِ مبارک پر یہ قرآنی آیت جاری فرمائی کہ :-

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝

(الطلاق : ۴)

فرمایا اللہ پر توکّل کرو جو شخص اللہ پر توکّل رکھتا ہے اُسے دوسرے ذرائع کی کوئی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ وہ اس کے لیئے

کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر چیز کا ایک اندازہ اور تخمینہ مقدّر ہے۔ جب وہ مقررہ وقت آئے گا اِس سرزمین کی رُوحانی فتح کا عظیم انقلاب آ کے رہے گا۔

("الفضل" ۱۵ر جولائی ۱۹۷۰ء صٓ ۱۳)

پیشگوئیوں کا حیرت انگیز نظام

میرے واجب الاحترام بزرگو اور نہایت پیارے بھائیو اور عزیزو! مَیں آپ کی خدمت میں اِس وقت تک صرف چالیس نشانوں کا تذکرہ کر سکا ہوں ورنہ حق یہ ہے کہ چودھویں صدی میں پُوری ہونے والی گزشتہ پیشگوئیاں بے شمار ہیں اور آہنی زنجیر کی کڑیوں کی طرح ایک دوسرے سے مربوط ہیں جن میں حیران کن حد تک اعلیٰ درجہ کا مسلسل اور مرتّب اور محکم اور ابلغ اور اعلیٰ نظام کارفرما ہے۔ اور کوئی دہریہ بھی ایک سیکنڈ کے لیئے یہ خیال نہیں کر سکتا کہ پُوری صدی پر پھیلے ہوئے عظیم الشان امور کا یہ خارق عادت اجتماع تیرہ صدیوں کے بزرگوں کی سازش کا نتیجہ یا محض اتفاقی حادثہ ہے کیونکہ یہ حقیقت اب ہزار پردوں میں چھپائے بھی چھُپ نہیں سکتی کہ چودھویں صدی کے اُفق پر چودھویں کا چاند طلوع ہوتے ہی صداقتِ اسلام کے نشانوں کے گویا دریا بہنے لگے جو انشاء اللہ پندرھویں

صدی میں غلبۂ اسلام کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر بننے والے ہیں ؎

نشان ساتھ ہیں اتنے کہ کچھ شمار نہیں

ہمارے دین کا قصّوں پہ ہی مدار نہیں

مُسلم سپین کا مرثیہ

اپنی تقریر کے اختتام پر میں یہ بتانا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ شاعرِ مشرق ڈاکٹر سر محمد اقبال بالقابہ جب نومبر ۱۹۳۲ء کی تیسری لندن گول میز کانفرنس سے فارغ ہوئے تو سپین بھی تشریف لے گئے جہاں عہدِ اسلامی کی یادگار مسجدِ قرطبہ کو دیکھ کر آپ کے جذبات میں ایک تلاطم برپا ہو گیا اور آپ نے مسلم اسپین کا نوحہ کرتے ہوئے یہ دردناک اشعار کہے کہ :-

؎

رولے اب دل کھول کر اے دیدۂ خونبابہ بار!

وہ نظر آتا ہے تہذیبِ حجازی کا مزار!

آسماں نے دولتِ غرناطہ جب برباد کی

ابنِ بدروں کے دلِ ناشاد نے فریاد کی

غم نصیب اقبال کو بخشا گیا ماتم ترا

چُن لیا تقدیر نے وہ دل کہ تھا محرم ترا

دردِ اپنا مجھ سے کہہ، مَیں بھی سراپا درد ہوں
جس کی تُو منزل تھا، مَیں اُس کارواں کی گرد ہوں
رنگ تصویرِ کُہن میں بھر کے دِکھلا دے مجھے
قصّۂ ایامِ سلف کا کہہ کے تڑپا دے مجھے
مَیں ترا تحفہ سُوئے ہندوستاں لے جاؤں گا
خود یہاں روتا ہوں، اَوروں کو وہاں رُلواؤں گا

("بانگِ درا" ص ۱۴۱-۱۴۲)

چودھویں صدی کا ماتم اور پندرھویں صدی کی دہشت

یہ ماتم اب تک جاری ہے۔ چنانچہ روزنامہ "مشرق" ۱۰ر نومبر ۱۹۸۰ء صفحہ ۲ میں لکھا ہے:-

"موجودہ صدی میں تو مسلمانوں کا زوال اپنے عروج تک رہا ..... آج طارق بن زیاد، محمد بن قاسم، سلطان محمود غزنوی اور ہمارے اسلاف کی رُوحیں ہماری بےحسی پر نجانے کس طرح اشکبار ہوں گی۔" (روزنامہ "مشرق" لاہور اشاعت خاص صفحہ ۲ بابت ۱۰ر نومبر ۱۹۸۰ء مضمون ہارون رشید)

پاکستان کے ایک مشہور ایڈووکیٹ "نوائے وقت" لاہور

۱۰/نومبر ۱۹۸۰ء صـ۳ میں لکھتے ہیں :۔

"اسلام اور مسلمانوں کے مستقبل کی نسبت امید و یقین کی کوئی کرن نظر نہیں آتی ۔"

پاکستان کے ایک صحافی جناب رضا بدخشانی کا ارشاد ہے کہ :۔

"جب مسلمان اسلام کے ابتدائی اصولوں سے ہٹ گئے اور ذلّت، گمراہی اور غلامی اُن کا مقدّر بن گئی ۔ . . . . اگر ہم اب بھی نہ سنبھلے تو پچھلی صدیوں کی طرح پندرھویں صدی بھی ہمیں کچلتی ہوئی گزر جائے گی کیونکہ وقت کبھی نہیں رُکتا ۔"

(ماہنامہ "سکھی گھر" نومبر ۱۹۸۰ء صـ۴ اداریہ از رضا بدخشانی)

جناب مولانا محمد رفیع صاحب عثمانی ماہنامہ "البلاغ" کراچی کے کے شمارہ دسمبر ۱۹۸۰ء میں چودھویں صدی کے حالات کا دردناک تفصیلی تجزیہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :۔

"حیرت ہے کہ وہ قوم جس نے پچھلی صدی میں بے حسی اور بے غیرتی اور ذلّت و خواری کے ایسے ریکارڈ قائم کئے ہوں وہ صدی کے اختتام پر کس مُنہ سے خوشیاں منا رہی ہے ؟ کس بات پر جشن اور تقریبات منعقد کر رہی ہے ؟ کس بُنیاد پر آرزوؤں کے قلعے تعمیر کر رہی ہے ؟

کیا اس بنیاد پر کہ اُس نے ماضی پر اپنے قومی تشخّص اور ملّی وقار کا کوئی حصّہ صحیح سالم نہیں چھوڑا؟ ...

لہذا ہماری گزارش یہ ہے کہ نئی صدی کے آغاز پر ہمارے لئے خوشیاں منانے اور جشنِ مسرت منعقد کرنے کا موقع نہیں بلکہ پورے احساسِ ندامت سے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کا موقع ہے۔ یہ اپنے جرائم اور گناہوں کی معافی مانگنے اور توبہ کرنے کا وقت ہے۔" (صث)

جناب ایڈیٹر صاحب روزنامہ "جنگ" کراچی ۲۱ نومبر ۱۹۸۰ء کے افتتاحیہ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"نئی صدی کے استقبال کی صحیح صورت یہ ہے کہ ہم اپنی قومی و نجی زندگی میں اس بات کا جائزہ لیں کہ گزشتہ صدی میں ہم سے کیا کیا غلطیاں سرزد ہوئیں، ہم نے خدا تعالیٰ سے بغاوت و نافرمانی کی کیا کیا طرح نو ایجاد کی۔ کن کن بدعتوں اور جدّتوں کو فروغ دیا اور حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کون کون سی سُنّتوں کو مٹایا اور پامال کیا۔ ہم اپنی پوری زندگی کا جائزہ لے کر اُن

تمام گناہوں سے جو ہماری انفرادی و اجتماعی زندگی میں آتے ہیں اِستغفار کرتے ہ اُن کی اِصلاح کی فکر کرتے اور نئی صدی میں اللہ تعالیٰ کی مرضی و منشا کے مطابق چلنے کا عہد کرتے۔

نیز نئی صدی کے اِستقبال کا ایک تقاضا یہ بھی تھا کہ نئی صدی جن متوقع فتنوں کو اپنے دامن میں لئے ہے ہم اُن سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا اہتمام کرتے اور اُن سے بچنے کی تدبیروں میں مشغول ہوتے۔"

رسالہ "چٹان" (لاہور) لکھتا ہے کہ :-

"پندرھویں صدی ہجری کا پیغام یہی ہے کہ اسلام کے نام لیوا مسلمان بنیں اور پورے کے پورے اسلام میں داخل ہوں بصورتِ دیگر اُن کی پیٹھوں کو وقت کے تازیانے کا انتظار کرنا چاہیئے۔"

(ہفت روزہ "چٹان" لاہور ۱۷ نومبر ۱۹۸۰ء ص۶)

اور جناب صدرِ پاکستان نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو خبردار کیا ہے کہ :-

"جب تک مسلمانوں نے اسلام کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رکھا اور اُس کے اصولوں پر کاربند رہے وہ دین اور دُنیا دونوں

میں کامیاب و کامران رہے اور جب اسلامی اندازِ فکر ترک کر دیا، راہِ عمل سے کنارہ کشی کر لی، لہو و لعب میں غرق ہو گئے تو عزّت و تکریم کی بلندیوں سے گر کر پستی اور غلامی کی گہرائیوں میں جا گرے۔ چودھویں صدی کے اختتام اور پندرھویں صدی ہجری کے آغاز پر ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ہم نے ایک فرد، ایک قوم اور ایک ملّت کے طور پر ترقی و عزّت کو اپنانا ہے یا ذلّت و تذلیل کو مقدّر بنانا ہے۔

فیصلہ ہمارے اپنے ہاتھ میں ہے اور فیصلہ کے نتائج چودہ سو سالہ تاریخ کے آئینے میں ہمارے سامنے ہیں۔

صدر نے بتایا کہ اگر ہمارا فیصلہ عزّت و وقار کا فیصلہ ہے تو ہمیں یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ اس کا ایک اور صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ ہم بلا تاخیر اسلام کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔ شرک اور منافقت ترک کر دیں، اسلام کے احکامات کی مکمّل پابندی کریں، انفرادی سطح پر باعمل مسلمان اور اجتماعی طور پر صحیح معنوں میں ملّتِ اسلامیہ کے رُکن بن جائیں ورنہ تاریخ کا فیصلہ ہمارے سامنے ہے اور ہمیں ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ فیصلہ بڑا سخت اور بڑا ہی عبرتناک ہے۔" (روزنامہ

("مشرق" لاہور ۱۰ر نومبر ۱۹۸۰ء صفحہ آخر کالم ۶-۷ تقریر صدر ضیاء الحق صاحب)

اسی طرح پنجاب کے ایک مشہور شاعر جناب احسان دانش نے پندرھویں صدی کا تصوّر بایں الفاظ پیش کیا ہے کہ ؎

چودھویں گزری، پندرھویں سر پہ آ پہنچی صدی
کس کی قسمت میں ہے نیکی، کس کی قسمت میں بدی
جانے کس کس قوم پر گردوں سے آئے گا زوال
یہ بھی ممکن ہے کہ ہو جائے زمانہ اک خیال
کس قدر قحطِ غذا ہیں، کس قدر بربادیاں
جائیں گی قبروں کی جانب کس قدر آبادیاں
کس قدر سورج کی گرمی سلب کر لے گی فضا
جانے کس کس رنگ کی ہو جائے گی آب و ہوا
کون سا مذہب کہاں ہو گا کسی کو کیا خبر
زلزلوں سے کتنے گھر ہو جائیں گے زیر و زبر
یہ بھی ممکن ہے سوا نیزے پہ اُترے آفتاب
یہ بھی ممکن ہے سیہ ہو جائیں نجم و ماہتاب
یہ بھی ممکن ہے کہ ملّاؤں کو کھا جائیں تھنگ
یہ بھی ممکن ہے کہ چھڑ جائے یونہی ایٹم کی جنگ

("نوائے وقت" لاہور ۱۴ر نومبر ۱۹۸۰ء اشاعتِ خاص صد ۲)

اسی طرح زمانۂ حال کے ایک نامور شاعر جناب رئیسؔ امروہوی نے چودھویں صدی کے اختتام پر ایک رُباعی میں کہا ہے ؎

تم کو نئی صدی کی محرومیاں مُبارک
مَیں چودھویں صدی کا ہُوں سوگوار اَب تک

(روزنامہ "جنگ" کراچی ۲۶ نومبر ۱۹۸۰ء صہ)

درد و غم میں ڈوبے ہوئے اِس شعر کی تشریح جناب رئیسؔ امروہوی کے قلم سے ہی پڑھیئے! فرماتے ہیں :-

"چودھویں صدی اپنی دو عظیم عالمگیر جنگوں اور بے شمار ہنگاموں اور لاتعداد تحریکوں کے ساتھ تاریخ میں دفن ہو رہی ہے مگر اس نے وقت کی تہہ میں انقلابات، حادثات، رُجحانات اور نظریات کی جو بارودی سُرنگیں دفن کی تھیں اُن کے فلیتے پندرھویں صدی سے جُڑے ہوئے ہیں۔ وقت کی یہ بارُودی سُرنگیں آگ پکڑ چکی ہیں۔ اِن کے قیامت خیز دھماکے اگلی صدی میں محسوس ہوں گے۔" (روزنامہ "جنگ" کراچی، نومبر ۱۹۸۰ء صہ)

نیز فرماتے ہیں :-

"قیامت آئے گی اور ضرور آئے گی اور چودھویں صدی ختم

ہونے سے پہلے آئے گی اور بلاشبہ انسان پندرھویں صدی نہ دیکھ سکے گا کیونکہ قیامت کے ہولناک زلزلے میں ہمارا پورا نظامِ شمسی تباہ ہوجائے گا لیکن چودھویں صدی کا اختتام نصف صدی بعد ہوگا۔"

(روزنامہ "جنگ" کراچی ۸ دسمبر ۱۹۷۸ء صٓ۳ کالم ۵ زیرِ عنوان "قیامت، مسیح، مہدی اور دجال" از رئیس امروہوی)

ذوالقرنینِ وقت کی طرف سے عظیم الشّان خوشخبری

لیکن میں حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے نائب اور ذوالقرنینِ وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے پوری دنیائے اسلام کو خوشخبری سُنانا چاہتا ہوں کہ اب مرثیہ خوانی کا زمانہ نہیں غلبۂ اسلام کی صدی کے استقبال کا زمانہ ہے۔ تثلیث کا صلیبی دَور ہمیشہ کے لیئے گزر گیا اور اب کلمۂ توحید کی پُرشوکت مُنادی کے سامنے سب آوازیں پست ہوجائیں گی ۔

سُنو اب وقتِ توحیدِ اتم ہے
سِتم اب مائلِ مُلکِ عدم ہے

خدا نے روک ظلمت کی اُٹھا دی
فَسُبحَانَ الَّذِیْ اَخزَی الْاَعَادِیْ

خدا تعالیٰ نے مہدیٔ آخر الزمان علیہ السلام کو ۱۸۹۷ء میں الہاماً خبر دی تھی کہ :-

"میرا لُوٹا ہوا مال تجھے ملے گا" (کتابُ البریّہ ص۱۱۰)

اِس الہام میں بتایا گیا تھا کہ اسلام کی گُم شدہ سطوت و شوکت دوبارہ قائم ہوگی اور بنگال، ہندوستان، سپین، بخارا، سمرقند اور فلسطین وغیرہ ممالک پھر رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی خادموں کو واپس ملیں گے اور ہر ملک پر اسلامی جھنڈا لہرائے گا۔ مکہ کو پوری دُنیا کا مرکز اور قرآن کو بین الاقوامی آئین تسلیم کیا جائے گا اور ایک ہی خدا ہوگا ایک ہی پیشوا یعنی خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ چنانچہ ہمارے پیارے امام ناصرِ دینِ اسلام خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے سقوطِ ڈھاکہ کے سانحہ پر پیشگوئی فرمائی تھی کہ :-

"لوگ کہتے ہیں کہ مسلم بنگال واپس کیسے آئے گا؟
مَیں کہتا ہوں تم مسلم بنگال کی بات کر رہے ہو ہم
تو غیر مسلم دُنیا کو بھی اسلام کی طرف لانے والے

ہیں اور یہ وعدۂ الٰہی ایک دن پُورا ہو کر رہے گا اور اِس کے آثار آج اُفقِ غلبۂ اسلام پر ہمیں نظر آ رہے ہیں۔ مجنون کا یہ خواب نہیں کہ مُسلم بنگال واپس آجائے گا، مجنون کا خواب یہ ہے کہ اسلام مغلوب ہو جائے گا۔ اسلام مغلوب نہیں ہوگا۔ مُسلم بنگال کیا ہندو بنگال بھی، مُسلم بنگال کیا ہندو بھارت بھی، مُسلم بنگال کیا عیسائی دُنیا بھی، مُسلم بنگال کیا کمیونسٹ ممالک بھی، مُسلم بنگال کیا دہریہ اور بُت پرست بھی یہ سارے کے سارے اسلام کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیروں میں سے ایک تقدیر ہے جو کبھی ٹلا نہیں کرتی۔"

(روزنامہ "الفضل" یکم جنوری ۱۹۷۲ء صفحہ ۲ کالم ۲)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؎

انگریزی متن تقریر صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب

"Islam specifically forbids wars of aggression, and permits recourse to arms only in self-defence. The Holy Quran says:

"Fight in the way of Allah those who fight you, but you do not begin the hostilities: for Allah does not love aggression. (2 : 192)

The Islamic concept of Jihad epitomises the precepts so explicitly enunciated in these verses from the Holy Quran."

("The Pakistan Times": Thursday, October, 2, 1980, Page : 8).

ڪلام گرهوڙي

يعني

سنڌي مرحوم مغفور شهيد عبدالرحيم گرهوڙي

(رحمة الله عليه) جي
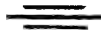
مؤلف ۽ ناشر

شمس العلماء ڊاڪٽر عمر بن محمد داود پوٽو

پاران

سنڌي ادبي سوسائٽيءَ جي

دفعو پهريون   عدد ٣٠٠٠

در مطبعة العرب بزيور طباعت مزين گرديد

سن ١٣٧٦ ھ = ١٩٥٦ م

ڪراچي

THE STORY OF ECLIPSES

SIMPLY TOLD FOR GENERAL READERS.

WITH ESPECIAL REFERENCE TO THE TOTAL ECLIPSE OF THE SUN OF AUGUST 30, 1905.

BY

GEORGE F. CHAMBERS, F.R.A.S.

Of the Inner Temple, Barrister-at-Law.

AUTHOR OF "THE STORY OF THE SOLAR SYSTEM"; "THE STORY OF THE STARS"; "A HANDBOOK OF DESCRIPTIVE ASTRONOMY," ETC.

LONDON: GEORGE NEWNES, LTD.
SOUTHAMPTON STREET, STRAND
1902.

would always happen year after year in the same pair of months for us on the Earth. But the operative effect of the shifting of the nodes is to displace backwards the eclipse seasons by about 20 days. For instance in 1899 the eclipse seasons fall in June and December. The middle of the eclipse seasons for the next succeeding 20 or 30 years will be found by taking the dates of June 8 and December 2, 1899, and working the months backwards by the amount of 19¾ days for each succeeding year. Thus the eclipse seasons in 1900 will fall in the months of May and November; accordingly amongst the eclipses of that year we shall find eclipses on May 28, June 13, and November 22.

Perhaps it would tend to the more complete elucidation of the facts stated in the last half dozen pages, if I were to set out in a tabular form all the eclipses of a succession, say of half a Saros or 9 years, and thus exhibit by an appeal to the eye directly the grouping of eclipse seasons the principles of which I have been endeavouring to define and explain in words.

Year	Date		Approximate Mid-interval.
1894.	March 21.	☾	March 29. *
	April 6.	☉	
	Sept. 15.	☾	Sept. 22. **
	Sept. 29.	☉	
1895.	March 11.	☾	March 18. *
	March 26.	☉	
	Aug. 20.	☉	Sept. 4. **
	Sept. 4.	☾	
	Sept. 18.	☉	

عہدِ نبوتؐ کے ماہ و سال

علامہ مخدوم محمدؐ ہاشم سندھی رحمۃ اللہ

۱۱۰۴ھ ـــــ ۱۱۷۴ھ

ترجمہ

مولانا محمدؐ یوسف لدھیانوی

حسین چودھری ٹرسٹ

۲ سی ۔ گلبرگ ۲ ⊙ لاہور

العشق نار یحرق ما سوی اللہ

سلسلہ تصوف نمبر (۱۰)

مکمل مجموعہ ابیات علی حیدر

یعنی

سی حرفیاں و مختلف اشعار

مع

ہیر

مرتبہ

ملک فضل الدین صاحب ککے زئی

جسے

اللہ والے کی قومی دکان ملک چنن الدین خلف ملک فضل الدین ککے زئی،
تاجر کتب قومی و مالک رسالہ اسرار تصوف کشمیری بازار لاہور

نے

محمدی الیکٹرک پریس لاہور باہتمام ملک محمد عنایت اللہ پرنٹر

قیمت (۲۰۰۰) بار پنجم

شکریۂ احباب و درخواستِ دُعا

مندرجہ ذیل احباب نے اِس کتاب کی اشاعت میں بہت امداد فرمائی خاکسار ان کا بہت شکر گزار ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ سے کئے گئے وعدوں کے مطابق ان کے اموال اور نفوس میں بے پناہ برکت ڈالے۔ آمین ثم آمین۔

—— جمال الدین انجم ——

۱۔ محترم جناب چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر جماعت لاہور۔

۲۔ محترم جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت ہائے صوبہ بلوچستان۔

۳۔ محترم جناب چوہدری فتح محمد صاحب نائب امیر جماعت لاہور۔

۴۔ محترم جناب کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب سمن آباد، لاہور۔

۵۔ محترم جناب شیخ خالد مسعود صاحب فیصل آباد۔

۶۔ محترم جناب حکیم عبدالحمید صاحب اعوان مشہور دواخانہ گوجرانوالہ۔

۷۔ محترم جناب عبدالعزیز صاحب بھٹی مشیر انکم ٹیکس لاہور ٭

○

حسب تعاون
جماعت احمدیہ
لاہور